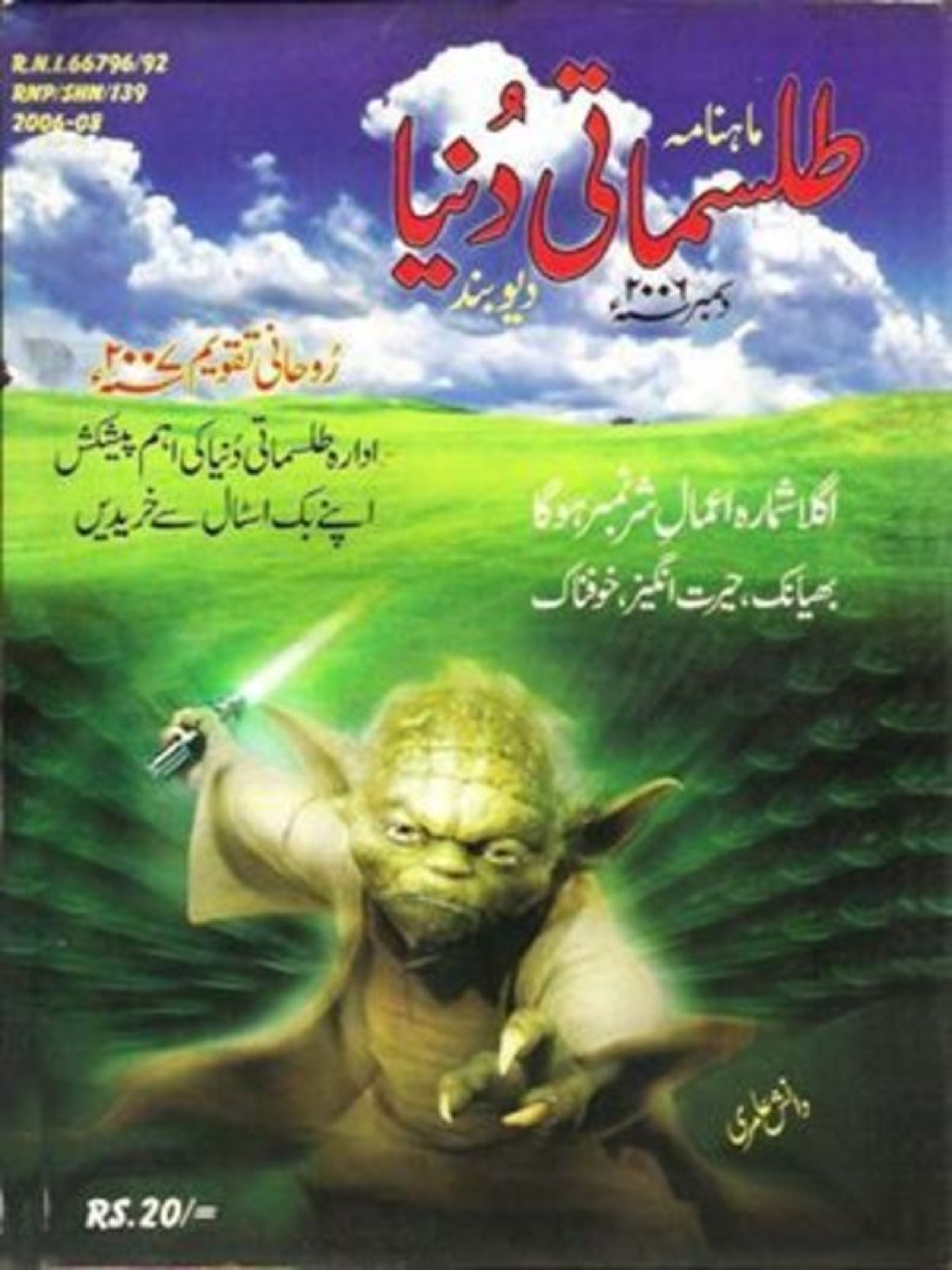
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
دسمبر ۲۰۰۶ء
رُوحانی تقویم ۲۰۰۷ء
ادارہ طلسماتی دُنیا کی اہم پیشکش
اپنے بک اسٹال سے خریدیں
اگلا شمارہ اعمالِ شر نمبر ہوگا
بھیانک، حیرت انگیز، خوفناک
RS.20/=

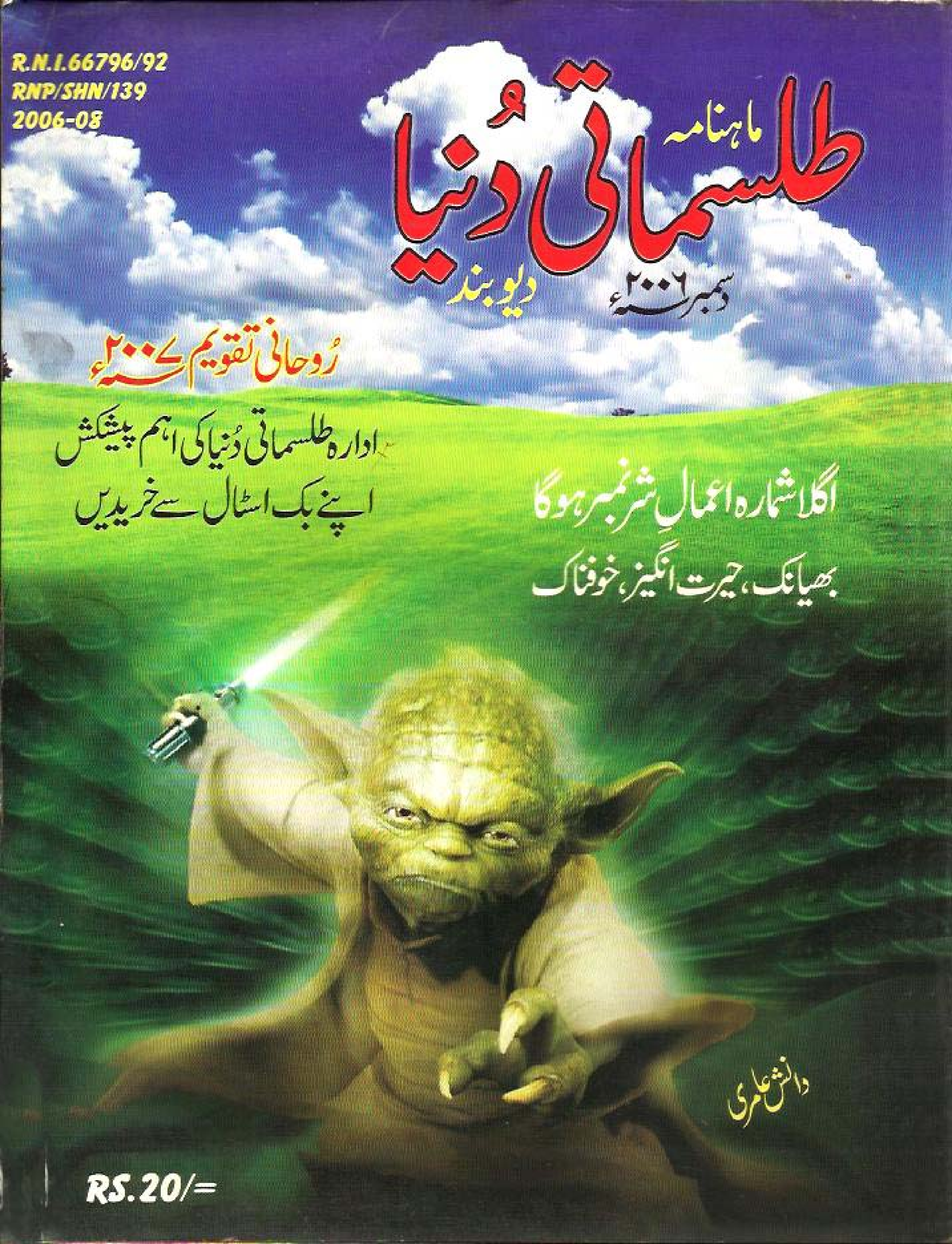
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
دسمبر ۲۰۰۶ء
رُوحانی تقویم ۲۰۰۷ء
ادارہ طلسماتی دُنیا کی اہم پیشکش
اپنے بک اسٹال سے خریدیں
اگلا شمارہ اعمالِ شر نمبر ہوگا
بھیانک، حیرت انگیز، خوفناک
دانش عامری
RS.20/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۱۲
دسمبر ۲۰۰۶ء
سالانہ زرِ تعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے
چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۰ روپے

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

پاکستان سے
زرِ تعاون سالانہ 6 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرِ تعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعفِ عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
فون نمبر (01336) 224748
موبائل 09358002992

پرنٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
فون (01336) 224455
موبائل 09359210273

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون (01336)223377

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون: 223377

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بھیجیں

مجرمین قانون اور ملک سے غداروں
سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاعِ عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس لئے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جزو کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Ofset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.

کیا اور کہاں

۲۹ر کے چاند کا ڈرامہ ۵
ذرا سوچیے ۷
مختلف پھولوں کی خوشبو ۸
علاج بالقرآن ۱۳
اسماءِ رحمۃ للعالمین ۱۵
روحانی ڈاک ۱۹
مخزن العجائب ۴۱
کرشماتِ جفر ۴۵
علم الاعداد ۴۷
اعداد کا جادو ۵۱
فال نامہ انبیاء ۵۲
چند مفید عمل ۵۳
خواتین کا موذی مرض ۵۵
زورزبردستی کی عید ۵۷
قمری مہینے کا تعین فلکی حساب سے کیوں نہیں؟ ۷۳
عجیب وغریب داستان ۷۶
ایک نظر ایک جائزہ ۸۰
انسان اور شیطان کی کشمکش ۸۳
اذانِ بت کدہ ۹۱
جفر آسان ۹۷

اداریہ

۲۹ کے چاند کا ڈرامہ

بقلم خاص

اس سال پھر چاند کی گڑبڑ کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کی عید پھیکی پڑ گئی اور رات گئے کی غلط سلط اطلاعات نے کچھ علاقوں میں مسلمانوں کو عید منانے پر مجبور کر دیا۔ دہلی کی جامع مسجد کے امام سید احمد بخاری مسلم مسائل میں ہمیشہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دین و شریعت کے اہم امور سے انہیں کوئی دلچسپی بھی نہیں ہے۔ وہ محض ایک سیاسی امام ہیں اور اپنے عہدے کا بھی وہ صرف سیاسی فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن اس امت کی بدنصیبی ہے کہ عید کے چاند کے معاملے میں وہ احمد بخاری کی تصدیق کو آج بھی اہمیت دیتی ہے جب کہ دہلی کی جامع مسجد کے منبر سے انہوں نے مسلمانوں کی ہمیشہ غلط رہنمائی کی ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جمعیۃ العلماء، جو خود کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بتاتی ہے اور سید احمد بخاری کے خیالات کی مخالفتیں کرتی ہے عید کے چاند کے معاملے میں وہ بھی احمد بخاری کے پیچھے نیت باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اب رہا دارالعلوم دیوبند جس کا مسلم حلقوں میں آج بھی اعتبار ہے وہ بے چارہ جمعیۃ العلماء کے احکامات کا پابند ہے اور اس کے مفتی حضرات جو یقیناً دارالعلوم میں ملازمتیں کرتے ہیں اور جنہیں اپنی آخرت سے زیادہ اپنی ملازمتوں کی فکر رہتی ہے وہ بھی وہی فرمانے پر مجبور ہیں جو ان کے آقاؤں کا حکم ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریعت کے امور پامال ہو کر رہ جاتے ہیں اور مسلمانوں کو ایسے موقعوں پر غلط رہنمائی کی وجہ سے دینی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مفتی حضرات کے اعتماد کا گراف دن بدن گرتا جا رہا ہے لیکن ان حضرات پر عجیب طرح کی بے حسی طاری ہے اور یہ لوگ اس بے حسی سے اور اس غفلت سے، جو بڑی حد تک مجرمانہ ہے نجات حاصل کرنے کے موڈ میں بھی نظر نہیں آتے۔ جس ''آج تک'' چینل نے ابھی چند روز قبل مفتی حضرات کے بارے میں پیسے لے کر فتوے دینے کا ڈرامہ نشر کیا تھا اور اس میں دارالعلوم دیوبند کے ایک مفتی، مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی کو بھی ملوث دکھایا گیا تھا اسی چینل نے عید کے چاند کی خبریں نشر کر کے مسلمانوں میں تفریق پیدا کر دی۔ کل تک جو دارالعلوم ''آج تک'' کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کی پلاننگ کر رہا تھا، عید کے چاند کے معاملے میں وہی دارالعلوم اس چینل کی خبروں پر ایمان لاتا نظر آیا اور اسی کی خبروں پر یقین کر کے دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات نے ۲۹ کے چاند کی تصدیق کر دی۔ اس بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مدرسوں کے مفتی حضرات اپنی کوئی عقل نہیں رکھتے ان کا اپنا کوئی علم اور شعور نہیں ہے یہ لوگ اس احمد بخاری کے مقتدی ہیں جو مسلمانوں کو بھٹکانے کا کام نہ جانے کس سازش کی بنیاد پر کر رہے ہیں۔ جو دارالعلوم دیوبند برصغیر کے مسلمانوں میں اپنا ایک بھرم رکھتا تھا اور جس کی تصدیق و تردید تمام مسلمانوں کے لئے ایک رہنمائی ہوتی تھی اور اس تصدیق و تردید کے آگے تمام مسلمان اپنا سر تسلیم خم کرتے تھے آج وہی دارالعلوم ۲۹ کے چاند کی جب تصدیق کرتا ہے تو ہندوستان کے صرف ۲۵ فی صد علاقوں میں عید منائی جاتی ہے اور ۷۵ فی صد علاقوں میں دارالعلوم دیوبند کی بات کو لوگ ٹھوکر مار دیتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے اعلان کے باوجود ملک کے بڑے شہروں کے مسلمانوں نے ۲۴ر اکتوبر کو روزہ رکھا اور عید نہیں منائی۔ ممبئی، حیدرآباد، الہ آباد، جودھپور، جے پور، احمد آباد، ناگ پور وغیرہ جیسے ہزاروں شہروں میں ۳۰ کا چاند مانا اور ۲۵ر اکتوبر کو نماز عید ادا کی۔ دیوبند کے مسلمانوں نے اگرچہ دارالعلوم دیوبند کے اس اعلان پر جو رات کو ۱۲ بجے نشر ہوا تھا۔ مجبوراً ۲۴ تاریخ کو عید منانے کا فیصلہ کر لیا لیکن پورے دیوبند میں مفتی حضرات کے خلاف ایک ماحول بنا رہا اور عید بادل نخواستہ منائی گئی۔ احادیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے الفاظ کے بعد بھی حضرات مفتی کی یہ بے اعتدالی مسلمانوں کے نزدیک ایک ناقابل فہم ہے۔ اور اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ ہمارے بزرگوں نے رویت ہلال سے متعلق جو کتابیں چھاپی تھیں ان کتابوں کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور دہلی سے آئی ہوئی غلط سلط خبروں کو اہمیت دے کر عید منا لینے کی روش نے مفتی حضرات کے وقار اور اعتبار کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اس وقت ہمارے مفتی مسلمانوں میں تو اپنا وقار کھو ہی چکے ہیں لیکن دوسری اقوام کی نظروں میں بھی وہ مذاق کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ہمارے اکابرین نے شہادت اور خبر کے فرق کو علمی طور پر واضح کیا تھا اور انہوں نے ریڈیو، ٹیلی فون اور ٹی وی کی خبروں کو رویت ہلال کے معاملے میں ناقابل اعتبار قرار دیا تھا اور یہ سب

حضرات دارالعلوم دیوبند ہی سے وابستہ تھے۔ ان سب بزرگوں کی رائے کو دیوار پر مار کر آج کے مفتی احمد بخاری جیسے سیاسی اماموں کی اندھی تقلید کر رہے ہیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملا کر مسلمانوں کے روزے خراب کر رہے ہیں۔ آج سے ۱۴سو برس پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ماہ رمضان ماہ ذوالحجہ کے مہینے ایک سال میں دونوں ۲۹ دن کے اور دونوں ۳۰ دن کے نہیں ہوسکتے۔ اگر ذی الحجہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا تو رمضان کا مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا اور اگر ذی الحجہ کا مہینہ ۳۰ دن کا ہوگا تو رمضان کا مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا۔ آپ سو سال کے کلینڈر اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سو فی صد آپ کو درست نظر آئے گی اور یہ روایت بخاری اور مسلم جیسی قابل اعتبار کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن ہمارے مفتی حضرات بند کمروں میں بیٹھ کر اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے جب فیصلہ دیتے ہیں تو انہیں نہ علم نجوم سے کوئی سروکار ہوتا ہے نہ سائنس سے اور نہ علم حدیث سے۔ حد یہ ہے کہ رویت ہلال کی تمام باریکیوں کو نظر انداز کر کے چاند کی تصدیق کرنے کی جو مہم چلی ہے اس نے پوری ملت کو مذاق کا نشانہ بنا کر رکھ دیا ہے اور خطرہ اس بات کا ہوگیا ہے کہ آئندہ چل کر دیوبند جیسے چھوٹے قصبے میں بھی کہیں دو عیدیں نہ ہونے لگیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں جس کلینڈر کو پورے سال صحیح مانتے ہیں اور اس میں درج شدہ چاند کی تاریخوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اسی کلینڈر کو جب عید کے چاند کی بات ہوتی ہے غیر معتبر قرار دیدیتے ہیں۔ کلینڈر رمضان کا چاند اگر ۳۰ کا بتا رہا ہے تو وہ معتبر لیکن جب یہی کلینڈر شوال کا چاند ۳۰ کا بتا رہا ہے تو یہ غیر معتبر ہوجاتا ہے اور اب ہم خبروں کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔

قرآن و حدیث کی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ چاند اور سورج کا نظام ایک طے شدہ نظام ہے اور اسی طے شدہ نظام کی بنیاد پر کلینڈر چھپتے ہیں اور جنتریاں مرتب ہوتی ہیں اور اسی طے شدہ نظام پر کئی کئی سال پہلے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ چاند گرہن کب ہوگا اور سورج گرہن کب ہوگا لیکن آج کے اس دور ترقی میں مفتی حضرات وہیں کھڑے نظر آتے ہیں جہاں آج سے دس سال پہلے کھڑے تھے اور حد تو یہ ہے کہ بعض اہم ترین امور میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے اشاروں پر بھی غور و فکر کی زحمت نہیں کرتے۔ خدا ہی جانے یہ تقوے کی کونسی قسم ہے کہ جس نے لاکھوں مسلمانوں کے لاکھوں روزوں کو کتنی ہی بار نقصان پہنچایا ہے اور مفتی حضرات نے بہت آسانی سے یہ بار ہمیشہ اپنی گردن پر رکھا ہے۔ عام طور پر ہر کلینڈر یہ بتاتا ہے کہ جو دن یکم جنوری کو ہوتا ہے وہی دن یکم ۱۰کتوبر کو ہوتا ہے ہم اس پر کوئی لے دے بھی نہیں کرتے۔ مفتی حضرات بھی بغیر چون و چرا کے اس بات پر ایمان لے آتے ہیں لیکن ہر کلینڈر یہ بھی بتاتا ہے کہ یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو بھی ہوتا ہے لیکن یہاں مفتی حضرات نفی میں گردن ہلانے لگتے ہیں اور چاند دیکھ کر شوال کی پہلی تاریخ متعین کرنے کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ صرف ہٹ دھرمی ہے اور اپنے عہدے اور منصب کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی بات ہے۔ اگر ہمارے مفتی حضرات اس قدر محتاط اور متقی ہیں کہ بغیر چاند دیکھے یہ عید کا دن مقرر نہیں کرسکتے تو انہیں ان سیاسی اماموں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ جوڑتے بازوں کو کمک پہنچانے کے لئے بھی عید کے چاند کی تصدیق کردیتے ہیں پھر ہمارے مفتی حضرات کو خود چاند دیکھنا چاہئے۔ صرف خبروں کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ شاید ہمارے مفتی یہ بات بھی بھول گئے ہیں کہ شہادت کا اعتبار اسی وقت ہے، جب اپنے شہر کا مطلع صاف نہ ہو۔ اگر اپنے شہر کا مطلع بالکل صاف ہے اور ابر وغیرہ نہیں ہے پھر کسی خبر پر ایمان لے آنا۔ تقوی نہیں ہے بد احتیاطی ہے اور اس بد احتیاطی کی سزا آخرت میں مل کر رہے گی کیونکہ اس بد احتیاطی سے لاکھوں مسلمانوں کے روزے خراب ہوتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ چاند کے مطالع مختلف ہیں اور حقائق و شواہد سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک ہی تاریخ میں کسی جگہ چاند ہوسکتا ہے اور کسی جگہ نہیں۔ غیر مسلمین کے مذہبی قواعد اور اصولوں سے بھی یہ ثابت ہے کہ دوج کا وقت کسی علاقے میں کسی وقت شروع ہوتا ہے اور کسی علاقے میں کسی وقت۔ ان کے اصول کے پیش نظر اس سال کیرالہ میں اور جنوبی ہند کے مختلف علاقوں میں ۲۹ تاریخ کو چاند نظر آجانا متوقع تھا۔ لیکن ملک کے دوسرے علاقوں میں متوقع نہیں تھا۔ دین اسلام بھی مختلف مطالع کا قائل ہے اور جب یہ بات طے شدہ ہے کہ ہر جگہ کا مطلع مختلف ہے اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرنا افضل ہے اور نجوم وغیرہ کے قواعد پر یقین رکھنا جائز نہیں ہے تو پھر جن علاقوں میں مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔ یعنی کسی ایک فرد کو بھی دکھائی نہیں دیتا وہاں کس بنیاد پر عید منائی جاتی ہے، محض اڑتی ہوئی خبروں کی بنیاد پر یا اس جگہ کی خبر کی بنیاد پر جہاں کا مطلع اپنے علاقے کے مطلع سے مختلف ہو۔ جو مفتی حضرات بند کمروں میں آرام دہ گدوں پر بیٹھ کر چاند ہوجانے کی تصدیق محض خبروں کی بنیاد پر کر رہے ہیں اور شہادت کے اصولوں کو انہوں نے یکسر نظر انداز کردیا ہے وہ خود بھی تماشہ بن رہے ہیں اور اس علم کا بھی مذاق اڑا رہے ہیں جو ان کے اکابرین کا ورثہ تھا۔ اس سال بریلوی حضرات نے صحیح موقف اختیار کیا اور انہوں نے یہ ثابت کردیا کہ چاند کے معاملے میں دیوبندی حضرات زیادہ غیر ذمہ داریوں کا ثبوت دے رہے ہیں۔

ذرا سوچئے

ایک مرتبہ قبل نبوت، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن ابی الحمساء نے کچھ معاملت کی اور آپ کو وہیں چھوڑ کر یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ آ کر حساب صاف کئے دیتا ہوں۔ جاتے ہی یہ بات ان کے خیال سے اتر گئی۔ تین دن گزر گئے، اس کے بعد آ کر دیکھتے ہیں تو نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ تشریف فرما پاتے ہیں اور یہ آواز کان میں آتی ہے، کہ "میں تین دن سے تمہارے انتظار میں یہیں بیٹھا ہوا ہوں" آپ نے اپنی زندگی میں بھی پابندیٔ عہد کے لئے کبھی کوئی تکلیف اٹھائی ہے۔؟

قیصر روم (ہرقل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک پا کر ایک دربار منعقد کرتا ہے اور اس وقت کے شدید دشمن اسلام، ابوسفیان سے اس جدید مدعیٔ پیمبری کے متعلق حالات دریافت کرتا ہے۔ ایک سوال یہ ہوتا ہے "تمہیں کبھی ان کے جھوٹ کا بھی تجربہ ہوا ہے۔؟" دشمن کی زبان اقرار کرنے پر اپنے تئیں مجبور پاتی ہے کہ "کبھی نہیں" پھر سوال ہوتا ہے کہ "کبھی انہوں نے بدعہدی کی ہے؟" جواب ملتا ہے کہ "آج تک تو نہیں کی ہے" یہ اقرار، دشمن کی زبان سے نکلا۔ آپ کی سچائی اور پاس عہد کی بابت خود آپ کے دوستوں اور عزیزوں کا کیا تجربہ ہے۔؟

ابورافع، حالت کفر میں قریش کی طرف سے سفیر بن کر حاضر خدمت ہوتے ہیں اور روئے مبارک پر نظر کرتے ہی بے خود ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اب میں ان قدموں کا سایہ چھوڑ کر کافروں کی طرف واپس نہ جاؤں گا۔ اس کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ "میں بدعہدی نہیں کر سکتا، اور نہ سفیروں کو روک سکتا ہوں، اسی وقت واپس چلے جاؤ۔" آج مہذب وشائستہ دنیا، اس تذکرہ کو واقعہ سمجھے گی یا افسانہ؟ ایک تاریخی حقیقت سمجھے گی یا کہانی؟

بدر میں میدان جنگ گرم ہے، مسلمانوں کے لئے جنگ کا پہلا موقعہ ہے، جماعت کل تین سو، ان میں بھی ایک حصہ کم عمر لڑکوں کا، سامان جنگ کی کمی۔ دوسری طرف حریف کی تعداد ایک ہزار ہے، سپاہ آزمودہ کار، سامان جنگ کی افراط، اسلام اور اسلامیوں کے لئے موت وزیست کا سوال ہے۔ ہر نیا سپاہی اس وقت لشکر اسلام میں انمول قیمت رکھتا ہے۔ ناگاہ مکہ سے دو چھپے ہوئے مخلص آتے ہیں اور غازیان اسلام کی صف میں شریک ہونے لگتے ہیں لیکن زبان سے کہیں یہ بھی نکل جاتا ہے، ہم مکہ والوں سے کہہ آئے تھے کہ جنگ سے الگ رہیں گے۔ معاً لشکر اسلام کا سردار ارشاد فرماتا ہے کہ "دونوں ابھی واپس جاؤ، ہم کو وعدہ کا پاس بہر حال کرنا ہے۔ خدا ہماری مدد کے لئے کافی ہے۔" عہد ناموں کو کاغذ کا چیتھڑا کہنے والی شائستہ واقبال مند قومیں اس روایت کا یقین کریں گی۔؟

یہ اگر کہانیاں نہیں، سچائیاں ہیں، افسانے نہیں واقعات ہیں، تو پھر یہ کیا مصیبت ہے کہ آپ دولت وحکومت علم وفضل، تہذیب وشائستگی کے چھوٹے بڑے ہر بت کے آگے ماتھا ٹیکنے کو تیار ہیں اور عرب کے ان بڑے یتیم کی خاک کے ذرات کو اپنی آنکھوں میں جگہ دیتے ہوئے شرماتے ہیں؟ یہ کیا قہر ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں، دفتروں اور کچہریوں، کونسلوں اور کوٹھیوں سے آپ کے دل کی لو لگی ہوئی ہے اور حجاز کے بوریہ نشین امی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرد نعلین کا بوسہ دینا آپ کے نزدیک آپ کی کسر شان ہے؟ یہ کیا قیامت ہے کہ ہر جھوٹے سے آپ اپنا رشتہ جوڑے ہوئے ہیں لیکن اس ایک ہی سچے اس ایک ہی بات کے دھنی، اس ایک ہی سچ کی آن رکھنے والے کی طرف سے ٹوٹے ہوئے ہیں۔!

مختلف پھولوں

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

★ اگر ننھے بچوں کو ماں کا دودھ نہ پلایا جا رہا ہوتا، بوڑھے لوگ عبادت میں نہ جھکے ہوتے اور چھوٹے جانور میدان میں چر نہ رہے ہوتے تو یقیناً تم پر سخت عذاب نازل ہوتا۔

★ اگر تمہیں قسمت سے پارسا عورت ملے تو سمجھو کہ ساری مسرتیں تمہارے لئے ہیں۔

★ جو شخص ایک لڑکی کی پرورش کرتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔

★ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو نظر انداز کردو۔

★ راستے سے غلاظت دور کرنا صدقہ ہے۔

★ اگر تم میں کوئی شخص اپنے بچے کو نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کام سے بہتر ہے کہ وہ خیرات کرے۔

★ تین لعنتوں سے بچو، پانی کی گزرگاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قضائے حاجت کرنے سے۔

خطرناک غلطیاں

★ بغیر نیکی اور عبادت کے آخرت میں ثواب اور جنت کی امید رکھنا۔

★ اپنا راز کسی کو بتا کر اس کے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

★ بداخلاقی یا بخل کرتے ہوئے سچا دوست ملنے کی توقع رکھنا۔

★ ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری شکل وصورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

★ آرام طلبی اور سستی کے ساتھ مراد پانے کی امید رکھنا۔

★ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیے کا امیدوار ہونا۔

فکر ونظر

★ کوئی تم سے بے اعتنائی برتے تو جواباً تم اس سے محبت سے پیش آؤ اور اسے رویئے کی مٹھاس سے شرمندہ کرو۔

★ بے رخی، بے اعتنائی، بے اعتباری کہنے کو تو یہ صرف تین لفظ ہیں لیکن ان میں ان دیکھی قیامتیں چھپی ہوئی ہیں۔

★ جسم پر لگنے والے زخم اتنے نہیں رستے جتنے کہ روح پر چرکے لگتے ہیں تو وہ فگار ہو جاتی ہے۔

★ اگر تم دنیا میں کسی کو اپنی ذات سے خوشی نہیں دے سکتے تو اسے دکھ کا ذریعہ بھی مت بناؤ۔

★ نفرت کا بیج بڑھ کر تناور درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے لیکن محبت کی ایک میٹھی پھوار اس کو بھسم کر دیتی ہے۔

★ اکثر لوگ زندگی کی کتاب پڑھنا شروع کر دیتے ہیں بغیر اس کے کہ انہوں نے زندگی کی زبان سیکھی ہو۔

★ وہ انسان نہیں بلکہ زمین پر ایک داغ ہے۔ جو سکھ چین میں ساتھ دے اور دکھ میں دامن کھینچ لے۔

راہ عمل

★ پھل بھی اس کو ملتا ہے جو کچھ پانے کی کوشش کرتا ہے۔

★ خالی بہادری نقصان دہ ہے۔ انسان میں عقل اور حکمت بھی ہونی

خوشبو کی

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

چاہئے۔

☆ دھوکا باز ساری مخلوق کو دھوکا دے سکتا ہے لیکن اپنے ضمیر کو نہیں۔

☆ دعوے تھوڑے اور عمل زیادہ کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔

☆ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ جو اپنے ناشکروں کو بھی کھلا رہا ہے اور صالحین کو بھی۔

☆ خدا لفظی عبادت سے نہیں، عمل سے ملتا ہے۔

اقوال حضرت علیؓ

☆ اللہ کی عظمت کا احساس تمہاری نظروں میں کائنات کو حقیر و پست کر دے گا۔

☆ دنیا والے ایسے سواروں کی مانند ہیں جو سور ہے ہیں اور سفر جاری ہے۔

☆ جو دعا کرے وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا، جسے توبہ کی توفیق ہو وہ مقبولیت سے محروم نہیں رہتا۔

☆ جو میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔

☆ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

☆ صدقے سے اپنے ایمان کی نگہداشت اور زکوٰۃ سے اپنے مال کی حفاظت کرو اور دعا سے مصیبت کو دور کرو۔

جی ہاں

☆ ہم دولت سے ہم نشیں حاصل کر سکتے ہیں دوست نہیں۔

☆ ہم دولت سے نرم بستر حاصل کر سکتے ہیں، نیند نہیں۔

☆ ہم دولت سے غذا حاصل کر سکتے ہیں، اشتہا نہیں۔

☆ ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں، علم نہیں۔

☆ دل آزاری سب سے بڑی معصیت ہے۔ (حکیم بوعلی سینا)

☆ نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے۔ بدی کی ابتدا لذیذ اور انجام تلخ ہے۔ (فرینکلن)

انمول موتی

☆ انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت رسوا ہو۔

☆ دلوں کو فتح تلوار سے نہیں، عمل سے کیا جاتا ہے۔

☆ اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ لوگ تمہاری مثالیں دینے لگیں۔

☆ کسی کو ناراض کرنا بہت آسان ہے لیکن منانا بہت مشکل ہے۔

☆ اپنا راز کسی کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنے کے بجائے اسے نہ بتانا ہی بہتر ہے۔

☆ زبان کی طاقت ہتھیاروں کی طاقت سے کئی گنا خطرناک ہوتی ہے۔

☆ کتنی حسین ہے وہ سادگی جو عیش و آرام سے زیادہ پرکشش ہوتی ہے۔

☆ اپنے دوست کو محبت دو مگر راز نہ دو۔

☆ انسان پہاڑ سے گر کر تو سنبھل سکتا ہے لیکن کسی کی نظر سے گر کر نہیں۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لئے......

☆ حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو

شخص اپنے گناہوں پر روتا ہے تو اس کے (پاس رہنے والے اس کی حفاظت کرنے والے، اس کے اعمال لکھنے والے) فرشتے اس کے گناہ کو بھول جاتے ہیں۔

★ حضرت زازان فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو جہنم کے خوف سے رویا اللہ اس کو جہنم سے پناہ دیتے ہیں اور جنت کے شوق سے رویا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں گے۔

★ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ بندے کا گناہوں پر رونا اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح ہوا خشک پتوں کو درختوں سے جھاڑ دیتی ہے۔

★ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اللہ کے خوف سے روؤں اور آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کروں۔

★ مولانا عارف رومیؒ فرماتے ہیں کہ وہ آنکھیں بڑی مبارک ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں جو آنسو گرتے ہیں حق تعالیٰ کے نزدیک ان آنسوؤں کی قدر شہیدوں کے خون کے برابر ہے۔

کل اور آج

★ کل تک لوگ ہمسائے کی پہلے خبر رکھتے تھے آج ٹی وی میں سارے جہاں کی خبر سنتے ہیں لیکن ہمسائے کی خبر نہیں۔

★ کل تک وسائل نہیں تھے لوگوں کے پاس وقت تھا آج جدید سہولتوں کے باوجود ہمارے پاس وقت نہیں۔

★ کل تک منافقت اور خود غرضی بڑا جرم سمجھا جاتا تھا آج ہر شخص میں یہی دو بلائیں سب سے زیادہ ہیں۔

★ کل تک عورتیں درجنوں بچے پال اور سنبھال لیتی تھیں آج ایک دو بھی قابو میں نہیں آتے۔

★ کل تک خوبی پہلے دیکھی جاتی تھی آج پہلے خامی۔

★ کل تک کے ڈاکٹر مسیحا، استاد، پولیس، محافظ، باپ اور حکمراں عادل تھے آج ڈاکٹر قصائی، استاد کاروباری اور حکمراں ظالم ہیں۔

★ کل تک علی الصبح نماز و قرآن سے دن کا آغاز ہوتا تھا آج موسیقی اور اخبار سے۔

★ کل تک مسلمان کی شناخت اس کے حلیے سے ہوتی تھی آج اس کی شناخت یہود و نصاریٰ کی بھیڑ میں کھوگئی۔

★ کل تک لوگ عالم ہونے کے باوجود خود کو طالب علم کہتے تھے آج دین سے دوری اور بے خبری کے باوجود عالم اور مفتی حضرات کی بھرمار ہے۔

دلنشیں باتیں

★ اچھا افسانہ تم لکھتے ہو اور بہترین افسانہ تمہیں لکھتا ہے۔

★ اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کرائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

★ خدا کو پہچاننے کے لئے برسوں کی نہیں ایک لمحے کی ضرورت ہوتی ہے۔

★ تم سے بڑھ کر تمہارا دوست کوئی نہیں، ہر ایک کو اپنا دوست سمجھو لیکن بھروسہ کسی پر نہ کرو۔

★ زندگی کا سرمایہ اچھی یادیں ہیں۔

باتیں کام کی

★ جب انسان کو شہرت مل جائے تو دولت خود بخود اس کا پیچھا کرتی ہے۔

★ یاد رکھیں جو چیز اچھی مگر کمیاب ہو اس کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔

★ انسان کی سب سے بڑی خوبصورتی اس کی مسکراہٹ ہے۔

★ اپنے دامن کو سچائی اور خلوص کے موتیوں سے بھر کر اس کو تحفتاً اپنے دوستوں میں تقسیم کرو کیونکہ یہ بے مول تحفہ ہے۔

★ شک کا پہلا سوراخ محبت کی کشتی کو ڈبو دیتا ہے۔

★ سب سے اچھی بات وہ ہے جس کے معنی زیادہ اور الفاظ کم ہوں۔

★ اس سے پہلے کہ غم اور مایوسی ہمیں فنا کر دیں، ہمیں اپنے آپ کو کام میں غرق کر دینا چاہئے۔

★ آنسو خون کا وہ قطرہ ہے جو غم کی وجہ سے پانی میں تبدیل

ہوجاتا ہے۔

٭ ہر مسئلہ حل ہونے کے بعد ایک نئے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

٭ انسان اپنی توہین معاف کرسکتا ہے لیکن بھول نہیں سکتا۔

٭ خاموشی روح کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے جو نیند جسم کے لئے۔

٭ "نہیں" سے بات شروع ہو تو دامن ہی نہیں، دل بھی تنگ ہوجاتا ہے پھر نہ دل میں جگہ ملتی ہے اور نہ ہی دامن میں۔

٭ غرور ہمیشہ منہ کے بل گرتا ہے اور اس کے بعد پھر اٹھنے نہیں پاتا۔

علم کا دروازہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک دن تین تاجر ۱۷ اونٹوں کے ساتھ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ "امیر المومنینؓ! یہ اونٹ ہماری مشترکہ ملکیت ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ ایک تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے دوسرے کا تیسرا اور تیسرے کا نواں حصہ ہے۔ ہم انہیں کیسے آپس میں تقسیم کریں کہ ہمارا حصہ مل جائے۔"

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مسکرائے اور فوراً اپنی طرف سے ایک اونٹ سترہ اونٹوں میں شامل کردیا۔ اس طرح ان کی تعداد ۱۸ ہوگئی۔ اب آپؓ نے فرمایا۔ "جس تاجر کا اس میں آدھا حصہ ہے وہ ۹ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا تیسرا حصہ ہے، وہ ۶ اونٹ لے لے اور جس تاجر کا نواں حصہ ہے وہ ۲ اونٹ لے لے اس طرح ۱۷ اونٹ بھی پورے ہوگئے اور تاجران کو ان کا مطلوبہ حصہ بھی مل گیا۔ پھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اپنا دیا ہوا اونٹ واپس لے لیا۔

مہکتی کلیاں

٭ تمہارا راز تمہارا قیدی ہے لیکن افشا ہونے کے بعد تم اس کے قیدی بن جاؤ گے۔

٭ بدقسمتی بہتان ہے جو کاہلوں کی طرف سے خدا پر لگایا جاتا ہے۔

٭ جس شخص کے انجام کا تمہیں پتہ نہ ہو اس کے بارے میں حتمی فیصلہ نہ کرو۔

٭ سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

٭ بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔

٭ جب کسی کو چاہو تو اپنے دل کو جھوٹ، فریب اور شکوک وشبہات سے پاک رکھو۔

کام کی باتیں

٭ زندگی میں وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل کرسکو۔

٭ دوست ہزار بھی کم ہیں، دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔

٭ اس خوشی سے دور رہو جو کل غم بن کر دکھ دے۔

٭ محبت کرنا اور محبت کو کھو دینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

٭ عقل مند کہتا ہے۔ "میں کچھ نہیں جانتا" مگر بیوقوف کہتا ہے۔ "میں سب کچھ جانتا ہوں۔"

٭ جو اپنے محسن کا ناشکرا ہے وہ اپنے اللہ تعالیٰ کا ناشکرا ہے۔

٭ کسی کا دل نہ دکھاؤ، ہوسکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

اہمیت

٭ زبان کی اہمیت کسی بے زبان سے پوچھو۔

٭ والدین کی اہمیت کسی یتیم سے پوچھو۔

٭ باغ کی اہمیت کسی مالی سے پوچھو۔

٭ کامیابی کی اہمیت کسی ناکام سے پوچھو۔

٭ وطن کی اہمیت کسی مجاہد سے پوچھو۔

٭ محنت کی اہمیت کسی مزدور سے پوچھو۔

٭ بھائی کی اہمیت کسی بہن سے پوچھو۔

٭ پانی کی اہمیت کسی پیاسے سے پوچھو۔

٭ سہارے کی اہمیت کسی بے سہارے سے پوچھو۔

وغیرہ وغیرہ

٭ محبت کا سبق بارش سے سیکھو جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستی ہے۔

٭ تنہائی میں آنسو بہا کر انسان اپنے غموں کے بوجھ کو ہلکا

کر دیتا ہے۔

٭ اچھے دوست کی دوستی ایک چھت کی مانند ہے جو آپ کو دھوپ اور بارش سے بچاتی ہے۔

٭ اپنے غم کو سینے میں دفنا دو اور اگر تم چہرے پر غم سجا لوگے تو بہت جلد کمزور ہو جاؤ گے۔

٭ محبت ایک ایسی کہانی ہے جو شروع سے لے کر آخر تک دکھوں سے بھری ہوتی ہے۔

منتخب اشعار

اس شہر میں کتنے چہرے تھے کچھ یاد نہیں سب بھول گئے
اک شخص کتابوں جیسا تھا وہ شخص زبانی یاد ہوا

٭

بلندیوں کی حقیقت سے آشنا ہو کر
بڑے خلوص سے پستی خرید لی میں نے

٭

تم اک چراغ کی خیرات دے رہے ہو مجھے
میں آفتاب سے دامن چھڑا کے آیا ہوں

٭

پہلے نہ تھیں میری طبیعت میں وحشتیں
تو نے میرے مزاج کو پتھر بنا دیا

٭

غریب شہر کے خوں کا حساب کیا لیں گے
ٹپک رہا ہے لہو جن کی آستینوں سے

٭

کتابوں سے دلیلیں دوں کہ دل کو ساتھ رکھ دوں
وہ مجھ سے پوچھ بیٹھے ہیں محبت کس کو کہتے ہیں

٭

زندگی سے کچھ نہ دینے کی شکایت کیا کروں
سوچتا ہوں میں نے خود بھی زندگی کو کیا دیا

ہوش میں آنے کے بعد

ایک عادی شرابی شوہر گھر میں داخل ہوا اور اپنی بیوی سے بولا۔

”چڑیل کہیں کی۔“

بیوی حیرت سے بولی۔ ”آج آپ نے یہ کیا کہہ دیا؟ جب آپ انگریزی شراب پی کر آتے ہیں تو مجھے سبز پری کہتے ہیں اور جب دیسی شراب پی کر آتے ہیں تو مجھے رانی کہتے ہیں پھر آج یہ کیا ہوا۔؟“

شوہر بولا۔ ”آج میں پی کر نہیں آیا ہوں۔“

ڈر

ایک آدمی کو عادت پڑ گئی تھی کہ جب بھی اس کے قریب سے کوئی کار گزرتی وہ بدک جاتا، ایک دن اس کے دوست نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کوئی دو ماہ ہوئے ہیں، میں اپنی بیوی کے ساتھ سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ اچانک میرے قریب ایک کار آ کر رکی، اس میں سے دو تین آدمی باہر نکلے اور میری بیوی کو کار میں ڈال کر زبردستی لے گئے۔ اب جب بھی کوئی کار میرے قریب سے گزرتی ہے تو میں ڈرتا ہوں کے کہیں وہ میری بیوی کو واپس نہ لے آئے ہوں۔

ہری مرچیں

٭ اپنی بیوی پر توجہ دیجئے ورنہ دوسرے لوگ توجہ دینا شروع کر دیں گے۔

٭ شادی ایک ایسا جوا ہے جس میں دونوں فریق ہار جاتے ہیں۔

٭ دنیا میں سب سے میٹھے لوگ مصری ہیں، پھر چینی، پھر گڑگاؤں کے لوگ۔

ارشاد عالی

ایک صاحب شادی کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ تمام عمر کسی اچھے ساتھی کی تلاش میں کنوارا رہنا اچھا ہے بہ نسبت اس بات کے کہ انسان کسی برے ساتھی سے وابستہ ہو کر جیتے جی جہنم رسید ہو جائے۔

نوشتہ دیوار

اپنی زندگی کا سکھ اسی میں ہے کہ دوسروں کے سکھ پر ہم مطمئن رہیں۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

قسط نمبر ۹۵

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ رحمٰن

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو جو بھی مرض ہو یا تو وہ ٹھیک ہو جائے یا پھر اس میں کمی ہو جائے تو اس کو چاہئے درج ذیل نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھے اور تازہ پانی سے دھو کر اس کو دن میں تین بار پئے۔ انشاء اللہ مرض میں افاقہ ہوگا۔ اس عمل کو سات دن تک یا گیارہ دن تک لگاتار کرے انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس کرے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۲	۳۶۹	۳۶۴
۳۶۷	۳۶۵	۳۶۳
۳۶۶	۳۶۱	۳۶۸

جادو سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی جادو سے حفاظت رہے یعنی اگر کوئی شخص اس پر وار کرنا چاہے تو وہ کامیاب نہ ہو تو سورۂ رحمٰن کی ان آیات کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے لیکن پاکی اور ناپاکی میں اس تعویذ کی حفاظت کرتا رہے۔ انشاء اللہ جادو اور کرنی کرتوت سے وہ پوری طرح محفوظ رہے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ یمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطن ٥ فبای الاء ربکما تکذبان ٥

فراخی رزق کے لئے

جو شخص افلاس کے درجے کو پہنچا ہوا ہو اور قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ور کسی بھی صورت قرض سے چھٹکارا نصیب نہ ہو رہا ہو، آمدنی قلیل اور اخراجات کثیر ہوں تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور رات کو سونے سے پہلے باوضو تین بار سورۂ رحمٰن کی تلاوت کرے اور یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد آمدنی میں اضافہ ہوگا یا غیب سے کوئی مدد ہوگی۔ دعا یہ ہے۔ یامسبب الاسباب ھیٔ لنا سببا لانستطیع له طلبا و یامفتح الابواب افتح لنا ابواب رحمتك وابواب فضلك وابواب مغفرتك وابواب عنايتك ياذو الجلال والاكرام۔

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر بالکل پاک صاف جگہ پر ایک سفید کپڑا بچھالیں اور اس پر کسی نابالغ بچے کو بٹھادیں، قریب میں اگربتی جلادیں۔ بچے کے لباس پر عطر وغیرہ لگادیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر بچے کے ہاتھ میں پکڑادیں۔ اس کے بعد مکمل یقین کے ساتھ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یاتنکفیل اور تین مرتبہ یا اسرافیل پڑھ کر تین مرتبہ سورۂ رحمٰن پڑھے اس کے بعد ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔ اللهم صل على محمد وعلى ال محمد بعدد الجن والانس وباسمائك عزمت عليكم يمعشر الجن والانس واصحاب الارواح فتحون فتحون حبيك حبيك الميم الميم صقعاً صقعاً السا السا بلسا بلسا تلسا تلسا سوردا سوردا كهلا كهلا مهلا مهلا سهلا سهلا حاضرا حاضرا سخيا سخيا شربا شربا بحق خاتم سليمان ابن داؤد عليهم السلام احضروا ياصحاب الجن الانس والشيطين واحضروا من جانب المشارق والمغارب ومن جانب الجنوب والشمائل بحق الرحمن بدعاء آسیب حاضر شو حاضر شو۔ انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر بات چیت کرے گا اور اس کے بعد پھر مریض سے پریشان نہ کرنے کا عہد کرے گا۔ آسیب کو حاضر کرنے کے لئے یہ عمل تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو نقش نابالغ بچے کے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵۱۷	۶۵۳۱	۶۵۲۷	۶۵۲۴
۶۵۲۸	۶۵۲۳	۶۵۱۸	۶۵۳۰
۶۵۲۲	۶۵۲۵	۶۵۳۳	۶۵۱۹
۶۵۳۲	۶۵۲۰	۶۵۲۱	۶۵۲۶

بادی کے بخار کے لئے

بادی بخار سے بچنے کے لئے جو دو دن تین دن یا چار دن کے لئے چڑھتا ہے اس نقش کو لکھ کر پھر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بادی بخار سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ح	م	ن
۵۲	۳۹	۲۰۱	۷
۴۸	۳۹	۱۰	۲۰۲
۹	۲۰۳	۴۷	۴۰

(باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا

اعمالِ شر نمبر

آندھی اور طوفان کی طرح انشاءاللہ جنوری ۲۰۰۷ء میں منظرِ عام پر آ رہا ہے۔
اس نمبر میں جو روحانی فارمولے شائع ہو رہے ہیں وہ خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔
اس نمبر کو بادلِ نخواستہ "صنم خانہ عملیات" کی تکمیل کے لئے چھاپا جا رہا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین عالمین کو توفیق دے کہ وہ اس نمبر سے ناجائز اُمور میں فائدہ نہ اٹھائیں۔

اِس نمبر کے چند موضوعات یہ ہیں۔

❁ زبان بندی کے موثر طریقے ❁ ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے حیرت ناک فارمولے ❁ ظالموں اور فاسقوں کو نیچا دکھانے کے لئے روحانی فارمولے دشمنوں کی ترقی اور ان کی غلط کارروائی پر بند باندھنے کے روحانی حربے۔
❁ ظالم قسم کے افسروں، حاکموں، نیتاؤں اور پولیس کے مخبروں سے محفوظ رہنے کے طریقے اور ان کی مقبولیت اور ترقیاں روکنے کے گر۔
❁ ان کے علاوہ منفی کاموں کے سینکڑوں فارمولے۔
❁ "اعمالِ شر نمبر" اپنی نوعیت کا ایک تاریخی نمبر ہوگا اور اس کے ذریعہ مظلوم قوموں کی حفاظت ہوگی اور اس کے ذریعہ ظلم و ستم کا سدِ باب بھی ہوگا۔

ایجنٹ حضرات مطلوبہ تعداد سے پیشگی آگاہ کریں۔	اس نمبر کی قیمت پچاس روپے ہوگی۔

اعلان کنندہ

منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

قسط نمبر: ۱۳

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

سیدنا ولیؐ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ولیؐ ہے۔اس کے معنی دوست کے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالٰی کے بھی دوست ہیں اور اپنی پوری امت کے بھی۔اس لئے آپ کو "ولیؐ" بھی کہا جاتا ہے۔

★بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بکثرت کرے گا اسکو اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور اس کو ولایت کا مقام عطا ہوگا۔اس اسم کا ذکر کرنے والے کی تمام جائز مرادیں پوری ہوں گی اور رب العالمین اس کو اپنے برگزیدہ بندوں میں شامل کریں گے۔اس اسم کا ذکر کرنے والے کی مصیبتیں رفع ہوتی ہیں اور اس کی ناگہانی آفتوں اور حادثوں سے بطور خاص حفاظت ہوتی ہے۔اس اسم مبارک کے اعداد ۴۶ ہیں اس کا نقش محبوبیت اور ولایت حاصل کرنے کے لئے بیحد مفید ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، ط، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۴	۱۷	۴
۱۶	۵	۱۰	۱۵
۶	۱۹	۱۲	۹
۱۳	۸	۷	۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۱	۱۹
۱۸	۱۵	۱۳
۱۲	۲۰	۱۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۲	۱۰	۱۷
۱۸	۹	۱۵	۴
۱۳	۶	۱۶	۱۱
۸		۵	۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۸	۱۶
۲۰	۱۵	۱۱
۱۴	۱۳	۱۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے

اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۴	۱۱	۱۴
۱۰	۱۵	۱۶	۵
۱۲	۹	۶	۱۹
۷	۱۸	۱۳	۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۸	۱۲
۱۱	۱۵	۲۰
۱۹	۱۳	۱۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، ح، ل یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۸	۷	۱۸
۶	۱۹	۱۲	۹
۱۶	۵	۱۰	۱۵
۱۱	۱۴	۱۷	۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴	۲۰	۱۲
۱۳	۱۵	۱۸
۱۹	۱۱	۱۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ۴۶ مرتبہ "سیدنا ولیؐ صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر دوگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے کہ ان نقوش کو باوضو لکھے اور اگر ان نقوش کو لکھنے سے پہلے ۴۶ مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو بہتر ہے۔

سیدنا ناصرؐ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام ناصر ہے۔ اس کے معنی ہیں مدد کرنے والا۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنی امت کو بذریعہ شفاعت مدد فرمائیں گے اس لئے ان کو ناصر بھی کہا جاتا ہے۔

★ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کا ذکر بہ کثرت کرے گا وہ اس دنیا میں نصرت خداوندی سے بہرہ ور رہے گا اور غائبانہ طور پر اس کی مدد زندگی کے ہر موڑ پر ہوتی رہے گی۔

★ اگر کوئی شخص سفر پر روانہ ہوتے وقت گیارہ مرتبہ اس اسم مبارک کا ذکر کرے تو سفر کی صعوبتوں سے محفوظ رہے اور سفر میں ہر طرح کی کامیابی اس کو میسر رہے گی۔

★ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم مبارک کو گیارہ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن اس کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت لازماً نصیب ہوگی۔

اس اسم مبارک کا نقش نصرت خداوندی سے بہرہ ور کرتا ہے اور اس کا نقش انسان کے اندر عبادت خداوندی کی صلاحیت پیدا کرتا ہے جو لوگ ذکر وعبادت سے محروم ہوں ان کو بطور خاص اس اسم مبارک کا نقش استعمال کرنا چاہئے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ف، م، ش، ط یا ذ ہو۔ تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۷	۸۰	۸۴	۷۰
۸۳	۷۱	۷۶	۸۱
۷۲	۸۶	۷۸	۷۵
۷۹	۷۴	۷۳	۸۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۹۹	۱۰۷
۱۰۶	۱۰۴	۱۰۱
۱۰۰	۱۰۸	۱۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۷۸	۷۶	۸۴
۸۵	۷۵	۸۱	۷۰
۷۹	۷۲	۸۳	۷۷
۷۴	۸۶	۷۱	۸۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۶	۱۰۵
۱۰۸	۱۰۴	۹۹
۱۰۳	۱۰۱	۱۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴	۷۰	۷۷	۸۰
۷۶	۸۱	۸۳	۷۱
۷۸	۷۵	۷۲	۸۶
۷۳	۸۵	۷۹	۷۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۰۶	۱۰۰
۹۹	۱۰۴	۱۰۸
۱۰۷	۱۰۱	۱۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ، ل یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹	۷۴	۷۳	۸۵
۷۲	۸۶	۷۸	۷۵
۸۳	۷۱	۷۶	۸۱
۷۷	۸۰	۸۴	۷۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۱۰۳	۱۰۸	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۴	۱۰۶
۱۰۷	۹۹	۱۰۵

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد عامل ان پر ۳۱۱ مرتبہ سیدنا ناصر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کردے تو ان کی قوت وتاثیر میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔عامل کو چاہئے کہ ان نقوش کو باوضو لکھے اور لکھنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ لے تو بہتر ہے۔

(باقی آئندہ)

روحانی تقویم ۲۰۰۷ء

ادارہ طلسماتی دنیا کی عظیم الشان پیش کش

انشاء اللہ اس بار بھی یہ تقویم
آپ کے دل پر دستک دے گی

انشاء اللہ

- یہ تقویم رازِ فطرت سے پردے ہٹائے گی۔
- یہ تقویم یہ ثابت کرے گی کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور دنیا کی ہر طاقت قدرتِ خداوندی کے سامنے ہیچ ہے۔
- یہ تقویم یہ ثابت کرے گی کہ "دین اسلام" سب سے پیارا اور سب سے پاکیزہ مذہب ہے۔
- اس تقویم کے مطالعہ سے آپ حق تعالیٰ کے نظام اور ان کی حکمت عملی کو باآسانی سمجھ سکیں گے۔
- اپنے برج، اپنے عدد، اپنے اسم اعظم اور اپنے صدقے کے بارے میں جان کاری حاصل کرنے کے لئے اس تقویم کا مطالعہ کریں۔
- یہ تقویم آپ کو آپ کے مالکِ حقیقی اور محبوب حقیقی سے ملائے گی اور دین اسلام اور دین فطرت کے بارے میں لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کرے گی۔

قیمت پچاس روپے — اپنے ایجنٹ سے رابطہ قائم کریں یا ہمیں لکھیں

ہمارا پتہ
مکتبہ روحانی دنیا

محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

صرف خواہش سے بات نہیں بنے گی

سوال از: محمد اسلم مومن ——————— ممبئی۔

میرا نام محمد اسلم محمد اسمٰعیل مومن ہے۔ اس سے پہلے بھی میں نے آپ کی خدمت میں تین خطوط بھیجے ہیں لیکن مجھے اب تک آپ کا جواب وصول نہیں ہوا۔ میں نے ان خطوط میں آپ کی شاگردی کی خواہش ظاہر کی تھی اور اس خط میں بھی شاگردی کی درخواست کر رہا ہوں۔ براہ کرم میرے اس خط کا جواب ضرور دیں۔

یہ ضروری نہیں کہ آپ میرے اس خط کا جواب اپنی کتاب طلسماتی دنیا میں ہی دیں بلکہ ایک خط اس نادان کے پتے پر بھی بھیج دیں۔ میں اس بات کا خواہش مند نہیں ہوں کہ آپ میرا نام اپنی کتاب میں چھاپیں بلکہ صرف آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔

میرے گھر پر مصیبتوں کے بادل چھائے رہتے ہیں ہر آئے دن کوئی نہ کوئی جادوئی تکلیف ہمیں آتی رہتی ہے دوسرے عاملوں کے پاس جانے اور خرچ کرتے رہنے کی ہمت اب نہیں ہے۔ کوئی حل نظر نہیں آتا۔ پڑھائی کرتا ہوں، کماتا نہیں ہوں، دوسروں کا محتاج ہونے سے بہتر موت لگتی ہے۔ اللہ اپنا ہی محتاج رکھے۔ اگر آپ مدد کریں گے اور میری شاگردی قبول کریں گے تو میں ان جادو ٹونے سے بچ کر پڑھائی پوری کر کے اپنا مستقبل سنوار سکتا ہوں اور دوسروں کی جو میری ہی طرح مجبور ہیں ان کی بھی پوری مدد کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر آپ لوگ مجھے اپنا شاگرد قبول نہیں کروگے تو میں کسی سے یہ چیز حاصل کروں۔ میں بڑا مجبور ہو چکا ہوں۔ آپ میری مجبوری کا پتہ تو لگا ہی چکے ہوں گے کہ میں مجبور ہوں۔ ابا کا بھی انتقال اسی جادو کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں کچھ ہی مہینوں سے طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں اور اسے پڑھتا ہوں اور کافی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ میں کسی موکل کو قابو کرنے کا خواہش مند نہیں ہوں اور نہ ہی دولت مند بننے کا جذبہ رکھتا ہوں بس ان سفلی والوں سے بچ کر رہنا چاہتا ہوں اور دوسروں کی مدد کا وسیلہ بننا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو خط اپنی آخری سانس تک لکھتا رہوں گا جب تک آپ اپنے آپ کو میرا استاد نہ مان لے۔

میری امی کا نام شاہجہاں بیگم ہے اور نانی کا نام مرحومہ نور جہاں تھا۔

جواب

دوسروں کے کام آنے کی خواہش ایک قابل قدر خواہش ہے لیکن صرف خواہش کرنے سے بات نہیں بن سکتی جب تک آپ خود کو جدوجہد کے لئے آمادہ نہ کریں۔ دوسروں کے کام آنے کے ہزار طریقے ہیں صرف روحانی عملیات ہی کے ذریعہ انسان دوسروں کی خدمت نہیں کرسکتا۔ دوسروں کی خدمت کرنے کے بے شمار طریقے ہیں۔ انسان کسی بھی طرح کسی کے کام آسکتا ہے۔ پیسے دو پیسے کی مدد بھی ایک طرح کی خدمت ہے۔ اپنے گھر کے پاس سے گزرنے والوں کی مزاج پرسی بھی ایک طرح کی محبت اور خدمت ہے۔ اپنے آس پاس رہنے والوں کے کام کاج نمٹانا بھی ایک طرح کی خدمت ہے۔ صرف عملیات کے ذریعہ ہی انسان

دوسروں کے کام نہیں آتا بلکہ دوسروں کے کام آنے کے بیشتر طریقے ہیں۔ ان میں سے جن طریقوں پر عمل کرنا آپ کے لئے آسان ہے ان پر عمل کر کے لوگوں کا دل جیتئے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ اور اگر عملیات کے ذریعہ ہی خدمت خلق کا ارادہ ہے تو اس کے لئے بھی باقاعدہ اپنا روحانی سفر شروع کیجئے۔ ہم تو ہر اس طالب علم کو اپنا شاگرد بنا لیتے ہیں جو نیک نیتی کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھتا ہے۔ ہم آپ کو بھی شاگرد بنا لینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کی بنیادی شرائط یہ ہیں کہ آپ اپنے تین فوٹو روانہ کریں۔ دو پاسپورٹ سائز اور ایک اسٹامپ سائز تین سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام والدین کا نام اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں اور اپنا پتہ صاف صاف لکھیں۔ اس کے بعد ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ آپ کی روحانی تربیت کی جائے گی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ لائن جس پر چلنے کے آپ خواہش مند ہیں کوئی بہت آسان لائن نہیں ہے اس میں دسترس حاصل کرنے کے لئے آپ کو بہت پاپڑ بیلنے پڑیں گے دن رات کی جدوجہد اور ترک خواہشات کے بعد آپ کسی قابل بن سکتے ہیں اور کسی قابل بننے کے لئے آپ کو کم سے کم تین چار سال محنت کرنی پڑے گی۔ اگر آپ اس محنت اور ریاضت اور ضبط نفس کے لئے آمادہ ہوں تو مذکورہ شرائط کو سامنے رکھ کر اگلا خط روانہ کریں اور اگر آپ اس لائن کو سوجی کا حلوہ سمجھ کر تناول فرمانے کی فکر میں ہوں تو ہمیں زحمت نہ دیں کوئی ایسا استاد ڈھونڈ لیں جو آپ کی ہتھیلی پر سرسوں جما دے اور آپ کو کسی چھو منتر کے ذریعہ راتوں رات موکلوں کا لشکر عطا کر دے تاکہ آپ اس میدان میں من مانیاں کر سکیں۔ حق بات یہ ہے کہ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے خود کو کسی قابل بنانا بہت ضروری ہے اور کسی قابل بننے کے لئے محنت و ریاضت از حد ضروری ہے۔ اگر ہماری بات سمجھ میں آ گئی تو بسم اللہ کیجئے اور اگر سمجھ میں نہیں آئی تو تھوڑا انتظار کیجئے اس وقت تک جب تک بات پلے نہ پڑے۔ جلد بازی سے مطلب حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جلد بازی سے گریز کیجئے۔

کیسے ہوتے ہیں یہ دنیادار امیر

سوال از: (نام مخفی)

ایک امیر صاحب دنیادار نے مجھے کام سپرد کیا۔ اللہ کے فضل سے کام میں کامیابی نظر آنے لگی تو خوش ہو کر عمرہ کرا دینے کا وعدہ بار بار کر دیئے یہ بات اور وعدہ کی یقین دہانی کراتے رہے، کام کرواتے رہے، جب کام میں مکمل کامیابی مل گئی اور میرے پاسپورٹ بھی آ گئے تب میں نے وعدہ یاد دلایا بلکہ خود اس نے کہا کہ کب جاؤ گے میں نے کہا مئی کی چھٹی میں۔ کہا ابھی تم پاسپورٹ اور قرض لے کر رقم ایجنٹ کو دیدو میں نے دیدیا۔ اس نے کہا کل پیسے لے جانا۔ اب کئی دن ہو گئے ایسا لگتا ہے کہ کہا ہی نہیں اور اس کام میں کوئی دلچسپی ہی نہیں، وعدہ آج کل کرتے جا رہے ہیں۔ میرا ٹکٹ بھی بک ہو گیا۔ دوستوں اور رشتے داروں سے کہہ بھی دیا کہ عمرہ کو جا رہا ہوں اب کام واپس لیتا ہوں خوب رسوائی ہے، روپیہ بھی بلاوجہ کٹ جائے گا ایسے ہوتے ہیں دنیادار، آپ جو پیشگی رقم لیتے ہیں وہ میری سمجھ میں برابر آ گیا۔

جواب

عوام اس طرح کے وعدے اکثر کرتے ہیں ممکن ہے کہ وعدہ کرتے وقت وعدہ پورا کرنے کی نیت بھی ہو اور بعد میں ان کے حالات خراب ہو جاتے ہوں اس لئے وعدہ پورا کرنے کی اہلیت ہی باقی نہ رہتی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کام نکل جانے کے بعد پھر ان کی توجہ نہ رہتی ہو۔ وجہ کچھ بھی ہو جب تک معالج یا عامل کے ہاتھ میں رقم نہ آ جائے اس وقت تک یقین کامل نہیں کرنا چاہئے۔ آپ نے قرض لے کر جو رقم ایجنٹ کو دیدی تھی یہ اصولی غلطی ہے۔ حج یا عمرہ قرض لے کر نہیں کیا جاتا۔ جب وہ مالدار صاحب جنہوں نے عمرہ کرانے کا وعدہ کیا تھا آپ کو رقم عطا کر دیتے تب ہی آپ کو پیش قدمی کرنی چاہئے تھی۔ عمرہ تو کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے اس میں جلد بازی کی کیا ضرورت تھی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ عامل تو صرف عامل ہی ہے لوگ تو اللہ سے کئے ہوئے وعدے پورے نہیں کرتے۔ اکثر سننے میں آتا ہے کہ فلاں شخص نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر چہ میرا یہ کام ہو گیا تو میں اتنے غریبوں کو کھانا کھلاؤں گا فلاں جگہ مسجد تعمیر کراؤں گا اتنی غریب لڑکیوں کی شادی کردوں گا اور جب کام بن جاتا ہے تو پھر یار لوگ آئیں بائیں شروع کر دیتے ہیں تو جب انسان اپنے مالک حقیقی سے نذر ماننے کے بعد اس کو پورا نہیں کرتا تو انسان کی کیا حقیقت ہے۔

ہمیشہ کے لئے یہ بات پلے باندھ لیں کہ جب تک آپ کے ہاتھ میں پیسے نہ آ جائیں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ بعد میں آپ کو تکلیف پہنچے یا آپ کو خفت اٹھانی پڑے۔ پیارے یہ دنیا ہے، اور اس دنیا میں امیر و غریب سب ایک جیسے ہی ہیں، یعنی

مطلب نکل گیا ہے تو پہچانتے نہیں
یوں جارہے ہیں جیسے ہمیں جانتے نہیں

سچ کو پسند کرنے والے لوگ

سوال از: قیصر رضا احمد ———— ممبئی۔

میرا نام قیصر رضا احمد افضال ہے۔ میں یہاں ممبئی میں ایک چھوٹی سی نوکری کرتا ہوں یہاں ہمارا کچھ نہیں ہے میں یہاں دوسری جگہ سے آیا ہوں۔ ویسے تو یہ رسالہ پچھلے سات سالوں سے میں پڑھ رہا ہوں لیکن خط صرف دوسرا لکھ رہا ہوں ہم یہاں ایک رشتے دار کے کارخانے میں رہتے ہیں میں سچ اور حق پرست آدمی ہوں۔ غلط اور دغا سے سخت نفرت ہے۔ میں ہر حال میں سچ بولتا ہوں اور ویسے ہی دوسروں سے بھی سچ ہی سننے کی امید رہتی ہے انصاف ہمیں ہر حال میں پسند ہے بھلے ہی اس انصاف کی راہ میں ہمارا یا ہمارے اپنوں کا ہی نقصان کیوں نہ ہو۔ شاید اسی وجہ سے ہمارے دشمنوں کی کمی نہیں ہے۔ دوستوں کی بھی کمی نہیں ہے لیکن کچھ کو چھوڑ کر سب کے سب ایسے ہیں کہ سامنے کچھ اور بولتے ہیں اور پیچھے میں کچھ اور کرتے ہیں۔ مجھ سے دشمنی نکالنے والوں میں زیادہ وہی ہیں جو ہمارے خاص اپنے ہیں۔ یہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ ایسا کرتے رہتے ہیں جس سے کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں سے بھگا دیا جاؤں اور نوکری سے نکال دیا جاؤں جب کہ میں اپنی ذات سے کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا ہوں اپنے کام سے کام رکھتا ہوں حالانکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ کبھی کامیاب ہوسکیں گے لیکن پھر بھی چونکہ دوسرے کے روم میں رہتا ہوں تو ڈر کہیں نہ کہیں لگا ہی رہتا ہے جو میری پریشانی کا باعث بنا رہتا ہے۔ غلط الزام سے وقتی طور پر پریشانی ہوہی جاتی ہے بھلے ہی کچھ ثابت نہ ہو اور ڈر کی وجہ بھی یقینی ہے کہ کبھی خدانخواستہ ایسا کچھ ہوجائے تو کہاں جاؤں گا اس لئے ہمیشہ ڈر لگا رہتا ہے۔ ہم سے جلنے والوں میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جو ہمارے اپنے ہیں۔ جس کسی پر بھروسہ کرتا ہوں وہ دھوکہ دے جاتا ہے اسی وجہ سے کبھی کبھی اپنے آپ سے بھی نفرت ہونے لگتی ہے۔ انہی دوستوں میں سے ایک نے میری نوکری تک چھڑانے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن اللہ کے فضل سے کامیاب نہیں ہوسکے لیکن ڈر لگا رہتا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کبھی میرا باس ان کی باتوں پر یقین کرلیں تو میں نوکری سے ہاتھ دھوبیٹھوں گا۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیں نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہماری بھی ایک خرابی یہ ہے کہ ہمیں غلط باتوں پر بہت تیز غصہ آتا ہے جسے میں کنٹرول نہیں کر پاتا ہوں اور غلطی کرنے والوں کو تو قطعی نہیں معاف کرتا ہوں چاہے وہ غلطی خود مجھ سے ہی کیوں نہ ہو۔ مہربانی کرکے ان سب پریشانیوں سے نجات دلائیے۔ کوئی نسخہ بتادیں جس سے مجھے غصہ نہ آئے یا پھر کم ہوجائے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے کہ ان سارے دشمنوں کی زبان بند ہوجائے اور میں چین سے روزی روٹی کما سکوں۔ خدا آپ کو اس کا اجر دے (آمین) خط ذرا لمبی ہوگیا معذرت چاہوں گا۔

جواب

آپ نے اپنے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو پھر آپ ایک قابل قدر انسان ہیں۔ اس دور میں کسی بھی انسان کا سچائی کو پسند کرنا اور جھوٹ سے نفرت کرنا بہت بڑی نعمت ہے۔ حالانکہ اس وقت امت کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولتی ہے اور جھوٹ ہی کو پسند کرتی ہے۔ اس امت میں ایسے حضرات کی بھی کمی نہیں ہے کہ جو سچ بولتے تو ہیں لیکن سچ کو برداشت نہیں کرتے جب کہ سچ بولنا ایک اختیاری چیز ہے یہ کبھی کبھی عادت پڑنے کی وجہ سے بھی بولا جاتا ہے اور سچ سننا غیر اختیاری چیز ہے اسی وجہ سے اس سچ کو کڑوا مانا جاتا ہے جو اچانک اور دفعتاً کانوں میں پڑ جائے لیکن قابل قدر ہیں اللہ کے وہ بندے جو سچ بولتے بھی ہیں اور سچ سنتے بھی ہیں خواہ وہ سچ ان کے کسی منشاء اور کسی مقصد کے خلاف کیوں نہ ہو۔ ایسے لوگوں کا شمار "صادقون" میں ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارو۔

جھوٹ نے مسلم معاشرہ کو بہت تباہ کیا ہے۔ جھوٹ بولتے بولتے ہم مسلمان اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ جھوٹ بولنا ہماری ضرورت بن چکا ہے۔ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ ماں باپ اپنے بچوں سے جھوٹ بول رہے ہیں، بچے ماں باپ کو از راہ جھوٹ رگڑہ دے رہے ہیں شوہر بیوی سے جھوٹ بولتا ہے اور بیوی شوہر سے جھوٹ بولتی ہے۔ کاروبار کا بھی حال یہ ہے کہ دکاندار اپنے مال کی جھوٹی تعریفیں کرتا ہے اور اس کی قیمت بڑھا کر بتاتا ہے جو ایک طرح کا جھوٹ ہے اور گراہک دکاندار سے جھوٹ بول کر یہ کہتا ہے کہ اسی طرح کی چیز فلاں دکان پر بہت کم داموں میں مل رہی ہے یہ بھی جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ اس جھوٹ نے مسلم معاشرہ کو سب سے بڑا نقصان پہنچایا ہے کہ سچائی کی قدر و قیمت ختم ہوگئی اور سچے لوگ تماشہ بن کر رہ گئے۔ آپ یقین کریں کہ پہلے ایک جھوٹ سے فتنہ وفساد پھیل جاتا تھا اب صرف ایک سچ سے فتنہ پھیل جاتا ہے اور سو جھوٹوں کے درمیان ایک سچ

بولنے والا انسان نکو بن کر رہ جاتا ہے اسے سچ بول کر شرمندگی بھی اٹھانی پڑتی ہے اور کبھی کبھی اپنے کپڑے بھی پھڑوانے پڑتے ہیں اور آج کی دنیا کا نیا فلسفہ تو یہ ہے کہ جھوٹ کو اتنی مرتبہ بولو کہ لوگ اس جھوٹ کو سچ سمجھنے پر مجبور ہوجائیں اور اس پر ایمان لے آئیں۔ اب دیکھ لیجئے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کا بھی حال یہ ہے کہ وہ جھوٹ کو اس طرح پیش کررہے ہیں کہ اس پر سچ کا شبہ ہونے لگا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں کسی ایک فرد کا یا معاشرے کے متعدد افراد کا سچ بولنا سچ کو پسند کرنا اور سچ پر قائم رہنا بہت بڑی نعمت ہے اور یہ اللہ کا فضل خصوصی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس امت کو پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا تھا کہ مومن زنا کرسکتا ہے لیکن جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اس قول مبارک کے باوجود اس امت کا ہر دوسرا آدمی جھوٹ بول رہا ہے اور کذب بیانی میں مگن نظر آتا ہے۔ زنا بے شک ایک قبیح گناہ ہے اور اس کے مضر اثرات سے بھی معاشرہ تباہ ہوتا ہے لیکن زنا دن میں کئی بار نہیں ہوسکتا اور زنا کے لئے دوسرے فریق کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور موقعے کی بھی۔ اس لئے زنا موجودہ فتنوں کے دور میں بھی آسان ہونے کے باوجود بہت زیادہ آسان بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص زنا کرنے کا عادی ہوجائے تو بھی وہ ایک دم زنا نہیں کرسکتا کچھ نہ کچھ سبیل اسے اس برے کام کے لئے نکالنی پڑے گی لیکن اگر کسی مسلمان کو جھوٹ بولنے کی عادت پڑجائے تو یہ جھوٹ اس کے لئے حد سے زیادہ آسان ہوگا صرف اسے وقت بے وقت اپنی زبان ہلانی ہے۔ جھوٹ بولنے کے لئے نہ کسی فریق کی مدد کی ضرورت ہے نہ موقعہ محل کی۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو لوگ جھوٹ پر جری ہوجاتے ہیں وہ بے دریغ مسجد میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لئے جھوٹ کی قباحتیں زنا سے زیادہ قیامت خیز ثابت ہوتی ہیں اور پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک صوفی صد درست ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو ہمیشہ سچ پر قائم رکھے اور آپ جھوٹ سے اسی طرح دور رہیں۔

اب رہی یہ بات کہ آپ کے لوگ دشمن ہیں اور آپ سے دشمنی نکالتے ہیں تو بھائی یہی تو سچ بولنے کا انعام ہے۔ جو سچ بولے گا اس کو مکافات عمل سے بہرہ ور ہونا پڑے گا۔ سچ بولنے والوں کو آج بالوشائیاں نہیں کھلائی جاسکتیں ان پر پتھر اچھالے جاتے ہیں۔ اس سنگ ریزی کو آپ سزا نہ سمجھیں یہ تو ایک طرح کا انعام ہے اور یہ انعام ہی تو یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ یقیناً سچے ہیں اور سچ کو پسند کررہے ہیں۔ جس دن آپ جھوٹوں کی ہاں میں ہاں ملانے لگیں گے اس دن آپ کو بھی دوسرے جھوٹوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا، سلامیاں بھی پیش ہوں گی۔ آج کے دور میں نیکی کرنے والوں کے ساتھ اور سچائی پسند کرنے والوں کے ساتھ یہی ہورہا ہے لیکن قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جو نیکی کے بدلے میں برائی پاکر بھی نیکی سے منحرف نہیں ہوتے اور سچ کی سزائیں پاکر بھی سچ بولنے سے باز نہیں آتے۔

ہم آپ سے یہی امید کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کی دشمنی سے ڈر کر نہ صراط مستقیم سے اِدھر اُدھر ہوں گے نہ جھوٹ کو اپنے سینے سے لگانے کے لئے تیار ہوں گے۔ آپ اس کی بھی پرواہ نہ کریں کہ لوگ آپ کے سامنے کچھ کہتے ہیں اور پیچھے کچھ۔ دنیا کے تمام غیر معیاری لوگوں کا یہی شیوہ ہے ان کی دو زبانیں ہوتی ہیں ایک سامنے کی اور ایک پیٹھ پیچھے کی اور پیٹھ پیچھے کی برائی جسے غیبت کہتے ہیں اس دور کا فیشن ہے۔ اب اس فیشن کے بغیر زندگی گزارنا بہت مشکل ہورہا ہے۔ پہلے یہ مرض عورتوں میں زیادہ تھا اب اس مرض میں مرد لوگ زیادہ مبتلا ہیں اور غیبت کو معمولی سا گناہ سمجھ کر پوری طرح اس سے بغلگیر ہورہے ہیں حالانکہ غیبت بہت بڑا گناہ ہے یہ کسی انسان کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔

تہمت کفر وشرک کے بعد ایک بڑا جرم ہے۔ جو لوگ دوسروں پر الزام تراشی کرتے ہیں اور اچھے لوگوں پر بہتان لگاتے ہیں وہ اچھے نہیں ہوتے اور ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے سخت عذاب کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ ایسے لوگوں کی نازیبا حرکات پر آپ صبر کریں اور نظر انداز کرنے کی پالیسی کو اپنائیں اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ ایسے لوگوں سے الجھنا یا ان سے نفرت کرنا یا ان کی برائی کا جواب برائی سے دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔

آج کے دور میں یہ بات بھی ثابت ہوگئی ہے کہ سازشیں اپنے ہی لوگ کرتے ہیں۔ بغض وحسد کا بھی وہی لوگ شکار رہتے ہیں جنہیں رشتے دار کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب رشتوں کی اہمیت اور معنویت ختم ہوتی جارہی ہے جو جتنا قریبی رشتے دار ہوتا ہے وہ اتنا ہی بڑا خنجر لے کر سامنے آجاتا ہے اور یہ سب اس لئے ہورہا ہے کہ ہر انسان غیر فطری زندگی گزار رہا ہے اور آخرت کے حساب وکتاب سے لاپرواہ ہے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہ معمولی درجے کی غلطی کرکے بھی ایک رات بستر پر نہیں لیٹ سکتے اور جو لوگ خوف خدا سے بے نیاز ہیں وہ بڑے بڑے گناہ کرنے کے باوجود رات کو آرام سے سوتے ہیں۔ اللہ ہم سب مسلمانوں کو ایسی

بے حسی سے محفوظ رکھے۔ جس میں مبتلا ہو کر انسان کے پاس نہ ایمان رہتا ہے نہ ضمیر۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ لوگوں کی غلطیوں کو معاف نہیں کرتے۔ یہ صفت نہیں ہے، یہ برائی ہے۔ اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو لوگوں کو معاف کر دیں اور ان کی غلطیوں سے درگزر کریں اسی میں اپنی اور معاشرے کی بھلائی ہے۔ قرآن حکیم میں اچھے مسلمانوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ غصہ کو پی لیتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں ہمیں ایسا ہی ہونا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ کے بندوں کی خطائیں معاف کریں گے تو ایک دن اللہ ہماری خطائیں معاف کرے گا۔ جہاں تک اپنی غلطی کو پکڑنے کا معاملہ ہے تو یہ اچھی بات ہے، غلطی ہوجانے پر اپنے نفس کو بڑی سے بڑی سزا دینی چاہئے لیکن دوسروں کی غلطیوں کو پکڑ کر بیٹھ جانا شاید درست نہیں ہے۔ روزانہ سو مرتبہ آپ تیسرے کلمہ کا ورد کیا کریں۔ اس ورد کی پابندی سے آپ کے مزاج میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوگی اور آپ کے اندر معاف کردینے کی صلاحیتیں ابھریں گی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی خوبیوں میں اضافہ کرے اور آپ کی خرابیوں سے آپ کو نجات دے۔ (آمین)

اسباب پر نظر رکھیں

سوال از: محمد صابر حسین ——— مظفر پور (بہار)

بخدمت شریف جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

میں محمد صابر حسین آپ کی جاری کیا ہوا طلسماتی دنیا دیوبند پڑھ کر بہت خوشی ملی۔ زندگی میں آگے بڑھنے کا ایک راستہ ملا۔ میں آپ کا اپنے دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے مسلمان بھائیوں کے لئے اسلام کی روشنی میں اتنی اچھی کتاب نکالی۔ مجھے یہ کتاب آج پڑھنے کا پہلا موقعہ ملا۔ کیا بتاؤں حضرت میں اپنی زندگی سے بہت اوب گیا ہوں تنگ آگیا۔ میری غریبی مجھے علم حاصل کرنے سے محروم کردیا ہے۔ میری فیملی بہت بڑی ہے اور میرے گھر کے لوگ جاہل ہیں اس لئے گھر میں پیسوں کی بہت دقت ہے میں اپنی غریبی کو کس طرح دین اور اسلام کی روشنی میں رہ کر دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ POVERTY انسان کو جانو DISHONEST اور بہت BAD بنا دیتا ہے۔ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ایک ایسا راستہ دکھادیں، ایک ایسا عمل بتادیں جس سے میں اس دنیا اور آخرت میں بھی کامیاب ہوجاؤں۔ آج انسان اپنی THINKING POWER (BRAIN) سے زمین سے چاند تک پہنچ گیا ہے۔ ہواؤں میں اڑ رہا ہے۔ ہر مشکل کام کو آسان کر رہا ہے، کئی دنوں کا کام چند منٹوں میں کر رہا ہے میں 2+10 (9.sc.) میں پڑھتا ہوں اور SCIENCE میں BELIEB کرتا ہوں۔ لیکن مجھے اپنے دین اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا پر بہت یقین ہے اس لئے میں ایک دوسرا راستہ اختیار کر اس دنیا کی ساری MYSTERY کو جاننا چاہتا ہوں اور اس راستے پر چل کر اپنی POVERTY ختم کر اس دنیا اور آخرت میں کامیاب اور اونچا مقام حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے ایک ایسا راستہ یا عمل بتادیں جس سے میں اپنی GOAL کامیاب ہوجاؤں۔ اس کے لئے میں آپ کا زندگی بھر شکر گزار رہوں گا۔ اگر آپ چاہیں تو مجھے اپنے پاس بلا سکتے ہیں میں اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے سب کچھ چھوڑ سکتا ہوں۔

جواب

دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے کے چند اصول ہیں ان میں سے بنیادی اصول یہ ہے کہ انسان اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور عبادت وریاضت سے بھی غفلت نہ برتے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ دنیا حاصل کرنے کے لئے اس طرح جدوجہد کرو جیسے ہمیشہ دنیا میں رہیں گے اور آخرت کے انعامات حاصل کرنے کے لئے اس طرح عبادت کرو کہ جیسے کل ہی مرجاؤ گے۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اس دارالاسباب میں وہی شخص اپنے دنیاوی مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے جو اللہ کے پیدا کردہ اسباب کا احترام کرے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسباب اور تدابیر اختیار کرتے ہوئے محنت اور جدوجہد کرتا ہے اور آخرت کی نعمتیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک صاحب ایمان کو فرائض کی ادائیگی بروقت کرنی چاہئے اس کے علاوہ ہر اس ذمہ داری کو ادا کرنی چاہئے جو از راہ دین اس پر عائد کی گئی ہے۔ اچھا مسلمان وہی کہلاتا ہے جو اللہ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی کماحقہٗ ادا کرے۔ عبادت ضروری ہے عبادت کے بغیر مسلمان، مسلمان نہیں۔ لیکن عبادت کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو اچھا بیٹا، اچھا باپ، اچھا شوہر، اچھا سسر، اچھا دوست، اچھا شہری اور اچھا پڑوسی بن کر زندگی گزارنی چاہئے۔ جو لوگ عبادت کا تو خیال کرتے ہیں لیکن خود کو اچھا انسان بنانے کی کوشش نہیں کرتے وہ اپنی عبادت کو بھی رسوا کرنے کے ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں۔ جب کوئی نمازی

جھوٹی گواہی دیتا ہے تو اس کی نماز بھی بدنام ہوتی ہے جب کہ نماز تو ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو برائیوں سے روکتی ہے بشرطیکہ وہ نماز ہو اور بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو۔ اگر آپ دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں تو بروقت نماز ادا کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد ''یَا سَلَامُ'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں اور رفتہ رفتہ اپنے اخلاق درست کریں۔ دوسروں کی دل شکنی سے بچیں۔ اللہ کے سب بندوں کا خواہ وہ کسی مذہب اور کسی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں احترام کریں اور خود کو سب انسانوں سے زیادہ حقیر سمجھیں۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانا خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

کرنی کرتوت کے اثرات

سوال از: رؤف بیگ ——— برہانپور۔

میں آپ کے رسالہ کا مطالعہ کرتا ہوں لیکن خط پہلی بار لکھ رہا ہوں۔ آپ کا یہ روحانی ڈاک تو کسی تحفے سے کم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ آپ اسی طرح دینی خدمات انجام دیتے ہیں۔ دراصل میں اپنے بارے میں پوری معلومات چاہتا ہوں میرے دل کی کیفیت یہ ہے کہ مجھے گھر میں ہمیشہ خوف اور دہشت رہتی ہے اور باہر بھی رہتی ہے میں دن بھر گھر نہیں آتا ہمیشہ باہر رہتا ہوں۔ رات میں سب سوجاتے ہیں تب میں گھر پر آتا ہوں رات میں نیند بھی ٹھیک سے نہیں آتی۔ دماغ میں چڑچڑا پن رہتا ہے۔ دشمنوں کا خوف ہمیشہ رہتا ہے۔ میرے دو بھائی ہیں دونوں کی شادی ہوچکی ہے۔ ان سے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے اللہ کا کرم ہے۔ بس مجھے آپ کوئی علاج یا عمل بتائیں یا قرآنی آیت بتائیں جس سے مجھے سکون ملے۔ ہاتھ پیر میں درد رہتا ہے۔ بس کسی بھی طرح سے دل و دماغ میں مجھے سکون نہیں ہے۔ مجھے خط کے ذریعہ علاج بتائیں تو آپکی بہت مہربانی ہوگی۔ میرا نام رؤف بیگ ہے والدہ کا نام ارشاد بی ہے۔

مجھے بیماری ہے یا کوئی اثرات ہے یا مجھے کسی نے کچھ جادو کیا ہے۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اپنی والدہ سے میں بہت محبت کرتا ہوں۔ میری والدہ بھی کہتی ہے کہ تو دن بھر کہاں رہتا ہے میں بہانے کرتا رہتا ہوں اور یہ بیماری مجھے ۱۰ یا ۱۲ سال سے ہوئی ہے۔

جواب

یہ بیماری تو عجیب بیماری ہے کہ آپ کا دل گھر میں نہیں لگتا۔ اس لئے آپ زیادہ تر گھر سے باہر رہتے ہیں اور رات کو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہیں جب سب اہل خانہ سو جاتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو اپنے بھائیوں سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے۔ گویا کہ آپ کو ان پر یہ شبہ بھی نہیں ہے کہ وہ آپ کا گھر میں آنا پسند نہ کرتے ہوں۔

آپ نے اپنی بھاوجوں کے بارے میں بھی کچھ نہیں لکھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ان سے بھی کوئی شکایت نہیں ہے پھر جو کچھ بھی ہے وہ آپ کی نفسیاتی بیماری ہے یا پھر آپ کے ان دوستوں کی کرم فرمائی ہے جو بظاہر آپ کے خیر خواہ ہوں گے اور درحقیقت آپ کے بدخواہ۔ آج کل کرنی کرتوت کے جو بھی معاملے سامنے آرہے ہیں وہ یا تو اقارب کی طرف سے ہوتے ہیں یا پھر احباب کی طرف سے۔

آپ روزانہ صبح کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھا کریں اور عشاء کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْم پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کرنی کرتوت کے اثرات سے نجات ملے گی۔ ہر فرض نماز کے بعد اگر آپ معوذتین سات مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں تو افضل ہوگا۔ ان وظائف پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ گھر میں دل لگانے کی کوشش کریں اور اللہ سے دعا بھی کریں کہ وہ آپ کو اثرات سے نجات دے تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت آپ اپنی ماں کے ساتھ گزار سکیں۔

یاد رکھیں جسے ماں کا آنچل میسر ہے اسے دنیا کی ہر دولت میسر ہے۔ ماں کی دعاؤں سے بڑا کوئی وظیفہ نہیں کوئی تعویذ نہیں۔ ماں کی دعائیں زیادہ سے زیادہ اپنے دامن حیات میں سمیٹ لیجئے۔

بیوی پر شک

سوال از: ولی ——— گجرات۔

حضرت میں طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ ایک پریشانی ہے شرم بھی محسوس کرتا ہوں۔ میں تاجر ہوں میرا کاروبار اکثر فون پر ہوتا ہے۔ فون ایک ضروری شئے ہوگئی ہے۔ میری بیوی اکثر غیر مردوں سے فون پر بات کرتی رہتی ہے۔ میری غیر حاضری میں۔ جب میں اچانک آتا ہوں فون فوراً رکھ دیتی ہے۔ میرے چھوٹے چھ بچے ہیں مجھے بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ میں کبھی غصہ سے باز پرس کرتا ہوں، زہر کھانے کو کہتی ہے۔ میں بہت پریشان ہوں مجھ سے اولاد سے خوب محبت کرتی ہے وہ کس سے بات کرتی ہے کبھی نہیں بتاتی ہے برائے کرم کوئی علاج روحانی

بتائیں۔ سانپ بھی مرجائے لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ بڑی امید سے خط لکھا ہوں۔

جواب

جب تک آپ کو یہ یقین نہ ہوجائے کہ آپ کی بیوی کسی غیر مرد سے باتیں کرتی ہے تب تک اس پر اور اس کے کردار پر شک نہ کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل فون اور موبائل نے بہت سے فتنے کھڑے کردیے ہیں اور ٹیلی فون اور موبائل پر باقاعدہ عشق بازی کے سلسلے چل رہے ہیں لیکن کسی ایسی بیوی پر محض فون پر باتیں کرنے کی وجہ سے شک کرنا جو ۶ بچوں کی ماں بھی ہے شاید غلط ہے۔ آپ کو حق ہے کہ آپ اپنی بیوی کی بہت دیکھ ریکھ رکھیں اور کسی درجے میں تجسس بھی کریں۔ جب تک کوئی بات پایہ ثبوت کو نہ پہنچ جائے خواہ مخواہ اس پر انگلی نہ اٹھائیں نہ اسے شرمندہ کریں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عورت کی کوئی غلطی بھی نہیں ہوتی اس پر شک کرکے اور اس پر انگلیاں اٹھا کر اس کو ضد دلاتے ہیں اور پھر ناقص العقل ہونے کی وجہ سے عورت خواہ مخواہ بھی بھٹک جاتی ہے۔ آپ نے پوری بات نہیں لکھی ہے غالباً جب آپ اس پر روک ٹوک کرتے ہونگے تو وہ بھی غصے میں آکر زہر کھانے کی باتیں کرتی ہوگی۔ ہمارے خیال میں اس پر پابندیاں لگانے کے بجائے آپ اپنی سوجھ بوجھ سے یہ اندازہ لگائیں کہ وہ فون کسے کرتی ہے۔ اگر آپ کے گھر میں ایسا فون لگا ہوا ہو جس میں نمبر محفوظ ہوجاتے ہیں تو یہ اندازہ کرنا کہ آپ کی بیوی کسے فون کررہی ہے اور اس کے پاس کس کے فون آرہے ہیں مشکل نہیں ہے۔ اگر آپ کی بیوی کا پچھلا کردار صاف ستھرا ہے تو اس پر خواہ مخواہ شک کرکے اس کو اس کی نظروں میں گرانے کی غلطی نہ کریں۔

آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ آپ سے اور اولاد سے خوب محبت کرتی ہے اگر اس کا تعلق کسی اور سے شروع ہوجائے تو پھر آپ سے محبت میں کمی آئے، اگر اس میں کوئی کمی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ محفوظ ہے تاہم آپ سنجیدگی اور صبر وضبط کے ساتھ تحقیق کرتے رہیں لیکن ثبوت سے پہلے اپنی زبان نہ کھولیں ورنہ آپ کا ازدواجی سکون غارت ہوجائے گا اور آپ دونوں کے درمیان لااعتباری قائم ہوجائے گی اور لااعتباری ازدواجی زندگی کے حق میں زہر قاتل ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کی آبرو کو محفوظ رکھے اور آپ کی بیوی کو آپ کا وفادار بنائے رکھے۔ (آمین)

عقیدے کا کچا پن

سوال از: ندیم ______ گجرات۔

ہمارے یہاں ایک استاد صاحب کہتے ہیں کہ آدمی دعائیں کرتا ہے کوشش کرتا ہے، سارے وسائل استعمال کرتا ہے کام نہیں بنتا تو وہ عامل سے تعویذ لیتا ہے اتفاقاً کام بن جاتا ہے تو اس کا پورا یقین اللہ سے ہٹ کر تعویذ پر آجاتا ہے کہ یہ کام تعویذ سے ہی ہوا اس طرح عقیدہ متاثر ہوتا ہے۔ پھر کہتے ہیں اسی طرح آدمی بیمار ہے دعا کرتا ہے، تعویذ لیتا ہے فائدہ نہیں ہوتا تو دوائی لیتا ہے وہ ٹھیک ہوجاتا ہے تو اس کا یقین خدا سے ہٹ کر دوا پر آجاتا ہے کیا جواب دیا جائے۔؟ اسی طرح بعض عاملین کہتے ہیں جاؤ یہ تعویذ لے جاؤ کام بن جائے گا یہ دعویٰ خدائی نہیں ہے؟

جواب

اس دنیا میں جو بھی ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ چمن میں بہاریں ان ہی کی مرضی سے آتی ہیں اور چمن میں خزائیں بھی حق تعالیٰ کی مرضی سے آتی ہیں۔ انسان جب بیمار ہوتا ہے تب بھی اسی کی مرضی سے ہوتا ہے اور جب وہ تندرستی سے بہرہ ور ہوجاتا ہے تب بھی اسی کی مرضی کا دخل ہوتا ہے۔ دوا، دعا اور تعویذ سب اسباب کا درجہ رکھتے ہیں لیکن کسی بھی بیمار کو شفا جب ہی نصیب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ کتنے ہی بیمار دوائیں کھانے کے باوجود بیمار کے بیمار رہتے ہیں اور کتنے ہی لوگوں کے گلوں میں تعویذ لٹکے رہتے ہیں لیکن پھر بھی امراض ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں ہوتی۔

جو لوگ پختہ عقیدے کے ہوتے ہیں وہ کبھی یہ خیال دل میں نہیں لاتے کہ ان کو فائدہ دوا سے یا محض تعویذ سے ہورہا ہے بلکہ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے فضل وکرم کی بنا پر وہ بیماریوں سے نجات پارہے ہیں۔ صاحب عقل اور صاحب عقیدہ لوگ دوا استعمال کرتے وقت ''اَللّٰہُ شَافِی'' اسی لئے کہتے ہیں کہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ دوا کا استعمال محض ایک سبب ہے اور شفاء اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ لیکن جن لوگوں کا عقیدہ خام ہوتا ہے وہ کسی بھی ظاہری چیز پر خواہ وہ دوا ہو یا تعویذ، ایمان لے آتے ہیں اور بدعقیدگی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

اس دنیا میں تمام تر اسباب کو اختیار کرنے کے بعد مفید نتائج جب ہی برآمد ہوتے ہیں جب اللہ کی مرضی شامل حال ہوتی ہے۔ اگر ان کی مرضی شامل حال نہ ہو تو گاڑیاں منزل تک نہیں پہنچتیں بلکہ راستے میں

خراب ہو جاتی ہیں اور دوائیں ٹھیک کرنے کے بجائے انسان کو الٹا نقصان پہچانا شروع کر دیتی ہیں۔

چراغ کا کام روشنی دینا ہوتا ہے لیکن گھر کے چراغوں ہی سے گھروں میں آگ بھی لگ جاتی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی گھر کو جلانے کی ہو۔ ہمارے خیال میں ہر انسان کو اپنا عقیدہ مضبوط کرنا چاہئے۔ خواہ مخواہ کی باتوں میں الجھنے سے نہ اپنا بھلا ہو سکتا ہے نہ دوسروں کا اور نہ اس طرح کی باتوں سے عوام کو کوئی فائدہ ہے۔

یہ صرف وہم ہے

سوال از: ترنم النساء ———— بھنڈارہ۔

میرا نام ترنم النساء ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۵ء۴/مارچ بروز پیر ہے۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرا اسم اعظم کیا ہوگا۔ میرے نام کا کونسا عدد ہوگا، لکی نمبر اور کونسی تاریخ میرے لئے بہتر ہوگی۔

میری پریشانی جو ہے وہ بہت بڑی ہے میں بہت پریشان ہوں جو عبادت کرنے میں خلل پیدا کرتی ہے۔

پریشانی یہ ہے کہ جب بھی میں نماز کے لئے بیٹھتی ہوں تو میرا ذہن اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے میں لاکھ کوشش کرتی ہوں کہ میرا ذہن پورا نماز میں لگا رہے لیکن ایسا نہیں ہو پاتا۔ پھر جب میں نماز ادا کر رہی ہوتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے نماز میں آیات نہیں پڑھی چھوڑ دی۔ پھر میں دوبارہ نیت کرتی ہوں پھر ویسا ہی لگتا ہے اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نے جو عبادت کی وہ بالکل دل سے نہیں کی اور میری پوری نماز غلط ہوگئی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے اس خط کو طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ یہ اس خط کو میں نے پہلی بار لکھ کر پوسٹ کیا ہے۔ مجھے لگا کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جو مجھے اس پریشانی سے نجات دلائیں گے اور جب بھی میں نماز کے لئے یا قرآن شریف پڑھنے بیٹھتی ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھے پیشاب بہت زور کا آگیا ہے۔ میں دوبارہ نماز کی نیت توڑ کر پیشاب کو جاتی ہوں پھر تازہ وضو بنا کر پھر نماز پڑھنے بیٹھتی ہوں لیکن پھر ویسا ہی ہوتا ہے۔ کبھی ایسا لگتا ہے کہ پیشاب ہو جائے گا۔ نماز پڑھنے میں اور میں بہت جلدی جلدی نماز ادا کرتی ہوں۔ قرآن شریف بھی میں اس وجہ سے نہیں پڑھ رہی ہوں۔ آپ مجھے کوئی ایسا وظیفہ بھیج دیجئے جس سے میری یہ پریشانی وظیفہ پڑھنے سے دور ہو جائے۔ میں بھنڈارہ ضلع میں رہتی ہوں۔ آپ میرے اس خط کو ضرور ضرور ''طلسماتی دنیا'' کتاب میں شائع کریں۔

جواب

یہ صرف تمہارا وہم ہے اور وہم انسان کو الجھا کر رکھ دیتا ہے جہاں تک عبادت میں دل نہ لگنے کا معاملہ ہے تو اس سے عبادت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ وہ تو قبول ہو ہی جاتی ہے کیونکہ رب العالمین کی شایان شان عبادت تو صرف نبیوں نے کی تھی یا پھر ان ولیوں نے کی تھی جو ہم تم سے بہت بلند کردار کے لوگ تھے۔ عامۃ المسلمین کا حال تو یہ ہے کہ ان کا جسم نماز میں ہوتا ہے اور دماغ ادھر اُدھر بھٹک رہا ہوتا ہے لیکن رب العالمین پھر بھی مسلمانوں کی عبادت کو قبول کر لیتے ہیں اگر قبول نہ کرتے تو پھر انہیں عبادت کی توفیق دوبارہ کیوں ہوتی؟ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی توفیق اسی وقت ہوتی ہے جب پہلی نماز درجۂ قبولیت کو پہنچ گئی ہو۔ شریف دکاندار پھٹے پرانے نوٹوں کو بھی ازراہ شرافت قبول کر لیتے ہیں پھر وہ خدا جو شرافت کا خالق ہے وہ اپنے بندوں کی کھوٹی اور ٹوٹی پھوٹی عبادت کو کیوں قبول نہ کرتا ہوگا؟ اور ہمارا تمہارا کام عبادت کرنا ہے قبول کرنا نہ کرنا ان کا کام ہے۔ ہم اس خیال سے کیوں الجھے رہیں کہ ہماری عبادت ناقص ہے یا کامل؟ رہی تمہاری اس وہم کی بات جو تمہارے دل میں وساوس پیدا کرتا ہے اور تمہارے خیالات کو بھٹکاتا ہے تو اس سے نجات پانے کے لئے تم روزانہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ کچھ دنوں میں وساوس سے اور خیالات بد سے نجات مل جائے گی۔ پیشاب کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر تم خواہ مخواہ یہ محسوس کرو گی کہ پیشاب آرہا ہے تو پیشاب سچ مچ آنے لگے گا اس لئے پیشاب کے بارے میں سوچا نہ کرو کیونکہ ایک ہی نشست میں تم جتنی بار یہ سوچو گی کہ پیشاب آرہا ہے اتنی ہی بار تمہیں پیشاب کی حاجت محسوس ہوگی۔

ہمارے خیال میں شیطان تمہیں عبادت سے اور تلاوت قرآن وغیرہ سے روکتا ہے اور یہ تب ہی ہوتا ہے جب بندے پابندی کی عبادات بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوں۔ شیطان ہر کس وناکس کے دل ودماغ پر حملہ نہیں کرتا یہ وہیں حملہ کرتا ہے جہاں اسے کوئی نیکی محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں اگر تم زیادہ محسوس کرنا بند کر دو تو اس میں تمہاری عافیت ہے اور شیطان لعین کی شکست۔

ذاتی معلومات کے لئے

میرا نام محمد عرفان ہے۔ میرے والد کا نام محمد خلیل اور والدہ کا نام زیرالنساء ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۷-۱۲-۲۰ ہے۔ بیوی کا نام عائشہ اور

اس کی ماں کا نام خدیجہ ہے۔ اور عائشہ کے والد کا نام محمد مشتاق ہے۔ میں آپ کے رسالے کا باقاعدگی سے ۱۹۹۰ سے مطالعہ کرتا آرہا ہوں۔ آپ سے متعدد بار فون کے ذریعہ گفتگو بھی کی ہے اور الحمد للہ آپ کے مشوروں سے استفادہ بھی حاصل کیا ہے۔ میں اپنی اور اپنی بیوی کی ذاتی معلومات پوری تفصیل سے چاہتا ہوں۔ مجھے میری قسمت کا، دشمنی کا، ذاتی، روحانی، فائدہ اور نقصان پہنچانے والے اعداد، اسم اعظم اور میری شخصیت اور قسمت پر کونسا عدد اثر انداز ہوں گے۔ کونسے حروف مبارک اور اہم ہیں، اسماء حسنیٰ میں کونسا ورد مناسب ہوگا، میرا ستارہ اور برج وغیرہ معلوم کرائیں۔

(نوٹ) بالخصوص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسے نام کا ورد میرے لئے بہترین ہوگا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ جب کہ آپ کا دشمن ایک اور ۸ ہے اور آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۳، ۴، ۹ ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے۔ آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یاعَزِیزُ" ہے۔ ۹۴ مرتبہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھا کریں۔ آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ آپ کو انشاء اللہ پکھراج راس آئے گا۔ آپ کے لئے مبارک رنگ نیلا اور زرد ہے۔

آپ روزانہ عصر کے بعد "سیدنا حکیم صلی اللہ علیہ وسلم" ۸۷ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کی بیوی کا مفرد عدد ۸ ہے۔ اور آپ دونوں کے مفرد اعداد میں ٹکراؤ ہے اس لئے ازدواجی زندگی میں نشیب وفراز کا اندیشہ ہے۔ آپ ہر سال ۴ کلو باجرہ جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں اور آپ دونوں صبح شام ۱۳۱ مرتبہ "یاسَلامُ" کا ورد بھی کیا کریں۔ اس ورد کی برکت سے آپ دونوں اعداد کے ٹکراؤ اور اس ٹکراؤ کے منفی اثرات سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

سفلی عمل کا چکر

سوال از: پروین ———— بھیونڈی۔

میں نے اس رسالے کو کافی پڑھ رکھا ہے اور وقت ضرورت اس رسالے سے میں پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہوں لیکن میں اس رسالے میں پہلی بار لکھنے کی کوشش کر رہی ہوں اور مجھ کو نہایت آپ سے امید وابستہ ہے کہ آپ میرے مسئلے کو جاننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ قریبی شمارے میں شائع کریں گے۔

میری خالہ کا نام شاجہاں ہے۔ انہوں نے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی جس کا نام شاہد ہے بھساول میں کی۔ ان کی بیوی کا نام ہما انجم ہے جب سے وہ شادی کر کے میری خالہ کے گھر یعنی اپنی سسرال آئی اس نے ہر طرح سے اپنے سب سسرال والے کو بہت زیادہ ہی حیران و پریشان کر رکھا ہے۔ شاہد صرف اس کے بولنے پر چلتا ہے یہاں تک کہ وہ خود اپنے ماں باپ کو گھر سے نکلنے کے درپے ہے۔ اور شاہد سعودی میں ہی کام کرتا ہے وہ جب بھی سعودی سے آتا ہے تو اس کی بیوی روما انجم تمام قیمتی اشیاء جتنے زیورات، نقد روپیہ وغیرہ سمیٹ کر اپنے میکے میں لے جا کر اپنے گھر والوں کو دے آتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنے شوہر کے لئے بھی کچھ نہیں چھوڑتی۔

اب کی بار میرا بھائی جب واپس سعودی جانے لگا تو قرض لے کر گیا ہے اس عورت نے میرے خالہ خالو میں بہت جھگڑا کروایا پھر اس نے تو اپنے شوہر کو اپنے پورے گھر والے سے بہت جھگڑا کروائی حتیٰ کہ شاہد اپنے بہنوں کو جان سے مارنے کی ٹھان لی۔ میرے خالہ خالو کافی پریشان حال ہے جب سے شادی ہوئی ہے گھر میں ہر طرح کی فکر وتشویش ہے حتیٰ کہ میرے خالو کو دل کا آپریشن کرانا پڑا اور میری خالہ کی ایسی حالت ہوگئی ہے کہ وہ خود سے جلد اٹھ بیٹھ نہیں پاتی ایک ایک جوڑ میں درد رہتا ہے۔ انگلیاں تک حرکت نہیں کر پاتی ہے۔ خالہ خالو بہت روتے رہتے ہیں گھر کی حالت کو دیکھ کر حالانکہ گھر میں ہر طرح کی فراوانی ہے۔ اکلوتی بہو ہے سسر بھی اس کو بہت مانتے تھے پورا گھر بھی اس کے ہاتھ میں تھا معلوم نہیں کیا چاہتی ہے۔ اب وہ اپنے میکے میں پھر سے جھگڑا وغیرہ کر کے چلی گئی۔ ایک دن میری خالہ کو شک ہوا تو وہ اس کے گھر میں جا کر اس کی الماری میں دو طرفی ہے بڑی جس کی لمبائی چوڑائی بہت زیادہ تھی تکیہ رکھے ہوئے دیکھی، تکیہ کے اوپر غلاف کے نیچے والے غلاف میں جو سفید رنگ کا چڑھا ہوا تھا اس پر خون سے بنا ہوا پتلا بنا ہوا تھا اور دونوں تکیے میں پورے میں اوپر نیچے خون کا دھبہ لگا ہوا تھا وہ تکیہ وہ خود بھی لگاتی اور شاہد اپنے شوہر کو بھی لگانے کے لئے دیتی تھی وہ جب بھی اپنے میکہ میں جاتی ہے تو دونوں تکیہ کو الماری میں رکھ کر جاتی تھی اور اس کے زیورات کے خالی ڈبے میں چاندی کی گول اور لمبائی شپ میں ایک تعویذ ملی جس میں پورے گھر والوں کا نام الٹا لکھا ہوا تھا۔ شادی کے وقت سے وہ اپنے گلے میں پہنے ہوئے تھی اب اس کو زیورات کے ڈبے میں رکھ دیا ہے۔ دن بھر میں تین بار وہ نہاتی ہے اور کپڑے بدلتی ہے۔ اب شاہد کو سعودی گئے تین ماہ ہو چکے ہیں جب وہ تھا تو دو ماہ انتہائی پریشانی میں گزرے۔ جب وہ سعودی سے آیا تھا تو اس کی سالی روزانہ گرم

گرم کھیر بنا کر اور کھانے کے لئے اس کے پاس بھیج دیتی تھی جب شاہد چلا گیا وہ اس کی بیوی میکے چلی گئی تھی جب اس کے کمرے سے تکیہ تعویذ ملے تو جب اس کو فون کر کے پوچھا گیا تو وہ بولی میں کچھ نہیں کرتی ہوں مجھ پر الزام لگایا جارہا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ تم سب گھر دیکھ لینا تین دن کے اندر مرجاؤ گے بولتی ہے کہ اگر مجھ سے کچھ پوچھو گے تو سب لوگ مرجاؤ گے اور وہ اپنے میکے والوں کے ساتھ جس میں اس کی ماں بھی تھی سب کے ساتھ وہ میری خالہ خالو لوگ کو مارنے کے لئے آئی تھی۔ کافی بچاؤ کے بعد معاملہ ختم ہوا تھا۔ آپ سے نہایت عاجزی اور درخواست کرتی ہوں کہ آپ کوئی ایسا طریقہ وظیفہ ضرور بتلائیں تا کہ ان حالات سے نجات مل سکے۔ اگر آپ اس مسئلے کو اب کے رسالے میں جواب کے ساتھ شائع کریں تو میں آپ کی نہایت شکر گزار رہوں گی ۔ میں انتہائی شدت سے منتظر رہوں گی، اللہ آپ کو بلند درجہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب

جو کچھ آپ نے لکھا ہے اس کو پڑھ کر افسوس ہوا اور اندازہ ہوا کہ مسلم معاشرہ ابتری کی آخری حدوں کو پہنچ گیا ہے۔ ایک طرف اس امت کی بے کرداری اور اخلاقیات کا جھول خون کے آنسو رلاتا ہے اور ایک طرف یہ ازدواجی زندگی کی تباہ کاریاں اور یہ جادو ٹونے اور کرتی کرتوت کے چکر روح کو پراگندہ کرتے ہیں اور یہی حرکتیں دین اسلام کی رسوائی اور بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔ اکثر گھروں میں بہوؤں کے ساتھ ناروا سلوک کا سلسلہ جاری ہے۔ نندیں، دیورانیاں اور جٹھانیاں مختلف طریقوں سے بہو کا ناک میں دم رکھتی ہیں اور ساس سسر بھی قیامتیں ڈھاتے ہیں اور حضرت شوہران گھروں میں صم بکم عمی بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ بہت ہوشیار ہوتے ہیں اور ہوشیاری کے دعوے بھی کرتے ہیں لیکن اپنی بیوی کے معاملے میں بالکل احمق اور خبط الحواس ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن بعض گھروں میں اس کے برعکس حالات ہیں وہاں بہو ستم ڈھاتی رہی ہے اور اپنی سسرال والوں کا ناک میں دم کر رہی ہے۔ جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے ایسے گھروں میں لڑکیاں یہ سمجھتی ہیں کہ شوہر ہماری پراپرٹی ہے اور اس پراپرٹی پر صرف ہمارا اختیار ہے۔ اس پراپرٹی سے کسی بھی طرح کا فائدہ اٹھانے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔ چنانچہ جن لڑکیوں کی سوچ یہ ہوتی ہے وہ اپنے شوہر کی کمائی کو خود ہی ہڑپ لیتی ہیں اور اس کو یہ حق نہیں دیتیں کہ وہ اپنی کمائی کا حصہ اپنے والدین یا اپنے بہن بھائیوں پر خرچ کر سکے۔ اس طرح کی بہوئیں جہالت اور مفاد پرستی کا شکار ہوتی ہیں اور انہیں اپنے گھر سے غلط تربیت ملتی ہے اور اس غلط تربیت کی وجہ سے یہ عمر بھر خود بھی پریشان رہتی ہیں اور اپنی بے جا حرکات سے اپنی سسرال والوں کا بھی ناک میں دم رکھتی ہیں۔ ایسی لڑکیاں حقیقی خوشیوں سے ہمیشہ محروم رہتی ہیں۔ کیونکہ حقیقی خوشی ایک لڑکی کے لئے اسی میں ہے کہ اس کا مائکہ بھی اس سے خوش ہو اور اس کی سسرال والے بھی۔ اگر اس نے کسی طریقے سے سیاست سے، حسن تدبیر سے، چالاکی سے یا پھر جادو ٹونے سے اپنے شوہر کو اپنا غلام بنا بھی لیا تب بھی وہ دلی مسرتوں سے محروم رہے گی کیونکہ اپنے شوہر کو محض اپنا غلام بنا کر وہ اپنے شوہر کو اس کے ماں باپ سے بھی دور کردے گی اور اس کے ان بہن بھائیوں سے بھی جو ہزاروں طرح کی امیدیں اور توقعات اپنے بھائی سے وابستہ رکھتے ہیں جب ان کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور اپنے بھائی کے متعلق خواہشات اور مرادوں کا قتل عام ہوتا ہے تو ان کا دل دکھتا ہے، ان کی دل شکنی ہوتی ہے اور اس دل شکنی کی وجہ وہ بہو ہوتی ہے جو ہزاروں تمناؤں کے ساتھ دلہن بن کر اپنی سسرال میں آئی تھی، اور دل شکنی ایک دن رنگ لاتی ہے۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ یہی بہو یا تو شوہر کی نظروں سے گرجاتی ہے یا پھر کسی اور مشکل کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اسی دن میں تقریباً اپنی خطاؤں کی سزا انسان پاتا ہے اور اگر کسی وجہ سے بچ بھی جاتا ہے تو آخرت کی سزائیں اس کا انتظار کرتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ جن مسلمانوں کو سب سے زیادہ نظام قدرت پر یقین رکھنا چاہئے تھا وہ مسلمان خود نظام قدرت کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور وقت کی مار سے وہ بالکل غافل اور نابلد ہیں۔ ہم ایسے بہت سے گھرانوں سے واقف ہیں جہاں بہو پر کھلا ظلم ہوا اور کچھ ہی عرصے بعد اس گھر کی بیٹیاں جوتوں پٹیں۔ آج جو دوسرے کی بیٹی کو جلا رہا ہے یقین کرلیں ایک دن اس کی بیٹی بھی جلے گی اور وقت ان ماں باپ کو ضرور سزا دے گا جو دوسروں کی اولادوں کو نذر آتش کرتے ہیں اسی طرح اگر آج کوئی بہو اپنے شوہر کو اس کے ماں باپ اور اس کے بہن بھائیوں سے دور کرنے میں کامیاب ہوجائے گی تو اس کی زندگی میں یہ وقت ضرور آئے گا کہ اس کا بیٹا اسی طرح اس سے دور ہوگا جس طرح اس نے اپنے شوہر کو اس کے ماں باپ سے دور کیا۔

بے شک یہ دنیا دار العمل ہے، دار جزا نہیں ہے لیکن دنیا کے تجربات اور شواہدات یہ بتاتے ہیں کہ آخرت کی سزائیں تو اپنی جگہ ہیں اسی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ انسانوں کا حساب کرتے رہتے ہیں اور برائی کرنے والوں کو اسی دنیا میں بھی سزائیں ملتی ہیں اور برابر مل رہی ہیں لیکن کیا کریں جب

امت مسلمہ کی اکثریت پر جمود طاری ہوگیا ہے اور ان کے دل ودماغ بالکل بے حس ہوکر رہ گئے ہیں تو حقائق ان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں اور وہ دوسروں کو ستاتے ہوئے یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دن وہ خود بھی ستائے جائیں گے اور وقت ان کو ان کے گناہوں کی ضرور سزا دے گا۔

اصل میں خرابی یہ ہے کہ مسلمانوں کو سمجھانے والے زیادہ تر نماز روزے کی باتیں سمجھا رہے ہیں نتیجہ یہ ہورہا ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھر گئی ہیں اور عورتیں بھی نماز روزے اور وظائف وغیرہ کی پابند ہوگئی ہیں لیکن دین اسلام کی دوسری تعلیمات کا کوئی چرچا مسلم معاشرہ میں اس شدت کے ساتھ نہیں ہے اس لئے اکثر نمازیوں کا حال یہ ہے کہ وہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کے ساتھ دوسرے جرائم میں بری طرح ملوث ہیں۔ آج نمازیوں کے گھروں میں، بہوؤں کے ساتھ ناروا سلوک کا سلسلہ جاری ہے، وراثت میں کھلم کھلا بے ایمانی ہورہی ہے ایک دوسرے کے حقوق کھلے طور پر پامال ہورہے ہیں اور ہر طرح کے ظلم وستم اور قبیح قسم کے گناہوں کا سلسلہ ہر اس گھر میں موجود ہے جو گھر نماز روزے کا نہ صرف قائل بلکہ نماز روزے سے کبھی غافل ہونے کی غلطی نہیں کرتا۔ اس بارے میں ہمارے علماء نے بھی وہ کردار ادا نہیں کیا جو انہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر علماء اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا کرتے تو آج مسلم معاشرے کا حال یہ نہ ہوتا۔

آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ افسوسناک ہے یقیناً شاہ جہاں کے گھر میں جادوٹونے کی سفلی کارروائی بہت جچے تلے انداز سے ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے گھر کا ماحول گدلا ہوگیا ہے اور ان کا بیٹا بھی ان کے ہاتھوں سے تقریباً نکل گیا ہے۔ بیٹے کی واپسی ان کے وادئ دل میں بہت زیادہ آسان نہیں ہے اس کی آنکھوں سے پردے ہٹنے میں کچھ دیر لگے گی لیکن انشاءاللہ ایک دن وہ حقیقت شناس ہوکر اپنی ماں کے قدموں میں واپس آئے گا ورنہ عمر بھر پچھتائے گا۔

بیوی بھی اللہ کی بخشی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ کے کلام کے ذریعہ ایجاب وقبول ہوتا ہے پھر اسی ایجاب وقبول کے احترام میں ایک شریف انسان تمام عمر ایک عورت کو نباہتا ہے لیکن بیوی کتنی بھی اچھی ہو وہ اگر چھوڑ کر چلی جائے تو دوسری اچھی بیوی ملنے کے امکانات ہوتے ہیں لیکن اگر انسان ماں سے اور اس کی ممتا سے محروم ہوجائے تو دوسری ماں کا ملنا اس دنیا میں دشوار ہے۔ شاہجہاں کے بیٹے کو چاہئے کہ وہ اپنی آنکھیں کھولے اپنی بیوی کے جائز اور ضروری حقوق پورے کرے وہ اس کا فرض بھی ہے لیکن بیوی کی غلام گیری میں اپنے ماں باپ اپنے بہن بھائیوں کو بالکل ہی نظر انداز کردینا حماقت بھی ہے گناہ بھی ہے اور ظلم بھی ہے۔

شاہجہاں سے کہہ دیں کہ وہ روزانہ چودہ سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ" گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں اور اللہ سے دعا کریں کہ اللہ انہیں مصائب سے، مسائل سے اور جادوٹونے کے اثرات سے نجات عطا کرے۔ انشاءاللہ چند ماہ میں وہ اپنے گھر کے احوال میں تبدیلی محسوس کریں گی اور اللہ نے چاہا تو ان کا لخت جگر ان کا مطیع اور فرماں بردار ہوکر ان کے قدموں میں آئے گا۔ شاہجہاں سے ہماری درخواست یہ بھی ہے کہ بہو کی غلطیاں اپنی جگہ لیکن انہیں بہو کی غلطیوں کا جواب غلطیوں سے نہ دینا چاہئے اگر وہ اپنی خطاؤں کو محسوس کرلے اور اس کے اندر کوئی سدھار آجائے تو اس کو اپنے بیٹے کی خاطر اور اللہ کی خاطر معاف کردینا چاہئے، معاف کردینے میں بڑائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔

ہم دعا کریں گے کہ آپ کی خالہ کو اللہ سکون دے، بیٹے کی اور بہو کی محبت عطا کرے اور ان کے گھر کے صحن میں محبت اور اپنائیت کے پھول کھلائے۔ (آمین) لوح نصرت کا ہدیہ ۱۵ سو روپے ہے۔ پندرہ سو روپے منی آرڈر سے روانہ کریں، لوح نصرت روانہ کردی جائے گی۔

بسم اللہ کی حاضرات اور حاضراتِ دستگیری

سوال از: محمد ——— ممبئی۔

طلسماتی دنیا سے لاکھوں لوگ فیض حاصل کررہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو طاقت قوت صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

میرے ایک دوست عامل ہیں ان کی رہنمائی فرمایئے عین نوازش ہوگی۔ (۱) کیا بسم اللہ کی حاضرات بڑوں پر ممکن ہے اور بڑوں پر اگر چیک کے تو کوئی رجعت کا خطرہ تو نہیں۔

(۲) مولانا حاضرات دستگیری حاضرات نمبر: ۹۲ کا نقش شائع نہیں ہوا۔ مولانا اسے نزدیکی شمارے میں شائع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو بلند مقام عطا فرمائیں۔

جواب

بسم اللہ کی حاضرات بڑوں پر بھی کھل جاتی ہے اور اگر عامل نے بنیادی ریاضتوں پر محنت کی ہو اور وہ اس لائن میں قدم بہ قدم آگے بڑھا ہو یعنی اس نے ایک دم حاضرات کے میدان میں چھلانگ نہ لگادی ہو اور اس کا کوئی مخلص اور باکمال رہنما بھی ہو تو رجعت اور انقلاب عمل کی کوئی وجہ

نہیں رجعت عام طور پر جب ہوتی ہے جب عامل بالکل اناڑی ہو اور بنیادی ریاضتوں سے اس کا کوئی سروکار نہ رہا ہو ایسا شخص جب حاضرات کے لئے لنگوٹ کس لیتا ہے تو کبھی کبھی کامیاب بھی ہو جاتا ہے لیکن زیادہ تر امکانات ناکامی کے ہوتے ہیں کیونکہ روحانی عملیات کے اسباب کی تکمیل کئے بغیر کسی بھی شخص کی کامیابی محض ایک اتفاق ہے اور محض اللہ کا فضل و کرم ہے۔ ورنہ اس لائن میں کامیابی اس کو ملتی ہے جو اپنے روحانی سفر کی شروعات فطری طور پر کرے اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر منزل مقصود کی طرف چلے۔ حاضرات دستگیری کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۲	۴۹۶	۴۹۲	۴۸۹
۴۹۳	۴۸۸	۴۸۳	۴۹۵
۴۸۷	۴۹۰		۴۸۴
۴۹۷	۴۸۵	۴۸۶	۴۹۱

اس حاضرات کو کھولنے کے لئے عامل کو چاہئے کہ **ھفذ ابرار اللطیف** کو ایک سو ایک بار پڑھ کر معمول پر دم کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیں۔ تھوڑی ہی دیر میں حاضرات کھل جائے گی۔ معمول سے کہہ دیں کہ وہ اس خانہ پر نظر رکھے جس میں سیاہی بھری ہوئی ہے اور حاضرات کی سیاہی چنبیلی کے تیل سے کاجل کی طرح تیار کی جاتی ہے۔

وبائی مرض سے حفاظت کے لئے

سوال از: عبدالرحمٰن ــــــــــــ حیدرآباد۔

یہ خط یادداشت کے لئے لکھ رہا ہوں حضرت مولانا صاحب حیدرآباد اور دیگر شہروں میں وبائی بیماری کافی پھیلا ہوا ہے ہر انسان پریشان ہے ہر گھر میں کم از کم چار مریض بستر پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور غریب انسان تو دوا کے لئے بے چین ہے۔ کھانا، مکان کا کرایہ بھرے پھر یہ دوا کہاں سے کروا سکتا ہے آپ کی پیش گوئی صحیح نکلی اب میں ایک درخواست کرتا ہوں کہ اس بیماری کو دفع کرنے اور مریض کی راحت کے لئے رہنمائی فرمائے کہ شکریہ کا موقع دیں۔ غریب لاچار بیکس و مجبور کی دعائیں لیں۔

جواب

جب بھی کسی ملک یا کسی شہر یا بستی میں کوئی وبائی مرض پھیلے تو اس بستی کے لوگوں کو اپنے گھر میں یہ نقش لٹکا لینا چاہئے۔ اگر لٹکائیں تو کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکائیں ورنہ اس کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ اگر خدانخواستہ مرض گھر میں داخل ہو چکا ہو تو پھر ایک نقش لٹکا دیں یا فریم میں لگا دیں اور ایک نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر اس کو بوتل میں ڈال دیں اور بوتل میں پانی بھر دیں اور زمزم میسر ہو تو تھوڑا سا زمزم بھی بوتل میں ڈال دیں اور اس پانی کو صبح شام تمام گھر والوں کو خواہ وہ مرض میں مبتلا ہو یا نہ ہوں تین تین گھونٹ پلائیں۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی اور اگر مرض گھر میں داخل نہیں ہوا ہو تو محض نقش لٹکانے سے گھر کی اور گھر کے سب افراد کی حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۷۱	۹۳۵۹	۹۳۶۱	۹۳۶۶
۹۳۶۴	۹۳۶۵	۹۳۷۲	۹۳۵۸
۹۳۶۸	۹۳۶۳	۹۳۵۷	۹۳۶۹
۹۳۵۶	۹۳۷۰	۹۳۶۷	۹۳۶۲

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۴	۵	۱۰
۲	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

معذرت کے ساتھ

سوال از: خالد یونس لون ــــــــــــ کشمیر۔

نیاز مند کو ایک کتاب کی سخت ضرورت ہے۔ جس کا موضوع ہے ''جنات کو بوتل میں کیسے بند کیا جاتا ہے'' جنات کو کیسے تابع کیا جاتا ہے'' براہ کرم ان دو کتابوں میں سے ایک کتاب کو اس نام اور پتہ پر بھیجیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔ براہ کرم مجھے تھوڑی نصیحت بھی اسکے ساتھ بھیجیں اور ہدایات بھی۔

جواب

یوں تو جنات کو تابع کرنے کے روحانی طریقے اور جنات کو بوتل میں اتار کر قید کرنے کے طریقے ہم نے جنات نمبر میں شائع کئے تھے اور

ان طریقوں سے صاحب صلاحیت لوگوں نے فائدہ بھی اٹھایا ہے لیکن آپ کا انداز تحریر یہ بتاتا ہے کہ آپ اس لائن میں ابھی گھٹنوں بھی نہیں چلے ہیں پھر آپ جن کیسے تابع کر سکتے ہیں اور اس جن کو جو یقیناً آپ سے زیادہ طاقتور ہے اس کو کانچ کی بوتل میں کیسے اتار سکتے ہیں۔

آج کے دور میں اپنی زوجہ کو تابع کرنا آسان نہیں ہے جسے ہم روٹی کپڑا اور مکان بھی مہیا کرتے ہیں اور جس کے ہم الٹے سیدھے نخرے بھی برداشت کرتے ہیں اسی طرح ہزار قربانیوں کے باوجود آج کے دور میں ماں باپ اپنی اولاد کو اپنا تابع نہیں کر پا رہے ہیں پھر اس دور میں جنات کس طرح تابع ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ فالتو ہیں یا پھر اتنے شریف ہو گئے ہیں کہ کوئی شخص پھاندا لگا کر بیٹھے اور وہ آسانی سے اس پھاند میں آ کر خود ہی غلامی کا راستہ اختیار کر لیں۔

محترم! جنات کو تابع کرنا ناممکن نہیں ہے لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس کے بس میں آ جائیں اور بہت آسانی سے اپنی گردن غلامی کے لئے پیش کر دیں۔

اگر آپ کو جنات تابع کرنے سے دلچسپی ہے تو اس کے لئے کسی استاد کی نگرانی میں آپ روحانی سفر شروع کریں پھر ان ریاضتوں اور مشقتوں سے خود کو گزاریں جو اس لائن کی بنیاد ہیں۔ اس میں آپ کو کئی سال بھی لگ سکتے ہیں اور یقین کریں کہ جب آپ کسی انسان کو تابع کرنے کے اہل ہو جائیں گے اس وقت آپ یہ سمجھیں کہ آپ کسی جن کو بھی تابع کر سکتے ہیں۔

آج کے دور میں اپنا نوکر اور ملازم بھی غلام بن کر رہنا نہیں چاہتا پھر وہ جن جو یقیناً ہم سے زیادہ طاقت ور ہے اور جس کی صلاحیتیں ہم سے زیادہ ہیں وہ کیسے ہماری غلام گیری کے لئے تیار ہو جائے گا۔ ہاں کوئی جن اسی وقت ہمارا غلام بن سکتا ہے جب ہم اس سے زیادہ روحانی طاقت اپنے اندر پیدا کر لیں اور عمل کے زور پر اسے زنجیروں میں باندھ کر کھینچ لیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم نے ایک طویل مدت تک اپنی روحانی جدوجہد کو جاری رکھا ہو۔ ہماری صورت حال تو یہ ہے کہ اگر تنہائی میں جن آ جائے تو ہمیں چھٹی کا دودھ یاد آ جائے اور ہو سکتا ہے کہ ہم فرط خوف سے بے ہوش ہی ہو جائیں۔

آپ نے اپنے خط کے آخیر میں فرمایا ہے کہ ہم آپ کو کچھ نصیحت بھی کریں۔ اسی لئے یہ سطور لکھنے کی ہمت ہو گئی آگے آپ کی مرضی ہے۔

آسیب کا چکر

سوال از: عبدالنصیر ـــــــــــــــ حیدر آباد۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی عمر دراز کرے تا کہ آپ اسی طرح دینی خدمت انجام دے کر ثواب دارین حاصل کرے۔

میرا نام عبدالنصیر ہے، والدہ کا نام احمد بی، میری شریک حیات کا نام زاہدہ بیگم ہے، ان کی والدہ کا نام تاج النساء بیگم، نکاح میں میری شریک حیات کا نام سلمیٰ بیگم ہے۔

اس خط سے پہلے سلمیٰ بیگم جو آسیب کا شکار ہے اپنے بارے میں آپ کو تفصیلی خط لکھ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول پاکؐ کے بعد ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں کہ آپ نہایت ہی تسلی بخش جواب مئی ۲۰۰۶ء رسالہ طلسماتی دنیا میں دے چکے ہیں۔ سوال کا عنوان تھا" آسیبی حرکات سے پریشانی" آپ کے بتائے ہوئے تمام عملیات پر سلمیٰ بیگم نماز کی پابندی کے ساتھ عمل کر رہی ہے اللہ ہی جانے کیا بلا آئی ہے پھر بھی فرق نہیں ہو رہا ہے۔ ان کی تڑپ تکلیف دیکھی نہیں جا رہی ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں ہمارے لئے دعا کیجئے۔ اگر آپ مریضہ کا علاج کر سکتے ہیں تو ڈاک کے ذریعہ کریں تو مہربانی ہوگی۔ بلا سے نجات پانے کا کوئی تو حل ہوگا، کوئی تو طریقہ ہوگا۔ اللہ رسول پاکؐ کے بعد آپ سے امید رکھتے ہیں۔ آپ سے التجا ہے ہماری مدد کیجئے آپ کو ثواب عظیم ہوگا۔

جواب

آسیب سے مکمل نجات کے لئے کسی مقامی عامل سے رجوع کریں تو بہتر ہے۔ کیونکہ آسیب مریض کو دھوکہ دیتا ہے اور مریض یہ سمجھ کر کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں علاج سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر آسیب کی حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں اس لئے بہتر تو یہ ہے کہ آپ کسی مقامی عامل سے رجوع کریں جب تک رجوع نہ کر سکیں اس وقت تک ہماری پچھلی ہدایات پر عمل کرنے کے ساتھ یہ کر لیں کہ زیتون کے تیل پر سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ سورۂ قریش ۴۰ مرتبہ اور چالیس چالیس مرتبہ آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کر لیں اور رات کو سوتے وقت یہ تیل مریضہ کے سر میں لگایا کریں۔ انشاء اللہ اس سے فائدہ ہوگا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین مریضہ کو مکمل صحت عطا کرے اور آسیبی حرکات سے کلی طور پر نجات عطا کرے آمین۔

سادہ لوحی کی باتیں

سوال از: شرف الحق ———— برہانپور۔

ہم لوگ انشاء اللہ چاند دیکھ کر ۲۱ دن تک وارزقنا فانک خیر الرازقین پڑھنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم اور ہ جی، یوجی، لیبنی درد کے لئے بھی پڑھنے کی اجازت چاہتے ہیں کیونکہ بغیر اجازت کے ہم نے پڑھا کچھ دیر ہی فائدہ دیتا ہے۔ ۲۱ روپے کی کتابیں جو سرخ وہابیوں کو دینی ہیں تو کیا ہم انہیں ان کی مسجد میں رکھ سکتے ہیں۔ اور بھی چھوٹے چھوٹے کاموں میں آپ ہمیں اجازت دیدیں۔ کان کے درد کے لئے یَاسَمِیعُ کی اجازت درکار ہے۔

کتے کی کاٹے کے لئے بھی اجازت چاہئے۔ چوری گیا مال کے لئے بھی اجازت کی ضرورت ہے۔ جناتوں کے لئے گوشت صبح لانا ضروری ہے یا شام کو بھی لا سکتے ہیں۔ گوشت بڑے کا ہو یا بکرے کا۔ جس سے جنات دیکھنے کو ملیں۔ ہمارے یہاں جناتوں کی ایک مسجد ہے۔ مشہور ہے کہ وہاں جنات آتے ہیں، ویران جگہ ہے کیا ہم مسجد میں گوشت رکھ کر ان کا انتظار کریں۔

آج کے دور میں کسی کے پاس ہمزاد، جنات کی تسخیر کیا ہوا نہیں لگتا اگر کسی کے پاس مسخر ہوتا تو وہ اسامہ بن لادن کی مدد کو ضرور بھیجتا اور انشاء اللہ مسلمانوں کی فتح ہوتی۔

جواب

آپ نے اپنے خط میں جن عملیات کی اجازت طلب کی ہے ان کی ہم اجازت تہہ دل سے دیتے ہیں اور یہ دعا بھی آپ کے لئے کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ آپ کو ان عملیات میں کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ کی خدمات سے اللہ کے بندے مستفیض ہوں۔ لیکن چند باتیں جو آپ کے خط میں مذکور ہیں وہ ہمارے پلے نہیں پڑیں۔ مثلاً ۲۱ روپے کی کتابیں آپ نے سرخ وہابیوں کو دینے کے لئے کہا ہے، سرخ وہابیوں سے کون لوگ مراد ہیں اللہ ہی جانے عرف عام میں وہابی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہوں اور یہ پیروکار زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں عرف عام میں غیر مقلد کہا جاتا ہے۔ جب عبدالوہاب نجدی نے جنت البقیع اور جنت معلیٰ میں بلڈوزر چلایا تھا اور صحابہ کرام اور صحابیات کی قبروں پر پھاوڑے بجائے تھے اس وقت غیر مقلدین کا گروہ بہت خوش ہوا تھا۔ اس لئے اس گروہ کو وہابی کہا جاتا ہے اور وہابی بعض دیوبندی حضرات کو بھی مانا جاتا ہے جب کہ غیر مقلد اور دیوبندی میں زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن کچھ کم علم لوگ دیوبندی حضرات کو بھی وہابی گردانتے ہیں لیکن یہ سرخ وہابی کون سے ہوتے ہیں اور جب کچھ سرخ ہوتے ہیں تو کچھ زرد اور کچھ کالے پیلے بھی ضرور ہوتے ہوں گے تو وہ کیسے وہابی ہوتے ہیں ہمیں اس کا علم نہیں۔

ویسے ہماری رائے یہ ہے کہ جب آپ نے عملیات کی عظیم الشان لائن میں قدم رکھا ہے تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے اپنا پیچھا چھڑایئے جو انسان کی کم ظرفی اور تنگ دامانی کو ظاہر کرتی ہیں ایک عامل کو اللہ کے سب بندوں کی قدر کرنی چاہئے وہ ہندو ہوں یا مسلمان وہ سکھ ہوں یا عیسائی وہ دیوبندی ہوں یا بریلوی وہ مقلد ہوں یا غیر مقلد۔ خیرات اور نذر و نیاز میں بھی مسلک اور مشرب کی باتیں کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم تنگ دامن بھی ہیں اور تنگ نظر بھی۔ جہاں تک جنات کے لئے گوشت رکھنے کی بات ہے تو اس کے لئے کسی مخصوص مسجد کی ضرورت نہیں، جنات تقریباً ہر مسجد میں ہوتے ہیں اور ہر مسجد میں یا پھر کسی ویرانے میں گوشت رکھا جا سکتا ہے۔ گوشت رکھ کر جنات کا انتظار کرنا بھی غلط ہے۔ اول تو جنات کسی انسان کی موجودگی میں حاضر نہیں ہوں گے اور اگر حاضر ہو بھی گئے تو انہیں دیکھ کر انسانوں کی روما لیاں تر ہو جائیں گی۔ کس انسان میں یہ جرأت ہے کہ وہ جنات کو دیکھ کر ٹھیک ٹھاک کھڑا رہ جائے۔ اس کا پیشاب پخانہ یقیناً خطا ہو جائے گا۔ جنات کے روبرو جانے کی وہی شخص ہمت کر سکتا ہے جو پہلے ہی جنات کا عامل ہو اور جسے اللہ پر مکمل بھروسہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ذات پر آخری حد تک اعتبار ہو۔ عامل جب سچ مچ کا عامل ہو جاتا ہے تو وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا لیکن جب تک وہ اپنے روحانی فن میں مکمل دسترس حاصل نہیں کر لیتا اس وقت تک وہ کسی بھی جگہ خوف زدہ بھی ہو سکتا ہے اور راہ فرار بھی اختیار کر سکتا ہے۔ یہ بحث بھی فضول ہی ہے کہ جنات کے لئے کونسا گوشت رکھیں بڑے کا یا چھوٹے کا، مرغا یا مچھلی۔ اس طرح کی باتوں میں الجھنے سے کیا فائدہ۔ جب کسی کتاب میں ان باتوں کی کوئی تشریح نہیں ہے تو اس سوالوں میں الجھنے سے صرف اپنا نقصان ہے۔ عقل یہ کہتی ہے کہ جنات کو بڑے ہی کا گوشت مرغوب ہوگا نہ کہ مرغ اور بکرا۔ تاہم جو کچھ بھی ہو قربانی دینے والے کو اپنی بساط پر نظر رکھنی چاہئے اور خواہ مخواہ کے سوالات سے اپنا بوجھ نہیں بڑھانا چاہئے۔ یہ بات بھی عجیب سی ہے کہ جب جنات کے لئے گوشت لائیں تو صبح کو لائیں یا شام کو، اس دنیا میں شام کو جانور کہاں کٹتے ہیں زیادہ تر قصاب لوگ صبح ہی کو جانور کاٹتے ہیں پھر صبح شام کی قید سے کیا فائدہ۔ قصائی کی دکان پر جو گوشت لٹکا رہتا

ہے وہ بھی صبح ہی کو کٹتا ہے اگر اس کو ہم لاکر اپنے گھر میں رکھ لیں گے تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ یہ بات سادہ لوحی کی قبیل سے ہے کہ آپ کو یقین نہیں ہے کہ عاملوں کے پاس جنات یا ہمزاد وغیرہ نہیں ہیں اگر ہوتے تو اسامہ بن لادن کی مدد ضرور کرتے اور مسلمانوں کی فتح ضرور ہوتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اسامہ بن لادن کی تحریک کو دین اسلام کی تحریک نہیں سمجھتی۔ لیکن اگر ہم یہ مان بھی لیں کہ اسامہ بن لادن کی تحریک صوفی صد دین اسلام کی تحریک ہے تو پھر بھی ہمیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اسامہ بن لادن کتنے نیک اور پارسا ہوں وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے زیادہ پرہیز گار اور خدا ترس نہیں ہو سکتے۔ جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست سے دو چار ہونا پڑا تھا جب کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جنات کا ایک گروہ اس وقت بھی ایمان لا چکا تھا۔ شاید آپ کو یہ خبر نہیں کہ جنات میں سارے کے سارے مسلمان نہیں ہیں۔ جنات کی اکثریت آج بھی کفار ومشرکین پر مشتمل ہے۔ یہ جو جنات انسانوں کو ستاتے ہیں یہ زیادہ تر ایمان وتقوے کی دولت سے محروم ہوتے ہیں۔ ذرا سوچیں اگر جنات کی کوئی جماعت اسامہ بن لادن کی مدد شروع کردے گی تو وہ جنات جو مسلمان نہیں ہیں وہ کیوں یہ مدد ہونے دیں گے وہ بھی اپنے گروہ کے ساتھ میدان میں کود پڑیں گے اور بش کی فوج کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو جنات کی فوج کا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ نظام فطرت یہ ہے کہ انسانوں کی انسانوں کے ساتھ ہو اور جنات کی جنات کے ساتھ۔ البتہ ذاتی طور پر اور انفرادی حیثیت سے جنات انسانوں کی مدد کرتے ہیں اور مشاہدات سے یہ ثابت ہے۔ ہمارا اپنا یقین یہ ہے کہ اب اسامہ بن لادن اس دنیا میں نہیں ہیں اور جارج بش اسامہ بن لادن کا پروپیگنڈہ کرکے ساری دنیا کا جم کر بے وقوف بنا رہے ہیں اور اسامہ کی آڑ لے کر خود دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی نادانی یہ ہے کہ وہ خیالی پلاؤ کھا کر بہت دیر تک خوش رہتے ہیں اور اس خیالی پلاؤ کو باقاعدہ ہضم بھی کر لیتے ہیں۔

اسامہ بن لادن کی جو تحریک تھی اگر وہ دین اسلام سے جڑی ہوئی تھی تو پھر راہ فرار اختیار کرنا یا کسی جگہ چھپ کر بیٹھ جانا بھیانک جرم ہے۔ مجاہد یا تو فتح پاتا ہے یا پھر وہ شہید ہو جاتا ہے، کوئی بھی مجاہد اور نمازی راہ فرار اختیار نہیں کرتا نہ ادھر اُدھر چھپتا پھرتا ہے۔ اگر ہم اسامہ بن لادن کو حق پر سمجھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے اللہ سے جا ملے۔ اسامہ کے بارے میں یہ سمجھنا کہ وہ ابھی تک زندہ ہیں اور چوروں اور مجرموں کی طرح چھپ رہے ہیں بہت بڑی نادانی ہے اور اسامہ بن لادن کی توہین ہے۔

آپ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی بھی جنگ میں ہار جانا مر جانا اور مغلوب ہو جانا جرم نہیں ہے۔ اگر ہار جرم ہوا کرتی تو کئی غزوات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شکست سے دو چار ہونا پڑا۔ لڑائی اصولوں کی ہوتی ہے انسان محاذ پر کبھی کبھی ناکام ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ اپنے اچھے نظریات سے منحرف نہیں ہوا تو وہ ہار کر بھی جیت جاتا ہے اور فریق ثانی جیت کر بھی ہار جاتا ہے۔ میدان کربلا میں سیدنا امام حسینؓ کو شکست ہوئی تھی اور یزید کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے اس کے بعد اہل بیت ہمیشہ کے لئے اقتدار سے محروم ہو گئے اور یزید کا خاندان تخت وتاج کا مالک بن گیا لیکن اسلام کی تاریخ گواہ ہے آج چودہ سو برس گزرنے کے بعد بھی حسین حسینؓ ہیں اور یزید یزید۔ حسین ہار کر بھی امت مسلمہ کے محبوب رہے اور یزید جیتنے کے بعد لعنت وپھٹکار کا شکار رہا۔ اگر اسامہ بن لادن کی لڑائی حق کی لڑائی تھی تو وہ ہار کر بھی اللہ کی نظروں میں سرخ رو ہوں گے اور اگر ان کا مقصد کچھ اور تھا تو مسلمان خواہ انہیں کچھ بھی سمجھیں اللہ کی بارگاہ میں انہیں کچھ ملنے والا نہیں۔ ایک بات یاد رکھیں ایک مسلمان کی اصل نظر کسی جماعت کسی فرقہ یا کسی شخص واحد پر ٹکی نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ہر حال میں صرف اور صرف دین اسلام کے فروغ کی بات کرے۔ اسامہ بن لادن کی تحریک سے دین اسلام کو اور مسلمانوں کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا ہے۔ آج دنیا بھر میں دین اسلام کی اور مسلمان کی شبیہ خراب ہو کر رہ گئی ہے۔ جو اسلام محبت اور خدمت سے پھیلا تھا اس کے بارے میں یہ بات پھیل گئی ہے کہ اسلام تلوار سے جنگ وجدل سے اور زور زبردستی سے پھیلا۔ اس کے ساتھ ساتھ جس اسلام میں خودکشی مطلقاً حرام ہو وہ اسلام کسی بھی نمازی یا مجاہد کو اس بات کی اجازت کب دیتا ہے کہ اپنے جسم سے بم باندھ کر دس اسلام مخالفین کو مار دو اور خود بھی مر جاؤ۔ ایسی موت شہادت نہیں ہے یہ محض خودکشی ہے اور اسلام میں خودکشی خواہ کسی بھی اچھے مقصد کے لئے ہو مطلقاً حرام ہے۔ اسلام گوریلے جنگ کا قائل نہیں ہے وہ اس بات کا قائل ہے کہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جب بھی محاذ آرائی ہو آمنے سامنے کی ہو۔ کسی کو دھوکے سے مارنا یا ایک قصوروار کے ساتھ دس بے قصوروں کو موت کے گھاٹ اُتار دینا اسلام میں جائز نہیں ہے۔

برائے مہربانی اپنی سوچ بدلیں۔ جذبات میں بہہ کر ایسی باتیں کرنا

جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بش اور ان کے ہمنوا جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے۔ ہمارا آج بھی دعویٰ یہ ہے کہ اسلام صرف محبت سے پھیلا ہے اور اسلام نے کسی کی ناحق جان لینے کی زبردست مخالفت کی ہے۔ اور یہ بات تو سوفی صد مسلم ہے کہ اسامہ بن لادن کی پشت پر امریکہ تھا اور امریکہ اپنے حریف روس کے ٹکڑے کرنا چاہتا تھا اس نے اپنی بندوق اسامہ بن لادن کی گردن پر رکھ دی اس طرح بظاہر افغانستان اور روس میں اسامہ کامیاب ہوئے لیکن در حقیقت امریکہ کامیاب ہوا۔ اور جب دوسری جنگ شروع ہوئی اس وقت اسامہ بن لادن کی بندوق اپنے کندھوں پر تھی اور امریکہ جیسی طاقتیں اسامہ کی مخالف تھیں۔ اس لئے ہار جانا یقینی تھا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اسامہ کو آڑ بنا کر امریکہ نے اور سامراجی تمام طاقتوں نے دین اسلام کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش کی ہے اور داڑھیوں اور کرتوں کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کردی ہے اور اس میں اسلام کی بدنامی بھی ہے کیونکہ زیادہ تر داڑھی والے اور کرتے والے لوگ وہی ہوتے ہیں جو اسلام کو پسند کرتے ہیں اور اسلام سے باقاعدہ جڑے ہوئے ہیں اگر اسلام کا محافظ اللہ نہ ہوتا تو اسلام تو کبھی کا مٹ جاتا لیکن اسلام اس لئے نہیں مٹ سکتا کہ اس کا محافظ کوئی انسان نہیں، کوئی گروہ نہیں، کوئی مدرسہ نہیں بلکہ اس کا اصل محافظ اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ دیکھ لیجئے جوں جوں بش جیسے لوگوں کی تحریک پوری دنیا میں پھیل رہی ہے ووں ووں ہزاروں لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ اسلام ایک فطری مذہب ہے اس کے چراغ کو آندھیوں سے بجھا دینا آسان نہیں ہے اور مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی بھی گروہ سے الجھتے ہوئے اگر ہم نے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر انداز کردیا اور محض ہم جذبات کے سیلاب میں بہہ گئے تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ بے شک اپنے دفاع کے لئے ہمارے ایک ہاتھ میں تلوار بھی رہنی چاہئے۔ لیکن دوسرے ہاتھوں میں پھول بھی ہونا چاہئے اور ہونٹوں پر دعائیں بھی، تب ہم کامیاب ہوسکتے ہیں۔ محض شیخ چلیوں کی طرح زندگی گزارنا اور خوش فہمیوں کی وادیوں میں خیالی کبڈیاں کھیلنے سے ہم سرخرو نہیں ہوسکتے اور کسی فرقہ واریت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

عاملین کے لئے لمحہ فکریہ

سوال از: محمد جمیل انصاری ——— الٰہ آباد۔

محترم ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ آپ کی عمر لمبی کرے اور آپ بے بس اور مجبور لوگوں کی مدد کرتے رہیں۔ اس خط سے پہلے میں آپ کو دو خط ارسال کرچکا ہوں وہ مئی ۲۰۰۶ء اور ۲۶/جون ۲۰۰۶ء کو۔ معلوم ہو کہ ہر خط رجسٹری بھیجتا ہوں اور جوابی لفافہ بھی رکھتا ہوں باوجود اس کے جواب نہیں ملا۔ آپ سے دو مرتبہ ۱۲/اپریل ۲۰۰۶ء کو پھر ۱۰/مئی ۲۰۰۶ء کو آپ کے روحانی مرکز دیوبند میں مل چکا ہوں۔ دو ماہ آپ کا علاج جاری رہا مگر ایک پیسہ فائدہ نہ ملا بلکہ قرض، مرض اور تجارتی ناکامی کا اندھیرا بڑھتا گیا۔ ۵/جون ۲۰۰۶ء کو آپ سے فون پر رابطہ ہوا تو آپ نے مختصر حال سنا اور میرا پورا پتہ نوٹ کیا اور فرمایا کہ نقوش بذریعہ ڈاک بھیج دیں گے۔ آج ۲۹/جون ہے آپ سے رابطہ ہوئے ۲۵واں دن ہے مگر آپ کا بھیجا ہوا کوئی تعویذ بذریعہ ڈاک ہمیں نہ ملا۔ جولائی ماہ کی طلسماتی دنیا رجسٹرڈ ڈاک سے ملی۔ ڈاک ملتے ہی مجھے خوشی ہوئی کہ شاید شمارہ کے ساتھ نقوش بھی ہوں مگر شمارہ کے ساتھ کوئی نقوش نہ ملے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ نے ہمیں تعویذات ضرور ارسال کئے ہیں مگر تعویذوں کا لفافہ پہلے کی طرح اس بار بھی انہیں شرارتی جنوں نے راستے میں ہی غائب کردیے۔ محترم جنوں کا یہ گروہ جنہیں میرے کسی دشمن نے میری مکمل تباہی و بربادی کے لئے لگایا ہے۔ عالموں و قابل عاملوں کے دل و دماغ پر بھی قابض ہوجاتے ہیں جو کہ مجھے تباہی سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ محترم میں معذرت کے ساتھ آپ سے گزارش کررہا ہوں کہ آپ نے اپنی کئی تحریروں میں فرمایا ہے کہ آپ کا ۳۹ سالہ جدوجہد کا تجربہ ہے کہ ہر چیز کا علاج ہوتا ہے سوائے شومئی قسمت کے۔ اب آپ ہمیں واضح کرنے کی مہربانی فرمائیں کہ آپ کا بیش قیمتی طویل تجربہ اس بدنصیب کو قرض، مرض اور تجارتی ناکامی کے اندھیروں سے نکالنے میں بے بس نظر کیوں آرہا ہے۔ آپ نے پہلی ملاقات میں فرمایا تھا کہ میرے مکان میں جنوں کے اثرات ہیں اور مجھے تباہ کرنے کے لئے سحر بھی کیا گیا ہے کیا یہ سب بھی شومئی قسمت ہے۔ اگر یہ شومئی قسمت کا نتیجہ نہیں تو بندہ آپ جیسی عظیم ہستی سے ملنے کے بعد بھی کیوں سحر سفلی اور جنوں کے ذریعہ پھیلائے تباہی کے اندھیروں سے نجات کیوں نہیں پارہا ہے۔

محترم ہر ماہ طلسماتی دنیا میں آپ کا ادارہ "لوح نصرت" کے اشتہار میں "لوح نصرت" کو انسانوں کے لئے "عظیم نعمت" سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کئی ایسی خوبیاں مشتہر کی جاتی ہیں کہ کوئی بھی مصیبت کا مارا اسے حقیقت میں اپنے لئے عظیم نعمت سمجھنے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ آج اسی دن سے "لوح نصرت" میرے گھر میں ہے لیکن انتہائی افسوس کی بات

ہے کہ اس عظیم نعمت کے ساتھ میرے گھر میں تباہی، ناکامی، قرض اور مرض کا شجر بھی خوب ہرا بھرا ہو رہا ہے۔ برسوں سے میرا جسم امراض کا گھر بنا ہوا ہے۔ کئی ماہ سے میرا موجودہ حال یہ ہے کہ میرے جسم میں اندر سے بخار رہتا ہے، پورے جسم میں شدید درد اور چبھن رہتی ہے جس کی وجہ سے میری تمام سماجی و کاروباری سرگرمیاں ٹھپ ہوگئی ہیں کسی بھی ڈاکٹر کا علاج کام نہیں کر رہا ہے، مکان کے سلسلے میں جو بھی زر بیانہ رقم آئی سب خرچ ہو چکی ہے۔ کاروبار میں کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے کیا سوچنے کا موضوع نہیں کہ آپ کے ادارہ کی عظیم نعمت اور مذکورہ حالات ایک ساتھ کیسے؟ جس گھر میں چار برسوں سے بلاناغہ قرآن کریم کی تلاوت، بلاناغہ سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت، اکثر سورۂ رحمٰن اور سورۂ مزمل شریف کی تلاوت، روزانہ بے شمار مرتبہ درود پاک کا ورد، اکثر خصوصی دعاؤں کا انعقاد اور سونے پر سہاگہ "لوح نصرت" کی عظیم نعمت، پھر کیوں میرے گھر میں خیر و برکت، صحت و عافیت، سکون کا نام و نشان نہیں؟ آپ چالیس برسوں سے بے بس انسانوں کی روحانی مدد کر رہے ہیں۔ کیا آپ جیسے عظیم خدمت گار، عظیم عالم اور عامل کے لئے مذکورہ حالات لمحہ فکریہ نہیں؟ کیا آپ جیسے انسانیت دوست، بزرگ اور قابل انسان کے لئے مذکورہ حالات ایک چیلنج نہیں؟ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ ہمارے حالات، سوالات پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی مہربانی کریں گے۔ یہ فقط میرا مسئلہ نہیں ہے بے شمار افراد سحر سفلی کے شکار ہو کر تباہ ہو رہے ہیں۔ اگر آپ نے مجھے تباہی اور ناکامی کے اس اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھادی تو یہ مجھ پر نہیں پوری انسانیت پر عظیم احسان ہوگا۔ خط لکھنے میں اگر کوئی خطا ہوگئی ہو تو اسے معاف فرمائیں۔ مجھ پر بڑا احسان ہوگا۔

جواب

عاملین کے لئے لمحہ فکریہ۔ آپ کا دیا ہوا عنوان ہے جسے ہم نے جوں کا توں نقل کر دیا ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی فرد یا مختلف افراد کے ذاتی حالات جو حد سے زیادہ تشویشناک ہوں نہ روحانی عملیات کے لئے لمحہ فکریہ ہیں اور نہ عاملین کے لئے۔ کیونکہ دنیا بھر کے تمام صحیح العقیدہ عاملین کی سوچ یہ ہے کہ انسان کسی بھی مرض یا مریض کے لئے کتنی بھی ذمہ داریاں پوری کرلے ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ کسی انسان کو کسی مرض سے نجات دینا اور کسی انسان کو کسی قرض سے چھٹکارا دلانا صرف اور صرف حق تعالیٰ کا کام ہے۔ دوا، دعا اور تعویذات محض ایک سبب اور ایک وسیلہ ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ جو مرضی مالک کی ہے وہی سب سے بہتر اور اعلیٰ ہے اور اس کی مرضی کے سامنے اس کے پیدا کردہ اسباب و علل کی کوئی حیثیت نہیں۔

بے شک میں تقریباً چالیس سال سے روحانی خدمت میں لگا ہوا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے مختلف مسائل میں حیرتناک کامیابی ملتی ہے لیکن میں ہزاروں اور لاکھوں اچھے دل لگتے نتائج کے بعد اس بات کا قائل ہوں کہ فن کی اہمیت اپنی جگہ، ایمانداری سے نقوش تیار کرنے کی بات اپنی جگہ، صحیح ساعت میں صحیح طریقے، صحیح فارمولے کے ساتھ کوئی بھی عمل کرنے کی بات اپنی جگہ لیکن ہوتا اس دنیا میں وہی ہے جو رب چاہے۔ رب کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ پھول کھلتے ہیں نہ بارشیں برستی ہیں اور نہ کھیت پروان چڑھتے ہیں۔ ہر صاحب عقیدہ انسان اس بات سے واقف ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوشش اپنی جگہ لیکن ہوتا تو وہی ہے جو اللہ چاہے اور ہر بندے کو تمام تر جدوجہد اور تمام تر خواہشات کے بعد اللہ کے ہر فیصلے پر راضی برضا رہنا چاہئے۔ جب ہمارے کسی مریض کو ہمارے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا تو ہمیں کوئی مایوسی نہیں ہوتی۔ ہم یہ سوچ کر صبر کرلیتے ہیں کہ ابھی اللہ کی مرضی نہیں ہے۔ اس کے بعد اسی مریض کا علاج ہم دل و جان سے اور اپنے رب پر بھروسہ کرکے پھر شروع کرتے ہیں اور پھر اللہ کی طرف سے پیش آنے والے نتیجے پر شاکر و صابر رہتے ہیں کیونکہ صبر و شکر کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ عملیات کی بات چھوڑیئے جسمانی علاج کے لئے اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہوسپٹل موجود ہیں اور ان ہوسپٹلوں سے روزانہ ہزاروں لاشیں نکلتی ہیں اس کے باوجود نہ ڈاکٹروں کے خلاف کوئی واویلا ہوتا ہے اور نہ دواؤں سے بھروسہ ختم ہوتا ہے اور روحانی عملیات کی ناکامی پر لوگ اتنی جلدی کیوں مایوس ہو جاتے ہیں یہ بھی تو صرف ایک طریقہ علاج ہی ہے، یہ بھی کوئی خدائی دعویٰ نہیں ہے۔ اس علاج میں بھی کامیابی اور ناکامی دونوں طرح کے پہلو موجود ہیں۔ مثلاً جس "لوح نصرت" کا آپ نے ذکر کیا ہے اس "لوح نصرت" سے سیکڑوں لوگوں کو زبردست فائدہ ہوا ہے، سیکڑوں لوگوں کے وارے کے نیارے ہوگئے ہیں اور ایسا بھی ہوا کہ کچھ لوگوں کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ بالکل ہی فائدہ نہ ہوا ہو۔ جیسا کہ آپ بتا رہے ہیں لیکن فائدہ کم نہ ہونا اور بالکل نہ ہونا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اب اس لائن سے کوئی فائدہ پہنچنے والا نہیں ہے بلکہ جس طرح بعض مرتبہ بعض دوائیں بعض لوگوں کو فائدہ نہیں کرتیں اور کچھ دنوں کے بعد وہی دوائیں ان لوگوں کو فائدہ پہنچانے لگتی ہیں۔ اسی طرح بعض روحانی فارمولے کسی بنا پر

کسی شخص کو فائدہ نہیں پہنچاتے لیکن یہی روحانی فارمولے کچھ عرصے کے بعد اسی شخص کو فائدہ پہنچانے لگتے ہیں۔ کیونکہ ایام بدل جانے، اوقات بدل جانے سے فرق پڑجاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی قسمت ہر زمانہ میں ایک جیسی نہیں رہتی۔ تقدیر کا موسم بھی عام موسم کی طرح بدلتا رہتا ہے۔ کبھی بہاریں آتی ہیں کبھی خزائیں آتی ہیں کبھی خوشیوں کے پھول کھلتے ہیں اور کبھی غموں کی دھوپ گھر کے آنگن میں بکھرتی ہے۔ انسان کی تقدیر کے ستارے کبھی عروج پر ہوتے ہیں، کبھی زوال پذیر ہوتے ہیں کبھی وہ راہ استقامت پر ہوتے ہیں اور کبھی راہ رجعت پر۔ جب انسان کے ستارے حالت استقامت پر ہوتے ہیں تو انہیں زہر بھی زندگی عطا کردیتا ہے اور جب ستارے حالت رجعت میں ہوتے ہیں تو تریاق سے بھی زندگی نہیں ملتی۔ ہوسکتا ہے کہ آنے والے کل میں آپ کے ستارے عروج پر آجائیں اور آپ کے لئے ہر وہ چیز کارگر ہوجائے جو ان دنوں کارگر نہیں۔

یہاں آپ کے ذہن میں ایک اعتراض پیدا ہوسکتا ہے کہ جب سارا کھیل ہی ستاروں کا ہے تو پھر انسان کو کوشش کرنے سے یا علاج کرانے سے کیا فائدہ ہے تو اس کا سیدھا سادا جواب یہ ہے کہ اسباب وعلل کی اس دنیا میں اللہ نے اپنے بندوں کو اسباب کا پابند کیا ہے۔ جو لوگ اسباب کو ترک کرکے معطل ہوکر بیٹھ جاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ جو ہونا ہوگا وہ ہوجائے گا کوشش کرنے سے کیا فائدہ، تو وہ نبیوں، رسولوں اور ولیوں کی اس سنت کو ترک کردیتے ہیں جو انہوں نے مختلف امور میں اسباب اختیار کرکے انجام دی تھی۔

غزوات میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ دعائیں اپنی جگہ اور اللہ کا فیصلہ اپنی جگہ لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار ومشرکین پر فتح پانے کے لئے بہ نفس نفیس جہاد میں شریک رہے۔ کیا آپ نہیں جانتے تھے اس دنیا میں وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے تو کیا آپ کا جہاد میں شریک ہونا اس بات کی علامت تھا کہ آپ اللہ کے فیصلوں پر راضی برضا نہیں۔ نہیں ہرگز نہیں آپ اللہ کے ہر فیصلے پر راضی تھے لیکن آپ نے اسباب کو اس لئے اختیار کیا کہ اللہ اسباب اختیار کرنے کو پسند کرتا ہے۔ اسباب کو اختیار کرکے اللہ پر بھروسہ کرنا ہی بندگی کی معراج ہے۔ بعض عارفین ترک دعا کے قائل تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ ہم اللہ سے کیوں مانگیں اللہ اپنی خوشی اور مرضی سے جو کچھ بھی عطا کرے بس ہم اس پر قناعت کریں گے لیکن بعض عارفین کا نظریہ یہ تھا کہ ہمیں اللہ سے مانگنا چاہئے اس کے بعد اللہ دے نہ دے اس پر ہمیں شاکر وصابر رہنا چاہئے۔

علاج کرنا نبیوں کی سنت ہے۔ علاج کے بعد مرض گھٹے یا بڑھے بندے کو راضی رہنا چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ کو جیسا منظور ہے وہ سامنے آیا ہے اور ہم اللہ کی مرضی میں خوش ہیں۔ آپ کا خط پڑھ کر مجھے کوئی اندیشہ یا اچنبہ نہیں ہوا، نہ اپنے ایک علاج کی ناکامی پر مجھے کوئی تشویش ہوئی۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے کہ ہم سو مریضوں کا علاج کرتے ہیں تو دس بیس کو فائدہ بھی نہیں ہوتا لیکن جب زیادہ مریضوں کو فائدہ ہوجاتا ہے تو شکر ہم پر واجب ہے۔ آپ یہ سمجھیں کہ اگر چند ماہ میں "لوح نصرت" نے اثر نہ دکھایا تو بس اب آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا ممکن ہے کہ چند ماہ کے بعد غیب سے اللہ کی مدد آئے اور آپ کے سب کام بن جائیں۔ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ خدانخواستہ اگر اگلے چند ماہ تک حالات نہ بدلے اور آپکے گھر کی بیماریاں ختم نہ ہوئیں تو پھر ایک بار ہم سے دیو بند آکر پھر مل لیں۔

آج جب میں آپ کے خط کا جواب دے رہا ہوں ماہ مبارک کی ۲۷ویں شب قدر ہے۔ انشاء اللہ کچھ ہی دیر کے بعد اپنے رب کے سامنے اپنا سر جھکا کر اپنا دامن پھیلاؤں گا اور آپ کے لئے بھی اللہ سے اللہ کی رحمتیں طلب کروں گا کیا بعید ہے کہ آج کی دعائیں وہ سن لے اور آپ کی کشتی بھی دوسرے لوگوں کے سفینوں کی طرح پار ہوجائے۔ میرا اپنا تجربہ تو یہی کہتا ہے کہ بے شک وہ سمیع بھی ہے، بصیر بھی ہے، کریم بھی ہے اور محسن بھی ہے وہ اپنے بندوں کو اس وقت بھی یاد رکھتا ہے جب دوسرے اسے بھول جاتے ہیں وہ بندوں کی مدد اس وقت بھی کرتا ہے جب بندے مدد اور نصرت کے مستحق بھی نہیں ہوتے، آپ صبر کریں اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں اور انشاء اللہ اللہ کی رحمتیں بہت جلد آپ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹائیں گی۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمد انور ——— حیدرآباد۔

میرا نام محمد انور، میری والدہ کا نام گوری بی (حسینی بی) میری تاریخ پیدائش ۱۷ر جون ۱۹۷۶ء ہے۔ میرا ستارہ کونسا ہے؟ میرا لکی نمبر کیا ہے؟ کونسی تاریخیں مبارک ہے؟ کونسے پتھر راس آئیں گے اور میرا اسم اعظم کیا ہے؟ میرا مفرد عدد کیا ہے؟

میں نے بہت ساری خانگی نوکریاں کیں چند دنوں میں ہی نوکری

چلی جاتی ہے لاکھ کوششوں کے باوجود نوکری چھوٹ جاتی ہے آخر کار میں نے چھوٹی موٹی تجارت شروع کی تجارت میں بھی نقصان ہوتا رہا۔ تجارت بھی بند ہوگئی، نوکری کرتا ہوں تو آن بن ہوکر نوکری چلی جاتی ہے، تجارت کرتا ہوں تو تجارت میں نقصان ہی نقصان ہوجاتا ہے۔ میری پریشانیوں کا بہتر حل بتلائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے، آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔ آپ کا لکی عدد تین ہے۔ آپ کا اسم اعظم ”یَاحَلِیْمُ“ ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ اس کے زبردست فوائد آپ محسوس کریں گے۔ آپ کو پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی انشاء اللہ راس آئیں گے۔ سات گرام چاندی میں ان نگینوں میں سے کوئی بھی نگینہ جڑوا کر پہنیں۔ آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔ ۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان کا زمانہ آپ کے لئے اہم ہے۔ اور بدھ کا دن آپ کے لئے خاص طور پر مبارک ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸، ۳۰ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کی شروعات نہ کریں۔ آپ کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ کے نام کے مفرد عدد اور آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے جو آپ کے لئے مسائل پیدا کررہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس ٹکراؤ کے مضر اثرات سے آپ کو نجات ملے تو آپ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب۔ ہر ماہ کی پہلی تاریخ سے سات تاریخ تک سات سو مرتبہ روزانہ پڑھا کریں، اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ ٹکراؤ کی نحوست سے نجات پائیں گے آپ کو تجارت وغیرہ میں نقصان ہی اس لئے ہوتا ہے کہ یہ ٹکراؤ ہر جگہ مشکلات کھڑی کرتا ہے اور آپ کو نقصانات سے دوچار کرتا ہے۔ سال میں ایک بار سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں اور اپنے اسم اعظم کا ورد روزانہ عشاء کے بعد پابندی سے کریں۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمد یونس ______ کرنول۔

میرا نام یونس ہے، میری پیدائش ۱۹۸۷ء-۹-۲۱ بروز جمعہ تین بجے ہوئی۔ میرے والد کا نام عبداللہ ہے۔ میری والدہ کا نام زیتون بی ہے۔ میرے دو بھائی ہیں اور مجھ سے بڑا ایک ہے ان کا نام محمد امتیاز ہے۔ میرے بھائی کی پیدائش ۱۹۸۳ء، ۳-۸۔ چار بجے شام بروز منگل، مجھ سے چھوٹے بھائی کا نام محمد ارشد پاشاہ اس کی پیدائش ۱۹۸۹، ۸-۱۸ بروز جمعرات رات کو ۲ بجے پیدا ہوا۔

مجھے میرے گھر میں میرے والد سے میرے بھائیوں سے ہمیشہ جھگڑا فساد ہوتا ہے۔ میرے والد اس جھگڑوں سے بہت بیزار اور ناراض ہوتے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے ان جھگڑوں سے فسادوں سے دور کہیں بھاگ جاؤں یا خودکشی کرجاؤں میری سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں۔ میں ایک آٹو ڈرائیور ہوں۔ میرے آٹو کا نمبر: ۱۵۲۰-AP21 یہ نمبر والی گاڑی چلاتا ہوں۔ گاڑی بہت زیادہ ریپیری اور کرائے بہت کم آتے ہیں اس پر بہت پیسہ خرچ ہورہا ہے۔ سود سے لاتالاتا تنگ آگیا ہوں بس ایک ہی امید ہے آپ میرے لئے کوئی نہ کوئی راستہ چھوڑیں گے۔

روحانی کتاب پڑھ چکا ہوں کوئی بھی آدمی تین سوال کرے تو اس کا جواب مل جائے گا کہہ کر کئی مرتبہ پڑھا اور کئی مرتبہ خطوط آپ کو لکھ چکا ہوں وہ اللہ کو معلوم آپ کو پہنچ رہے ہیں یا نہیں۔ ہر مہینہ طلسماتی دنیا میں ڈھونڈتا ڈھونڈتا تھک چکا ہوں میرے تین سوال یہ ہیں۔

(۱) میرے بڑے بھائی کا عدد کیا ہے۔ لکی عدد کیا ہے، میرے بھائی کا اسم اعظم کیا ہے۔ میرے چھوٹے بھائی کا عدد کیا ہے، لکی عدد کیا ہے اور اسم اعظم کیا ہے، میرا نام کا عدد کیا ہے، لکی عدد کیا ہے، میں کیا کرسکتا ہوں میرے لئے وظیفہ کیا ہے، میرے گھر کی پریشانیاں دور ہونے کا کوئی نتیجہ ڈھونڈ کر بتائیے اور دن بدن قرضہ بڑھتا جارہا ہے۔ میری یہ مصیبتیں دور ہونے کا کوئی راستہ ڈھونڈ کر یا ہمارے مسئلوں کا حل بتائیے۔

اس خط کا جواب دے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اللہ آپ کو لوگوں کی خدمت کرنے کی جزائے خیر دے دنیا وآخرت میں کامیاب کرے۔

اس خط میں کچھ بھی غلطی ہو تو معافی کی درخواست چاہتا ہوں۔ اس جواب کا انتظار کرتا ہوں جلد سے جلد طلسماتی دنیا میں روانہ کریں آپ کا شکریہ ہوگا۔

جواب

خطوط کے جوابات نہ ملنے کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہوتی ہے خواہ مخواہ کسی کے جوابات سے پہلوتہی نہیں کی جاتی، بعض اوقات خطوط ملنے

بھی نہیں۔ ڈاک کی بدنظمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ خط میں بے تکے سوالات ہوتے ہیں اس لئے انہیں نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ یہ خط جس کا ہم جواب دے رہے ہیں اس میں بھی آپ نے گھر کے سب لوگوں کے عدد معلوم کئے ہیں جو ایک فضول بات ہے۔ آپ کو صرف اپنے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہئے۔ اگر آپ کے بھائیوں کو اس علم سے دلچسپی ہے تو انہیں خود خط لکھنا چاہئے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے اور آپ کا کلی عدد ایک ہے۔ اسم اعظم ''یَابَاسِطُ'' ۲۷ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔ آپ کے بڑے بھائی کا مفرد عدد ۲ ہے۔ ان کا کلی عدد ۸ ہے۔ ''یَاوَاسِعُ'' ۱۳۷ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں، آپ کے چھوٹے بھائی کا مفرد عدد تین ہے اور کلی عدد ۷ ہے۔ ''یَالَطِیْفُ'' ۱۲۹ مرتبہ عشاء پڑھیں۔

آپ جب بھی آٹو میں بیٹھیں یا اپنے کسی بھی کاروبار کو صبح کو شروعات کریں تو ''یَاسَلَامُ'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ اس کا آپ زبردست فائدہ محسوس کریں گے۔ آمدنی بھی ہوگی اور خیر و برکت بھی۔ گھر میں روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت خود کریں یا کسی سے کرائیں۔ اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ گھر کے جھگڑے ختم ہوجائیں گے۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اور اپنے بھائیوں کو بھی اس کی تاکید کردیں اور نماز کی پابندی رکھیں۔ اللہ کی مدد نماز کے ذریعہ آتی ہے، نماز کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کے ممکنہ حقوق ادا کریں اور لوگوں کی دل شکنی سے بچیں۔ کسی کی آہ نہ لیں۔ کسی کا دل نہ دکھائیں اور کسی کی حق تلفی نہ کریں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں میں آپ خوشگوار انقلاب سے دوچار ہوں گے اور انشاء اللہ مصیبتوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔

ترقی کے لئے نقش

سوال از: سید علی ——— گل برگہ۔

کاروبار و معاش کی ترقی کے لئے گھر یا دکان میں آویزاں کرنے کے لئے نقش عطا کریں۔

جواب

مندرجہ ذیل نقش ہری روشنائی سے لکھ کر فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ اگر دکان میں کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

بندش کی کاٹ

سوال از: (ایضاً)

ہر جائز کام میں ہر بار رکاوٹ ہوتی ہو تو ایسی رکاوٹ کو خواہ یہ رکاوٹیں کسی وجہ (جادو ٹونا، آسیبی واوپری اثرات، بندش و گردش) سے ہو تو دور کرنے کے لئے مجرب عمل بتائیں۔

جواب

روزانہ ۱۴۱ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھا کریں۔ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اسکے بعد صرف سو بار روزانہ پڑھتے رہیں انشاء اللہ ہر طرح کے اثرات سے نجات ملے گی۔ بندش اور جادوٹونے کے اثرات بھی اس عمل کی برکت سے ختم ہوجائیں گے۔

اذانِ بت کدہ

سوال از: (ایضاً)

''اذان بت کدہ'' کے سلسلے میں جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ہر ماہ ''طنز و مزاح'' کا اسلوب اپنے عروج پر نظر آرہا ہے۔ ''ابوالخیال فرضی'' کا طرز تخاطب ''ضمیر'' کو جھنجھوڑتا ہے۔ مضمون کے مطالعہ کے بعد دل ''باغ باغ'' اور دماغ شاداب ہوتا ہے۔ ملت کے سلگتے مسائل کے سمندر کو ''طنز و مزاح'' کے کوزے میں سمونا یہ فرضی صاحب کا کارنامہ ہے۔ خدا کرے زور قلم مزید تابناکی سے چھلکے۔

''اذان بت کدہ'' پر خواہ کتنے ہی اعتراضات وشبہات ہوں برائے مہربانی اس خوبصورت ودل لگتے طنز و مزاح کے سلسلے کو ہرگز ہرگز بند نہ کریں۔

جواب

اور بھی بہت سے خطوط وغیرہ ایسے موصول ہوئے ہیں جن میں ابوالخیال فرضی کے مضامین کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے مضامین کے مجموعے کی جو ''اذان بت کدہ'' کے نام سے چھپ چکا ہے خاصی پذیرائی

ہوئی ہے جب کہ ہمیں اس کی امید بھی نہیں تھی۔ لوگوں کے خطوط پڑھ کر اندازہ ہوا مقصدی طنز ومزاح کو دلچسپی سے پڑھا جارہا ہے اور قارئین اس مقصد تک پہنچنے کی کوشش بھی کررہے ہیں جو ہنسی مذاق کی آڑ میں پیش کیا جارہا ہے اور جس سے معاشرے کی اصلاح مطلوب ہے۔ انشاء اللہ ہم اس سلسلے کو جاری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

بھیانک خواب بند کرنے کے لئے

سوال از: عزیز احمد ——— بلند شہر۔

مجھے رات کو بہت خوفناک اور ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ اکثر میں گھبرا کر اٹھ جاتا ہوں۔ لیکن جب آنکھ نہیں کھلتی تب بھی میں بری طرح کانپتا رہتا ہوں اور دوسرے لوگ میری چیخ پکار سے پریشان ہوجاتے ہیں۔ میں سوتے ہوئے بری طرح چیختا ہوں۔ برائے مہربانی کوئی علاج بتائیں کہ مجھے ان خوابوں سے نجات ملے۔

جواب

رات کو باوضو سونے کی عادت ڈالیں اور سونے سے پہلے ایک مرتبہ آیت الکرسی ضرور پڑھیں اور وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا کی تین بار تکرار کریں۔ پھر اپنے اوپر دم کرلیں اور سوجائیں۔ انشاء اللہ رات کو برے خواب نہیں آئیں گے چند ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ اس کے بعد جب خوابوں سے نجات مل جائے تب بھی اگر آیت الکرسی پڑھ کر سوجائیں تو بہتر ہے۔

تسخیر خلائق کے لئے

سوال از: (ایضاً)

ایسا کوئی نقش عطا کریں کہ جس کی برکت سے میں لوگوں کی نظروں میں معزز ہوجاؤں اور جو بھی دیکھے وہ مجھ سے محبت کرے۔ میری مراد یہ ہے کہ مجھے تسخیر کی دولت حاصل ہو۔ آپ خزانہ علم میں سے ایسا کوئی مجرب نقش عطا کریں یا پھر نقش لکھنے کا طریقہ بتائیں اور اجازت دیں۔ مشکور ہوں گا۔

جواب

تسخیر خلائق کے لئے ایک آسان عمل تحریر کیا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو ۱۱سو مرتبہ ک، ہ، ی، ع، ص پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد باوضو اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔ عمل بھی جمعرات کے دن ساعت اول میں کریں اور نقش بھی اسی وقت لکھیں۔ اس کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ جوں جوں وقت گزرتا رہے گا خلق کی نظروں میں آپ مقبول ہوتے رہیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
ہ	ی	ع	ص	ک
ی	ع	ص	ک	ہ
ع	ص	ک	ہ	ی
ص	ک	ہ	ی	ع
ک	ہ	ی	ع	ص
ص	ی	ع	ص	ک

قوتِ حافظہ کے لئے

سوال از: (ایضاً)

میری قوت حافظہ بہت کمزور ہے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں جو بھی وظیفہ یا آیت قرآنی میں یاد کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے یاد ہوجائے اور جو وظائف اور آیات یاد ہوجائیں وہ میں پھر کبھی نہ بھولوں۔

جواب

قوت حافظہ کو مضبوط کرنے کے لئے یہ عمل انتہائی مفید اور موثر ہے اس نقش کو گلاب وزعفران سے طشتری پر لکھیں اور روزانہ صبح شام اس کو سات روز تک لگاتار پئیں۔ انشاء اللہ قوت حافظہ حد سے زیادہ بڑھ جائے گی اور اسی نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

	الم	
الم	الم	الم
الم	الم	الم
الم	نٓ والقلم ومایسطرون	الم

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز** محلہ ابوالمعالی، دیوبند

چوتھی قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

ہر جگہ عزت ملے

ایک صاف شفاف چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے مندرجہ ذیل آیات بروز جمعرات سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر تازہ غسل کرنے کے بعد یہ لکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ○

اس آیت کو لکھنے کے بعد چنبیلی کے تیل میں دھو کر ایک شیشی میں رکھ دیں اور جب کسی سے ملاقات کرنے جائیں تو اس تیل کو اپنے دونوں ابروؤں پر لگائیں۔ انشاء اللہ جو دیکھے گا عزت کرے گا اور متاثر ہوگا۔

شوہر کو مہربان کرنے کا عمل

مندرجہ ذیل آیت کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے شوہر کو کھلائیں۔ انشاء اللہ اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی اور اگر محبت ہوگی تو اس میں اضافہ ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ○

میاں بیوی میں محبت کا عمل

چینی یا شہد پر مندرجہ ذیل آیت ایک سو اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دونوں کو سات روز تک کھلائیں انشاء اللہ میاں بیوی میں زبردست محبت ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ○

بیوی کو فرماں بردار بنانے کے لئے

اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو تو عروج ماہ میں ۲۱ مرتبہ یہ آیات پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے بیوی کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ وہ نافرمانی چھوڑ دے گی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ وَھُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ○

امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر کسی طالب علم کا حافظہ کمزور ہو اور جو وہ یاد کرنا چاہتا ہو اس کے یاد نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے روزانہ نماز فجر کے بعد یہ آیت ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس کے بعد جو بھی یاد کرے گا یاد ہو جائے گا۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ روز تک کرے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ○

استقرار حمل کے لئے

اگر کسی عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ان کلمات کو بعد نماز عشا ایک سو ایک مرتبہ پڑھے۔ لگاتار سو دن تک۔ انشاء اللہ اس دوران حمل قرار پائے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُ

تجارت میں بے پناہ کامیابی کے لئے

کوئی بھی تاجر اگر نماز فجر کے بعد یہ دعا صرف ایک بار پڑھنے کا اہتمام کرے تو اس کو بے انتہا فائدہ ہوتا ہے اور نقصان کا اندیشہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا لَطِیْفُ یَا کَافِیْ یَا شَافِیْ یَا کَرِیْمُ یَا بَاقِیْ یَا رَؤُوْفُ یَا رَحِیْمُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ

اِلَّا ھُوَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ زَیَّنَ السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ حِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَھُوَالَّذِیْ فِی السَّمَاءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ یَارَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُO

اہم مقصد کے لئے دعا

صلوٰۃ الاسرار پڑھنے کے بعد دعا کریں۔ انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی، صلوٰۃ الاسرار پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشاء کے بعد دو رکعت نمازِ نفل اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ) گیارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ یہ کلمات پڑھیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ فَوْزًا فِیْ مَقْصِدِیْ.

اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ کلمات ادا کریں۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جمعرات کے دن بعد نمازِ فجر ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا لگاتار ۳؍جمعرات تک کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

استخارہ کا اہم طریقہ

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک ہی رات میں اللہ سے مشورہ کرنا مقصود ہو تو اس طریقے کو اپنائیں۔

رات کو عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ یہ آیت پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا وَّ یُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًاO

اس کے بعد قبلہ کی طرف اپنا چہرہ کرکے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گال کے نیچے رکھ کر گیارہ مرتبہ سورہ بروج پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ سورہ بروج پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔

سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ کی تاثیرات

اگر اس سورۃ کو کسی طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پی لیں تو لوگوں کی نظروں میں ہیبت طاری ہو۔ اگر ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر اس سورہ کو ۲۱ مرتبہ پڑھ لیں تو پورے سال روزی میں فراخی ہو۔ اگر اس سورۃ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرکے کسی سواری پر سوار ہوں تو سفر ساتھ عافیت ختم ہو۔

اگر جمعرات کے دن نمازِ فجر کے بعد ۴۱ مرتبہ اس سورۃ کو پڑھیں تو لوگوں میں مقبولیت اور عزت پیدا ہو۔ بعض بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اس سورۃ کو کسی بھی امتحان سے پہلے سو مرتبہ پڑھ لیا جائے تو امتحان میں کامیابی ملتی ہے۔

سورۂ قدر کا نقش لوگوں میں مقبولیت عطا کرتا ہے اور اس سے زبردست تسخیر حاصل ہوتی ہے جو شخص اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھنے کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ایک بار اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے تو اس شخص کو زبردست تسخیر حاصل ہو اور جو بھی دیکھے اس سے متاثر ہو اور اس کا احترام کرنے پر مجبور ہو۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں۔

سورۂ قدر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷۷	۲۰۸۰	۲۰۸۴	۲۰۷۰
۲۰۸۳	۲۰۷۱	۲۰۷۶	۲۰۸۱
۲۰۷۲	۲۰۸۶	۲۰۷۸	۲۰۷۵
۲۰۸۹	۲۰۷۴	۲۰۷۳	۲۰۸۵

تسخیر خلائق کا حیرت ناک عمل

کچھ لوگوں کو تسخیر خلائق کا شوق ہوتا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ مخلوق ان کی طرف رجوع کرے اور ان پر فتوحات کے دروازے کھل جائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ عمل پیش کیا جارہا ہے۔

یہ عمل جمعہ کے دن شروع ہوگا۔ تازہ غسل کے بعد نیا لباس پہن کر اس کی شروعات کرنی چاہئے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ درود

شریف پڑھ کر دو رکعت نماز ادا کریں پھر ۱۴ر بار درود شریف پڑھ کر سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھیں پھر درود شریف ۱۴ر مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ فاتحہ کی تعداد روزانہ گھٹتی بڑھتی رہے گی لیکن درود شریف آگے پیچھے ہر روز ۱۴ر ہی مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ یہ عمل ۲۱ر روز کا ہے۔ ۲۱ر روز کی تعداد روزانہ کی یہ ہے۔ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھی جائے۔

جمعہ	ایک بار	پیر	۵۰ بار
ہفتہ	۳۰ بار	منگل	۲۰ بار
اتوار	۸ بار	بدھ	۶ بار
پیر	۴۰ بار	جمعرات	۶۰ بار
منگل		جمعہ	۳۰۰ بار
بدھ	۵ بار	ہفتہ	۹۰ بار
جمعرات	۲۰۰ بار	اتوار	۹ بار
جمعہ	۲ بار	پیر	۱۰۰ بار
ہفتہ	۷۰ بار	منگل	۷۰۰ بار
اتوار	۱۰ بار	بدھ	ایک ہزار بار
		جمعرات	۸۰۰ بار

اس عمل کو جس نے بھی صحیح طریقہ سے صحیح تعداد کے ساتھ پورا کرلیا وہ کامیاب ہوا یقین کریں اس عمل کے عامل کو زبردست دولتِ تسخیر حاصل ہوتی ہے اور اس کی تمام مرادیں اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہو جاتی ہیں۔

عجائبات کے لئے

اس نقش کو جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور اس نقش کو اپنے پاس رکھنے والا چودھویں کے چاند کی طرح عامل لوگوں کی نظروں میں چمکے گا اور اس کی عزت و توقیر ہر طرف سے ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

الٓمٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ			
۱۳۷	۱۱۰	۴۹	۱۸۷
۵۰	۱۸۶	۱۳۸	۱۰۹
۱۸۵	۴۷	۱۱۲	۱۳۹
۱۱۱	۱۴۰	۱۸۴	۴۸

ادائیگی قرض کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ میں دبا ہوا ہو اور کسی طرح قرض کی ادائیگی نہ ہو پا رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں انشاء اللہ رات کو خواب میں کچھ اشارہ ملے گا اور غیب سے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ عجیب وغریب عمل ہے۔ جو انسان کو راتوں رات دولت مند بھی بنا سکتا ہے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھنا چاہئے۔

فراخی رزق کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں اور پڑھنے کے دوران سر میں یا ڈاڑھی میں کنگھا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ کے بعد روزی میں اضافہ ہونا شروع ہو جائے گا۔

بے روزگاری سے نجات پانے کا نقش

اس نقش کو نوچندی جمعرات کو لکھنا شروع کریں اور روزانہ ۹ر نقش لکھیں اور لگاتار ۹ر دن تک لکھیں۔ روزانہ نقش لکھنے کے بعد آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ سب سے پہلے دن اور سب سے آخری دن ۱۰ر نقش لکھیں۔ سب سے پہلا نقش اور سب سے آخری نقش محفوظ کرلیں اور دونوں ایک ساتھ ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں یا اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور روزانہ سو مرتبہ ''یا مسبب الاسباب'' پڑھا کرے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا اللہ یا کافی — یا غنی یا مغنی

یَاوَھَّابُ یَاحَیُّ	یَاقَائِمُ یَادَائِمُ
یَاخَالِصُ یَامُخۡلِصُ	یَارَزَّاقُ یَامُغۡنِیُ

دو رکعت نماز نفل عشاء کے بعد پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳ر بار سورۂ الم نشرح اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں

اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں اور بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ ۳ر راتوں کے اندر اندر حضرت خضر علیہ السلام خواب میں آئیں گے۔ یہ عمل بدھ کی رات سے شروع کریں جمعہ کی رات تک جاری رکھیں۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم حُبّ قَلْبَ طَنَابِیْق طَاعِ طِبّ شَافِعْ وَ شَفِیْعْ وَ مُجْتَمِعْ وَ جِرزْ وَ حَرِیْرْ وَ دَبِیْقْ وَ حَبَّہٗ بِحَقِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اخراجِ مجلس کے لئے

اگر کسی شخص کو مجلس میں سے نکالنا ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس مجلس میں کسی جگہ رکھ دیں۔ انشاء اللہ چند منٹ بعد وہ مجلس سے اٹھ کر چلا جائے گا۔

	۱	
۷	۵	۳
منھا	۹	مخرج

فلاں ابن فلاں

رازِ حکمت کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد ۶۳ر مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ حالات اور واقعات منکشف ہوں گے۔ اِہٖ اِہٖ اِہٖ اَنْتَ اَنْتَ

دعاءِ کفایت

ہر فرض نماز کے بعد ورنہ نماز عشاء کے بعد اس دعا کو اپنا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ تمام مرادیں پوری ہوں گی۔ ہر طرف سے رزق حلال کے دروازے کھلیں گے اور عزت و مقبولیت کی دولتیں بھی میسر آئیں گی۔ طریقہ یہ ہے کہ دعا کرنے سے پہلے اپنی دونوں مٹھیوں کو بند کرلیں اور جب لفظ قیوم پہونچیں تو دائیں ہاتھ کی مٹھی کھول دیں اور جب لفظ مستعان پر پہونچیں تو بائیں ہاتھ کی مٹھی کھول دیں اس طرح اور عجیب وغریب طریقے سے کامیابیاں قدم چومیں گی۔

دعا یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا حَلِیْمُ یَا وَدُوْدُ یَا مُسْتَعَانُ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ برحمتك يا ارحم الراحمين۔

کشف قلب کا نادر عمل

جو لوگ کشف کی دولت سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں وہ اس عمل کو اپنے معمول میں لائیں۔ ہر جمعہ کی شب میں عشاء کے بعد اس عمل کو کریں۔ یَا قُدُّوْسُ ۱۸۹ر مرتبہ پڑھیں اور سیکڑے پر سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۳ر مرتبہ پڑھیں اول و آخر ۲۱ر مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد کشف والہام کی دولتوں سے سرفرازی ملے گی۔

دانت کا درد

اگر دانت میں درد ہو تو جس طرف کے دانت پر درد ہو اس طرف کے رخسار پر شہادت کی انگلی سے بغیر روشنائی کے یہ حروف لکھ دیں۔ انشاء اللہ درد موقوف ہوگا۔

ف ر ع د ن ع ر ق ش د

نکسیر روکنے کا عمل

شہادت کی انگلی سے بغیر روشنائی کے ناک کے اوپر سے سر کی طرف کو بسم اللہ الرحیم لکھیں۔ انشاء اللہ خون بند ہوگا۔ ایک وقت میں تین بار لکھیں۔

دردِ زہ کے لئے

بوقت ولادت گڑ پر سات مرتبہ مندرجہ ذیل پڑھ کر دم کر کے حاملہ کو کھلادیں۔ انشاء اللہ بچہ فوراً پیدا ہوگا۔

یَا خَالِصُ یَا مُخْلِصُ یَا خَلَّاصُ یا حضرت خواجہ حضرت سہر الیاس۔

بیسویں قسط

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کرشمات جفر کا ایک اور نمونہ بطور خاص اپنے قارئین کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ بھی حصول روزگار اور حصول دولت کے لئے تیر بہدف ہے۔ اس فارمولے کے ذریعہ بھی دولتِ بیکراں اپنے دامن میں سمیٹی جاسکتی ہیں۔ بطور سبب اس فارمولے پر عمل کریں اور اپنے رب کی قدرت کاملہ پر یقین رکھیں جو اسباب اختیار کرنے والے پر اپنی رحمتیں برساتا ہے۔ سب سے پہلے یہ کریں کہ طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد ابجد قمری سے برآمد کریں۔ اس کے بعد جو بھی مقصد ہو پھر اس کے بھی اعداد برآمد کریں۔ مثلاً مقصد حصول دولت ہے تو حصول دولت کے اعداد ابجد قمری سے نکال لیں۔

اس کے بعد طالب اور مقصد کے اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کرکے برج برآمد کرلیں۔ جو بھی برج برآمد ہو اس کے بھی اعداد نکال لیں۔ اب ہمارے پاس تین طرح کے اعداد ہوگئے۔

نمبر ایک: طالب مع والدہ کے اعداد۔

نمبر دو: مقصد کے اعداد۔

نمبر تین: برج کے اعداد۔

ان اعداد کے مطابق اسماء الٰہی تلاش کریں۔ جو بھی اسماء الٰہی برآمد ہوں گے ان کا ورد اس برج کے متعلقہ ستارے کے اوقات میں کرنا ہے جو طالب و مقصد کے اعداد سے نکالا گیا تھا۔ اس کے بعد طالب اور مقصد اور برج اور متعلقہ ستارے کے جو بھی اعداد ہیں ان میں سے ۲۱۰ گھٹا کر ۴ سے تقسیم کریں گے۔ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر سات سات کے اضافے کے ساتھ نقش کی چال چلیں گے، اگر کسر واقع ہوگی تو حسب قاعدہ پانچویں، نویں یا تیرویں خانے میں مزید ایک کا اضافہ کریں گے۔

اس نقش کو طالب اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور روزانہ متعلقہ ستارے کی ساعت میں اسماء الٰہی کا ورد کرتا رہے۔ یہ ورد چالیس دن کرنا چاہئے اور نقش کم سے کم ایک سال تک باندھنا چاہئے۔ انشاء اللہ ہر طرف سے دولت برسنے لگے گی۔

مثال۔

نام طالب، حشمت علی	۸۵۸
نام والدہ، نور فاطمہ	۳۹۱
مقصد، حصول دولت	۵۷۴
ٹوٹل	۱۸۲۳

۱۲) ۱۸۲۳ (۱۵۱
۱۲
۶۲
۶۰
۲۳
۱۲
۱۱

۱۱ بچنے کا مطلب یہ ہے کہ برج دلو ہے۔ متعلقہ ستارہ زحل ہے۔

اسماء الٰہی، مطابق	۸۵۸	**یَارَزَّاقُ یَامُقِیتُ**
اسماء الٰہی، مطابق	۳۹۱	**یَاشَهِیدُ یَابَاسِطُ**
اسماء الٰہی، مطابق	۵۷۴	**یَامَاجِدُ یَاشَکُورُ**

روزانہ زحل کی ساعت میں ۱۶ اسماء الٰہی کا ورد سو مرتبہ زحل کی ساعت میں کرنا ہے۔ اس طرح پڑھنا ہے۔ **یارزاق یامقیت یاشهید یاباسط یاماجد یاشکور۔**

ہفتہ کے دن	پہلی ساعت زحل کی ہے۔
اتوار کے دن	پانچویں ساعت زحل کی ہے۔
پیر کے دن	دوسری ساعت زحل کی ہے۔
منگل کے دن	چھٹی ساعت زحل کی ہے۔
بدھ کے دن	تیسری ساعت زحل کی ہے۔

جمعرات کے دن ساتویں ساعت زحل کی ہے۔

جمعہ کے دن چوتھی ساعت زحل کی ہے۔

مذکورہ اسماء الٰہی کا ورد مذکورہ مثال میں زحل کی ساعت میں ہی پڑھنا ہے۔ نقش بنانے کے لئے کارروائی اس طرح ہوگی۔

اعداد طالب ۸۵۸

اعداد والدہ ۳۹۱

اعداد مقصد ۵۷۴

۱۸۲۳

اعداد برج دلو ۴۰

اعداد ستارہ زحل ۴۵

۱۹۰۸

۲۱۰

۴) ۱۶۹۸ (۴۲۴

۱۶

۹×

۸

۱۸

۱۶

۲

حاصل تقسیم کو نقش کے پہلے خانے میں رکھ کر سات سات کے اضافے کے ساتھ چال چلی جائے گی۔ نقش میں کسر ہے اس لئے نویں خانے میں مزید ایک کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۴۷۳	۴۹۵	۵۱۶	۴۲۴
۵۰۹	۴۳۱	۴۶۶	۵۰۲
۴۳۸	۵۳۰	۴۸۱	۴۵۹
۴۸۸	۴۵۲	۴۴۵	۵۲۳

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۹۰۸ ہوگا۔

اس نقش کی قوت میں اضافہ کرنے کے لئے چاروں طرف ملائکہ کے نام لکھ دیں۔

اس مثال کے پیش نظر ہر شخص برائے حصول دولت اپنے لئے نقش تیار کر سکتا ہے۔ تمام قارئین کو اجازت دی جاتی ہے جو لوگ اس نقش کو خود تیار نہ کر سکیں وہ مقامی عاملین سے رجوع کریں۔

واضح رہے کہ جب بھی نقش تیار کریں باوضو رہیں اور متعلقہ ستارے کا بخور جلائیں۔ ساتوں ستاروں کا بخور یہ ہے۔

زحل: سیاہ مرچ، رال۔

شمس: صندل سرخ، زعفران، ہلدی۔

قمر: لوبان، کافور، صندل سفید۔

مریخ: رائی، دارچینی، افیون۔

عطارد: لوبان، چھلکا بادام۔

مشتری: عود، عنبر، سمندر جھاگ۔

زہرہ: گلاب کی پتی، شنگرف کافور۔

ہر ستارے کے کئی بخور لکھ دیے ہیں کوئی ایک بھی میسر آجائے تو وہی کافی ہے۔

اس فارمولے میں برج معلوم کرنے کے لئے کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو سمجھو برج حمل ہے اور ستارہ مریخ ہے۔

اگر دو باقی رہے تو برج ثور ہے اور ستارہ زہرہ ہے۔

تین باقی رہے تو برج جوزا ہے اور ستارہ عطارد ہے۔

چار باقی رہے تو برج سرطان ہے اور ستارہ قمر ہے۔

۵ باقی رہے تو برج اسد ہے اور ستارہ شمس ہے۔

۶ باقی رہے تو برج سنبلہ ہے اور ستارہ عطارد ہے۔

سات باقی رہے تو برج میزان ہے اور ستارہ زہرہ ہے۔

۸ باقی رہے تو برج عقرب ہے اور ستارہ مریخ ہے۔

۹ باقی رہے تو برج قوس ہے اور ستارہ مشتری ہے۔

۱۰ باقی رہے تو برج جدی ہے اور ستارہ زحل ہے۔

۱۱ باقی رہے تو برج دلو ہے اور ستارہ زحل ہے۔

صفر باقی رہے تو برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔

******

علم الاعداد

بذریعہ عمل اہرام

ایک علمی پکڑ جو آپ کی شخصیت اور قسمت کے پرت کھولتی ہے

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

عدد برآمد کرنے کی دو مثالیں، ان مثالوں کو بغور دیکھیں تا کہ آپ کو اپنے نام کا عدد برآمد کرنے میں دشواری نہ ہو۔

واضح رہے کہ نام میں جتنے بھی حروف ہیں ان کی صرف اکائی معتبر ہوگی۔ مثلاً کسی حرف کے ۵۰ ہیں تو صفر الگ کر کے ۵ لئے جائیں گے۔ مثلاً حرف ی کے ۱۰ ہیں تو صفر ہٹا کر ایک ہی لیا جائے گا مثلاً حرف ذ کے ۷۰۰ ہیں تو دونوں صفر ہٹا کر صرف ۷ لئے جائیں گے۔ اس طرح نام کے تمام حروف کے صفر ہٹا کر ایک سطر بنائی جائے گی پھر اس سطر میں دو عدد باہم جوڑ کر نیچے ایک اور سطر تیار کی جائے گی۔ ایک عدد دو مرتبہ جڑے گا۔ دائیں والے عدد کے ساتھ بھی اور بائیں والے عدد کے ساتھ بھی۔ یہ دوسری سطر پہلی سطر کے مقابلہ میں کم ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ آخر میں صرف ایک عدد باقی رہ جائے گا۔ بس یہی شخصیت کا عدد ہے۔ اس بات کو دو مثالوں کے ذریعہ سمجھ لیں۔

مثال (۱) شکیل احمد

ش	ک	ی	ل	ا	ح	م	د
۳۰۰	۲۰	۱۰	۳۰	۱	۸	۴۰	۴

ہر عدد کا مفرد الگ کر کے صورت یہ بنے گی۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

اب اس سطر کے اعداد کو باہم جوڑ کر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی سطر تیار کی جائے گی اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مفرد عدد برآمد نہ ہو جائے۔ دیکھئے۔

۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۸ ۴ ۴

۵ ۳ ۴ ۴ ۴ ۹ ۳ ۸

۸ ۷ ۸ ۴ ۳ ۲

۶ ۶ ۳ ۷ ۵

۳ ۹ ۱ ۳

۳ ۱ ۴

۴ ۵

۹

آپ اس مثال پر غور کریں اور پہلی سطر دیکھیں۔ عدد ۳ ۲ کے ساتھ جوڑا گیا ہے تو ۵ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۵ رکھ دئے گئے پھر ۲ عدد جو ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تھا ایک ساتھ جوڑا گیا تو ۳ بنے نیچے کی سطر میں ۵ کے بعد ۳ رکھ دیا گیا۔ پھر ایک جو ۲ کے ساتھ جوڑا گیا ۳ کے ساتھ جوڑا گیا تو ۴ بنے۔ نیچے کی سطر میں ۳ کے بعد ۴ رکھ دیا گیا وغیرہ۔ گویا کہ ہر عدد دو مرتبہ جوڑا جائے گا پہلے عدد کے علاوہ اور سطر ایک عدد گھٹتی چلی جائے گی۔ آپ دیکھ لیں۔ پہلی سطر میں اعداد ۸ ہیں دوسری میں ۷ ہیں تیسری میں ۶ ہیں اس طرح گھٹتے گھٹتے ایک باقی رہ جائے گا۔ یہ طریقہ عمل اہرام کہلاتا ہے آخیر میں جو مفرد عدد بچے گا وہی آپ کی شخصیت کی حقیقت کھولے گا۔

دوسری مثال۔ عارفہ خاتون

ع	ا	ر	ف	ہ	خ	ا	ت	و	ن
۷۰	۱	۲۰۰	۸۰	۵	۶۰۰	۱	۴۰۰	۶	۵۰

ہر عدد کا صفر الگ کر کے صورت یہ بنے گی۔

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

اب مفرد عدد برآمد کرنے کے لئے عملِ اہرام کریں گے۔ یعنی ایک

عدد کو دوسرے عدد میں جوڑ کر نیا عدد بناتے چلے جائیں اور صفر کو نظر انداز کرتے رہیں گے

۷ ۱ ۲ ۸ ۵ ۶ ۱ ۴ ۶ ۵

۸ ۳ ۱ ۴ ۲ ۷ ۵ ۱ ۲

۲ ۴ ۵ ۶ ۹ ۳ ۶ ۳

۶ ۹ ۲ ۶ ۳ ۹ ۹

۶ ۲ ۸ ۹ ۳ ۹

۸ ۱ ۸ ۳ ۳

۹ ۹ ۲ ۶

۹ ۲ ۸

۲ ۱

۳

ان مثالوں کے بعد اب ہر ایک عدد کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے اس مضمون کا مطالعہ پوری گہرائی کے ساتھ کیجئے تاکہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ کون سا عدد انسان کی شخصیت پر کیسے کیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

چار عدد کی حقیقت

صاحب عدد میں سرگرمی عمل جسمانی قوت اور عزائم کی پختگی ہوگی۔ چار عدد کا انسان عمر بھر جدوجہد میں مصروف رہے گا لیکن اشتعال انگیزی کی وجہ سے کبھی کبھی اس کو شدید نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس عدد کے انسان کی تندرستی اچھی ہوگی اور یہ خوش لباس اور خوش خوراک ہوگا۔ حسن پسندی کی وجہ سے کئی بار اس کے کردار کو ہچکولے کھانے پڑیں گے۔ اس کو جلاوطنی کی صعوبت برداشت کرنی پڑ سکتی ہے۔ اس کو دور دراز سفر کے مواقع میسر آئیں گے۔ اس میں ایثار کا جذبہ رہے گا۔

چار عدد کے انسان میں تنقید کا مادہ ہوگا جو اس کو اچھے دوستوں سے محروم کر سکتا ہے لیکن یک گونہ مقبولیت اس کو زندگی بھر حاصل رہے گی۔

چار عدد کا کردار

جس شخص کا عدد چار ہوگا اس کے نزدیک اصل چیز کام ہوگا وہ کام کو دوستی پر فوقیت دے گا۔ چار عدد کے لوگ اس دوستی کو ہرگز پسند نہیں کرتے جو کام میں خلل ڈالنے کا باعث بنے۔ یہ لوگ ہر وقت اپنے کام کے بارے میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں اور کسی بھی لمحے اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہوتے۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ لوگ دوستی کے قابل نہیں ہوتے، یہ اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں اور دوستوں کی خاطر نمایاں قسم کی قربانیاں بھی دیتے ہیں لیکن یہ ایسی دوستی کے قائل نہیں ہوتے جو ذمہ داریوں میں رخنہ ڈالے اور جو اپنے فرائض سے غافل کردے۔

چار عدد کے اوصاف

یہ عدد ستارہ شمس سے منسوب ہے۔ اس عدد والے انسان میں اچھے اوصاف پائے جاتے ہیں، اس عدد کا انسان مخلص ہوتا ہے، مستقل مزاج ہوتا ہے اور صفات حسنہ کا مجسمہ ہوتا ہے۔ یہ سچائی پسند ہوتا ہے، جھوٹ اور مکاری سے اسے نفرت ہوتی ہے۔ یہ عدد صاحب عدد کی ظاہری صفات کو مبالغہ کے ساتھ بیان کرتا ہے اور ان خوبیوں کو اُجاگر کرتا ہے جو اس عدد کے انسان کے فطری جوہر ہیں۔

چار عدد کا انسان صاف گو ہوتا ہے اور کسی بھی حالت میں جھوٹ سے گریز کرتا ہے۔ اس عدد کے انسان سے جب بھی مشورہ لیا جائے گا یہ صحیح مشورہ دے گا اور سچائی کو ظاہر کرنے میں کبھی نہیں ہچکچائے گا۔

چار عدد کے حالات

حق پرستی اور کشادہ مزاجی کی وجہ سے صداقت کا مادہ اس میں موجود ہے۔ یہ اچھا دماغ رکھتا ہے اور گہرائی کے ساتھ غور وفکر کرنے کی صلاحیتیں بھی اس میں موجود ہیں۔ یہ رقیق القلب بھی ہے اور اس میں ملنساری بھی ہے لیکن یہ کسی بھی ملنساری کو ذمہ داریوں پر غالب آنے نہیں دیتا۔ چار عدد کا انسان ہر وقت اپنے فرائض میں کھویا رہتا ہے اور اسے اپنی شخصیت سے خود پیار ہوتا ہے۔ یہ اپنی شخصیت کے اچھے پن کو پامال ہونے سے بچاتا ہے۔

چار عدد کا تخریبی پہلو

چار عدد کے انسان میں ایک طرح کی ضد ہوتی ہے جو کبھی کبھی صاحب عدد کو بہت نقصان پہنچاتی ہے اور اس کے سوچنے سمجھنے کی خوبیوں کو ہلاک کر کے رکھ دیتی ہے۔ ایسے حالات میں یہ حقیقت پسند انسان حقیقت پسند نہیں رہتا اور آپے سے باہر ہو کر غلط سلط فیصلے کر دیتا ہے جو اس کی

شخصیت کا قتل کر کے رکھ دیتے ہیں۔ جب یہ انسان غصے سے بے قابو ہو جاتا ہے تو مخالفین کے لئے ہر طرح کا مبالغہ کر گزرتا ہے اور مروجہ قوانین کی بھی مخالفت شروع کر دیتا ہے جو اس کے لئے شدید نقصانات کا باعث بنتی ہیں۔ جب اس کی سوچ کسی کے بھی بارے میں منفی ہو جاتی ہے تو پھر اس کو افراط و تفریط سے محفوظ رکھنا مشکل ہوتا ہے ایسے حالات میں اس سے ناشائستہ حرکات بھی سرزد ہو جاتی ہیں اور اس کے اپنے بھی اس سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

امراض

چار عدد کا انسان کسی بھی وقت دماغی امراض کا شکار ہو سکتا ہے۔ سنک، دیوانگی اور مالیخولیا جیسی بیماریاں انہیں لاحق ہو سکتی ہیں۔ ان کے پھیپھڑے بھی خراب ہو سکتے ہیں۔ ان کے گردے بھی متاثر ہو جاتے ہیں، نزلہ زکام اور کھانسی جیسے عوارض بھی انہیں اکثر لگ جاتے ہیں۔

چار عدد کی خواتین

چار عدد کی خواتین میں وہ ہمت ہوتی ہے جو مردوں میں ہوتی ہے یہ ایسے کام بخوبی کر لیتی ہیں جو مردوں ہی کو زیبا دیتے ہیں۔

چار عدد کی خواتین بیرونی ذمہ داریوں میں بہت اچھے طریقے سے اپنے شوہروں کی مدد کر سکتی ہیں اور بیرونی فرائض کو باہمت طریقے سے حل کر سکتی ہیں۔ چار عدد کی خواتین بہادر بھی ہوتی ہیں اور جرأت مند بھی اور کسی بھی معاملے میں یہ انتہائی پامردی کا ثبوت دیتی ہیں اور کسی بھی اہم معاملے میں کسی بہادر کی طرح جمی رہتی ہیں۔ ان کو وہ ذمہ داریاں بھی سونپی جا سکتی ہیں جن ذمہ داریوں کو صرف مرد ہی ادا کر سکتے ہیں۔

چار عدد والوں کا پیشہ

چار عدد کے لوگ وکیل، جج اگر بن جائیں تو بہت کامیاب رہتے ہیں۔ یہ مختلف معاملات میں اچھی بحث کر سکتے ہیں اور اختلافی امور میں بہت گہرائی کے ساتھ غور و فکر کر سکتے ہیں۔

چار عدد کے لوگ اچھے مقرر بن سکتے ہیں۔ انہیں اگر قیادت کے مواقعات نصیب ہو جائیں تو یہ سب سے زیادہ آگے نکل سکتے ہیں۔ ان کے اندر لوگوں کی رہنمائی کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ چار عدد کے لوگ ملازم اور نوکر بن کر اچھی زندگی نہیں گزار سکتے ان میں اطاعت کرنے کا مادہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ جب کسی کے ماتحت ہو کر کام کرتے ہیں تو اکثر الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ یہ آزادانہ طور پر ہی کام کر سکتے ہیں اس لئے ان کو ایسے پیشوں پر دھیان دینا چاہئے جن میں دوسروں کے احکامات کی تعمیل نہ کرنی پڑے ورنہ ان کو قدم قدم پر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

گھر بیٹھے اپنا روحانی علاج کرائیے

آپ کسی بھی طرح کے مرض میں مبتلا ہوں، آپ "ہاشمی روحانی مرکز" سے خدمات حاصل کیجئے۔ سالہا سال سے روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ اب گھر بیٹھے روحانی علاج کا سلسلہ شروع کیا ہے تاکہ آج کی مصروفیات میں انسان اپنا علاج اپنے گھر بیٹھے کرا سکے۔

اپنی تشخیص کرانے کے لئے پچاس روپے کا منی آرڈر کریں، پاسپورٹ سائز فوٹو بھجوائیں۔ اپنا نام والدین کا نام اپنی عمر لکھیں اور جوابی لفافہ بھی بھیجیں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز بیت المکرم محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

روحانی علاج کا ایک معتبر ادارہ

"ہاشمی روحانی مرکز"

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ لاکھوں لوگ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ہمارا مکمل پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

فون نمبر: 224748_223377

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طھورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

ودیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طھورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

اعداد کا جادو

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں آدمی مجھے اپنا دوست سمجھتا ہے یا دشمن؟

اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے حسب قاعدہ تفصیل پھیلائیں گے اور مستحصلہ برآمد کریں گے۔ اگر مستحصلہ ایک، ۴، یا ۷ ہو تو وہ دشمن سمجھتا ہے۔ اگر ۲، ۵ یا ۸ برآمد ہو تو وہ دوست سمجھتا ہے۔ اگر ۳، ۶، یا ۹ برآمد ہو تو وہ نہ دوست سمجھتا ہے نہ دشمن۔

مثلاً صغیر احمد بن نور فاطمہ ۱۵ ردسمبر ۲۰۰۶ کو بعد نماز فجر یہ سوال کرتا ہے کہ خلیل احمد ابن حسین بانو اس کو دوست سمجھتا ہے یا دشمن تو سوال اس طرح قائم کر کے مستحصلہ برآمد کریں گے۔

خلیل احمد ابن حسین بانو صغیر احمد ابن نور فاطمہ کو اپنا دوست سمجھتا ہے یا دشمن؟

(۱) خلیل احمد حسین بانو	۹۱۰	۱
(۲) صغیر احمد نور فاطمہ	۱۷۴۴	۷
(۳) بقیہ حروف سوال کے اعداد	۱۴۷۱	۴
(۴) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۵) ماہ عیسوی دسمبر	۱۲	۳
(۶) سن عیسوی	۲۰۰۶	۸
(۷) تاریخ قمری	۲۳	۵
(۸) ماہ قمری ذی قعدہ	۱۱	۲
(۹) سن ہجری	۱۴۲۷	۶
(۱۰) تاریخ ہندی	۳۰	۳
(۱۱) ماہ ہندی مگھر	۸	۸
(۱۲) سن ہندی بکرمی	۲۰۶۳	۲
(۱۳) برج قوس	۹	۹
(۱۴) متعلقہ ستارہ عدد ثبت مشتری	۳	۳
(۱۵) دن جمعہ	۶	۶
(۱۶) منزل قمر	۱۵	۶

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۱ ۷ ۴ ۶ ۳ ۸ ۵ ۲ ۶ ۳ ۸ ۲ ۹ ۳ ۶ ۶

۸ ۲ ۱ ۹ ۲ ۴ ۷ ۸ ۹ ۲ ۱ ۲ ۳ ۹ ۳

۱ ۳ ۱ ۲ ۶ ۲ ۶ ۸ ۲ ۳ ۳ ۵ ۳ ۳

۴ ۴ ۳ ۸ ۸ ۸ ۵ ۱ ۵ ۶ ۸ ۸ ۶

۸ ۷ ۲ ۷ ۷ ۴ ۶ ۶ ۲ ۵ ۷ ۵

۶ ۹ ۹ ۵ ۲ ۱ ۳ ۸ ۷ ۳ ۳

۵ ۹ ۵ ۷ ۳ ۴ ۲ ۶ ۱ ۶

۵ ۵ ۳ ۱ ۷ ۶ ۸ ۷ ۷

۱ ۸ ۴ ۸ ۴ ۵ ۶ ۵

۹ ۳ ۳ ۳ ۹ ۲ ۲

۳ ۶ ۶ ۳ ۲ ۴

۹ ۳ ۹ ۵ ۶

۳ ۳ ۵ ۲

۶ ۸ ۷

۵ ۶

۲

۲ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خلیل احمد صغیر احمد کو اپنا دوست سمجھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

فالنامہ انبیاء علیہم السلام

جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اور متردد ہو کہ اس امر میں کیا کرنا چاہیے تو نظر بخدا کر کے اس طریقے پر فال دیکھے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور آیت الکرسی مع اول و آخر درود شریف پڑھ کر آنکھیں بند کر کے کلمہ کی انگلی اوپر اسماء شریف انبیاء علیہم السلام کے رکھ کر دیکھے۔

نقشہ یہ ہے۔

حضرت آدمؑ	حضرت شیثؑ	حضرت ادریسؑ	حضرت صالحؑ	حضرت ابراہیمؑ
حضرت اسمٰعیلؑ	حضرت یعقوبؑ	حضرت یوسفؑ	حضرت شعیبؑ	حضرت ایوبؑ
حضرت خضرؑ	حضرت داؤدؑ	حضرت سلیمانؑ	حضرت عیسیٰؑ	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فال حضرت آدم علیہ السلام: اے خداوند فال تجھ کو ایسے کام پیش آویں کہ خوش ہو جائے اور سب تیرے مطیع ہوں، فتوح غیب سے ہو۔

فال حضرت شیث علیہ السلام: اے خداوند فال جو کوئی تیرا دشمن ہو اس پر فتحیاب ہو مگر چند روز صبر کر، اگر سفر کا ارادہ ہو چند روز کے بعد جانے پر آمادہ ہو، ابھی طالع میں نحوست ہے۔

فال حضرت ادریس علیہ السلام: اے صاحب فال اگر تجھ کو کچھ رنج ہو تو شاد ہو، اگر نکاح کی خواہش ہے عورت اچھی ملے، فرزند نرینہ پیدا ہو، اگر سفر کا ارادہ ہے تو سفر مبارک ہوگا اور جو کچھ مراد ہوگی خدا بر لائے گا۔

حضرت صالح علیہ السلام: اے خداوند اگر تجھ کو کچھ رنج ہو تو راحت ہوگی، اگر تیرا کوئی بیمار ہے تو شفا پاوے گا۔ اگر تیرا کوئی غائب ہے تو حاضر ہوگا۔

فال حضرت ابراہیم علیہ السلام: اے خداوند فال جو نیت تیری ہو وہ مطلب بر آئے (پورا ہو) اور کچھ خوشی دیکھے، صدقہ دیا کر۔

فال حضرت اسمٰعیل علیہ السلام: اے خداوند فال جو مشکل ہے حل ہو اور کلفت دور ہو، حاصل سرور ہو۔ ایک مینڈھا ذبح کر کے گوشت اس کا محتاجوں کو دیدے۔

فال حضرت یعقوب علیہ السلام: اے خداوند فال تیرے اوپر کچھ رنج اور محنت پہنچی ہے لیکن چند روز صبر کر، اپنے اوپر جبر کر بعد چند روز کے خوشی ہوگی۔ اگر تیرا کوئی عزیز غائب ہے حاضر ہوگا اور تجھ سے ملے گا۔

فال حضرت یوسف علیہ السلام: اے خداوند فال کچھ تجھے رنج پہنچے گا اور بعد چند روز کے خوشی ہوگی، دشمنان مقہور ہوں گے اور دوستاں مسرور۔

فال حضرت شعیب علیہ السلام: اے خداوند فال اگر خواہش نکاح ہے تو زن جمیلہ اور فرزند نیک پیدا ہو اور جس چیز کو تیرا جی چاہے وہ مل جائے اور جو کام کرے اس کا انجام اچھا ہو۔

فال حضرت ایوب علیہ السلام: اے خداوند فال بعد تھوڑے دنوں کے تجھے رنج پہنچے گا۔ اگر صبر کرے گا تو غم جلد دور ہو جائے گا اگر غائب ہے حاضر ہو۔

فال حضرت خضر علیہ السلام: اے خداوند فال خدائے تعالیٰ تجھ کو مال اور دولت عطا فرمائے اور تیری کھیتی اور باغ میں پیداوار اچھی ہو، روزانہ محتاجوں کو دیا کر۔

فال حضرت داؤد علیہ السلام: اے خداوند فال تجھ کو غیب سے روزی ملے، حلال کے مال سے مالا مال ہو اور جب کبھی کوئی کام سخت پیش آوے تو حل ہو جائے۔ کچھ غم نہ کر خدا کو یاد کر۔

فال حضرت سلیمان علیہ السلام: اے خداوند فال، یہ فال تیری مبارک ہے۔ سب کام تیرے پورے ہوں اور دشمن پامال ہو جائیں۔

فال حضرت عیسیٰ علیہ السلام: اے خداوند فال تجھ کو بشارت ہے کہ مراد تیری بر آوے، دین اور دنیاوی نعمت ملے۔ اگر تجھ کو کچھ رنج نہ پہنچے گا صدقہ دیا کر رنج دور ہوگا۔

فال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: اے خداوند فال، یہ فال بہت ہی نیک ہے۔ محبوب خلائق ہوگا، خوشی سے گزرے لوگ تیری عیب پوشی کریں، تیرے ساتھ نیکی سے پیش آئیں اور سب کے ساتھ تو نیکی کر تیرا انجام اچھا ہوگا، دین اور دنیا میں نیک نام ہوگا۔

****

از قلم محمد شہاب الدین کلکتہ

چند مفید عمل

آج دسمبر ۲۰۰۵ء کا رسالہ دیکھ کر جس میں صفحہ ۵۱ پر جناب مناظر اسلام کشن گنجوی نے اپنے مخلصانہ فیاضی کا مظاہرہ کیا ہے یعنی تین سو سالہ پرانا سانپ کاٹے کا عمل اپنے روحانی دوستوں کی نذر کیا ہے ان کی مخلص و فیاضی کو دیکھتے ہوئے میرے بھی سینے میں موجیں اٹھنے لگیں اور اس میں سے ایک علم (عمل) تصور میں ابھرا اور دل چاہنے لگا کہ میں بھی طلسماتی دنیا کے قارئین میں سے جو علمی و روحانی دوستی کے دائرے میں آتے ہیں ایک عمل پیش کروں اور اپنی مخلصی کا ثبوت دوں کیوں کہ ارشاد ہے کہ ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو اس سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور طلسماتی دنیا لگاتار اس کام کو انجام دیتا آرہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ عمل (نقش) جو مجھے ایک بزرگ سے ملا تھا ۲۵ رسال قبل نقش ہر کارہ کے نام سے اور میں نے خود کئی معاملات اپنے طریقے ایجاد کرکے استعمال میں لایا، اس لحاظ سے یہ ایک منفرد نقش ہے جو کئی معاملات میں تنہا تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ خصوصاً تشخیص سحر و آسیب میں کراماتی صفت کا حامل ہے، یہ نقش معظم اور آج ۲۵ رسال سے ناچیز کے معمولات میں شامل رہا ہے اور آج بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنے علمی و روحانی دوستوں کی نذر کر رہا ہوں جو بھی عمل میں لائیں اس ناچیز کو یعنی محمد شہاب الدین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں عمل کی پوری ترکیب مع تفصیل کے قلم بند کر رہا ہوں پھر اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو فون کرکے یا جوابی لفافہ بھیج کر دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۸۶

یا جبرائیل — شاہ عبدالرسیدؒ — یا میکائیل

۱۱۸۴۳	۱۱۸۵۶	۱۱۸۵۳	۱۱۸۵۰
۱۱۸۵۴	۱۱۸۴۹	۱۱۸۴۴	۱۱۸۵۵
۱۱۸۴۸	۱۱۸۵۱	۱۱۸۵۸	۱۱۸۴۵
۱۱۸۵۷	۱۱۸۴۶	۱۱۸۴۷	۱۱۸۵۲

یا اسرافیل — شاہ عبدالکریمؒ — یا عزرائیل

یہ نقش آیت الکرسی و چاروں قل سے ترتیب پایا ہے سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کرلیں، کامل یقین و پوری طہارت کے ساتھ نو چندی جمعرات سے لگاتار پانچ یوم روزانہ ۳۱۳ کی تعداد میں لکھ کر زکوٰۃ ادا کریں، پانچ یوم روشنائی، عرق گلاب میں زعفران گھول کر اگر رنگ گہرا کرنا ہو تو ذرا سا بریانی والا رنگ ملالیں، کسی پاک و صاف جگہ پر بیٹھ کر پوری پاکی کے ساتھ بہترین کوالٹی کی اگربتی سلگا کر ایک ہی نشست میں ۳۱۳ کی تعداد پوری کرلیں، اب چاہیں تو اسی دن یا دوسرے دن تمام نقوش کو آٹے کی گولی میں ایک ایک نقش ایک ایک گولی میں رکھ کر ندی میں ڈال دیں، اسی طرح سے پانچ روز تک ۳۱۳ کی تعداد میں لکھتا رہے اور ندی میں ڈالتا جائے آخری روز نقش ندی میں ڈالنے کے بعد کسی بھی پرسکون جگہ پر بیٹھ کر ایک سو گیارہ کی تعداد میں ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل اسی طرح سے ۱۱۱ رکی تعداد میں تلاوت کریں بانیت ختم زکوٰۃ اور اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و جملہ بزرگان دین کی ارواح کو اس کا ایصال ثواب کردیں، اب آپ اس نقش کے عامل ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔

ہاتھ چلا کر تشخیص کرنا

(۱) تشخیص سحر و آسیب و امراض کے لئے کسی ہموار زمین پر اس طرح سے تین لکیریں کھینچ کر کسی بھی چوک یا کوئلہ سے ایک مرکز سے سہ طرفہ لکیر بنا کر ہر لکیر کے سرے پر نشانات لگادیں یعنی داہنے طرف کے سرے پر سحر لکھ دیں، درمیان میں مرض، بائیں

دایاں ہاتھ مریض کا

طرف آسیب لکیر کی لمبائی دو فٹ تک ہو اب جہاں پر تینوں سرے ملے ہوئے ہیں وہاں پر مریض اکڑو بیٹھ کر اپنا داہنا ہاتھ زمین پر رکھ دے، ہتھیلی کے بل اور کلمہ کی انگلی و درمیانی انگلی کے درمیان تعویذ کو دبالیں جو پہلے سے ہی اس کام کے لئے تیار کیا ہوا ہے یعنی بروز جمعہ صبح ۶ ربجے سے ۷ ربجے کے درمیان ایک عدد نقش لکھ کر چھوٹی سی مادلی (خول) چاندی یا کسی بھی دھات کا میں بھر کر موم لگا کر حفاظت سے رکھیں یہی تعویذ انگلیوں میں دبا کر مریض نیت کرے اپنے مرض کی تشخیص کا کہ مجھے کیا ازار ہے سحر ہے، آسیب ہے یا مرض ہے، مریض بالکل خاموشی کے ساتھ پوری یکسوئی سے اپنے دل ہی دل میں اپنے سوالوں کو دوہراتا رہے اور غور کرتا رہے کہ ہاتھ میں کسی قسم کی حرکت ہو رہی ہے۔ اس درمیان عامل بلا تعداد سورہ اخلاص پڑھ پڑھ کر مریض کے سر سے لے کر ہاتھ تک دم کرتا رہے۔ چند ہی منٹ کے بعد مریض کی ہتھیلی میں سنسناہٹ محسوس ہوگی، ہاتھ پر وزن محسوس ہوگا، عامل برابر مریض سے دریافت کرتا رہے اور دم کرتا رہے، مریض سحری قوت یا آسیبی قوت کے شکار ہونے کی صورت میں ہاتھ کھسکنا شروع کردے گا جہاں نشان سحر و آسیب لگا ہوا سی لکیر پر چلنا شرع کردے گا اور نشان تک جا پہنچے گا، مرض ہونے کی صورت میں درمیانی لکیر پر ہاتھ رواں ہوگا۔ بعض اوقات سحر و آسیب ہونے کی صورت میں ہاتھ اس قدر بھاری ہو جاتا ہے کہ منوں بوجھ رکھ دیا ہو یا آسیب ہاتھ کو کیل دیتا ہے، جس سے کہ ہاتھ چل ہی نہیں پاتا اور تشخیص میں خلل ڈالتا ہے، جب مریض آسیبی کیفیت کا اظہار کرے یا عامل یہ محسوس کرے کہ آٹھ سے دس منٹ کا وقت گذر چکا ہے کہ ہاتھ میں حرکت نہیں ہے تو ایسی صورت میں عامل ہر بار سورہ اخلاص کی تلاوت سے پہلے آیت الکرسی کی بھی تلاوت کر کے دم کرتا رہے۔ رفتہ رفتہ ہاتھ پر سے بوجھ ہلکا ہونے لگے گا اور ہاتھ اپنی منزل کی طرف آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا تینوں میں سے کسی ایک نشان پر رک جائے گا...... بعض اوقات دو نشانوں کے درمیان بھی ہاتھ چلنے لگتا ہے ایسا بہت کم ہی ہوتا ہے مگر معاملہ سنگین ہونے کی صورت میں دو نشانوں کے درمیان بھی ہاتھ چل پڑتا ہے۔

اس علامت پر نتیجہ دونوں کو ملا کر نکالنا چاہئے فرض کریں کہ سحر و مرض کے درمیان ہے تو حساب یا حکم یہی لگے گا کہ سحر نے مرض کی شکل اختیار کر لی ہے یا اس مرض کی اصل وجہ سحر ہے یا کبھی کبھی تو عیاں طور پر اشارہ کیا جاتا ہے یعنی کہ سحر والی لکیر پر ہاتھ کچھ دور پر چل کر دوسری لکیر پر چلنا شروع کر دیتا ہے یعنی لکیر مرض پر چل کر لکیر سحر کی طرف گھوم جانا لکیر آسیب پر چل کر لکیر سحر یا مرض کی طرف مڑ جانا وغیرہ۔ اسی حساب سے حکم لگائیں میں نے بہت ہی نایاب عمل پیش کیا ہے یقین کامل کے ساتھ عمل کریں اور نقش ہر کارہ کی اثرات کا مشاہدہ کریں۔

(۲) سحر جسم کے کس حصہ پر وارد ہوا ہے یہ جاننے کے لئے (اگر مریض کا ہاتھ نشان سحر پر پہنچا ہو تو) اب مریض آہستہ سے کہے (نیت کرے) کہ سحر کا حملہ جسم کے کس حصہ پر ہوا ہے (یہ تشخیص ان مریض کے لئے ہے جو سحری قوت کی وجہ سے بیمار ہوں) اب مریض من ہی من میں اپنے الفاظ کو دہراتا رہے، ہاتھ زمین پر سے اٹھنے نہ دیں چند ہی منٹوں میں ہاتھ پیچھے کی طرف آنا شروع کر دے گا یعنی جہاں سے چلا تھا وہیں پر آئے گا۔ اب مریض اپنا دوسرا ہاتھ بھی زمین پر رکھ دے یا پہلے ہی سے رکھا رہیں، وہ ہاتھ جو حرکت میں ہے جس کے انگلیوں کے درمیان تعویذ دبا ہوا ہے سرکتا ہوا مریض کے دوسرے ہاتھ پر چڑھنا شروع کر دے گا، یہ ہاتھ آہستہ آہستہ سرکتا ہوا تمام جسم کا دورہ کرتا ہوا کسی ایک مقام پر آکر ساکت ہو جائے گا، اب عامل مریض سے دریافت کرے کہ اس مقام پر مریض کو کوئی تکلیف ہے کہ نہیں، تب مریض کا جواب ہاں میں ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔

یہ نقش بہت سی خوبیوں کا حامل ہے ہر تشخیص میں ہاتھ چلاتا ہے عقلمند اشارے کو سمجھیں۔

(۳) آسیبی معاملات ہونے کی صورت میں نقش کالی سیاہی سے لکھ کر نقش کو سولہویں خانہ میں کاجل عطر ملا لگا کر مریض خواہ بچہ ہو یا بوڑھا دیکھنے کی ہدایت کریں جو بھی آسیب ہوگا وہ سیاہ خانے میں حاضر ہو کر ہم کلام ہوگا، پوری کیفیت سے آگاہی دے گا، قول و قرار لے کر رخصت کر دیں۔

(۴) سحر زدہ کو ۲۱ رعدد نقش لکھ کر دیں، زعفران ملا کر عرق گلاب سے روزانہ ایک نقش ایک بوتل پانی میں ڈال کر اس پانی کو صبح، دوپہر، رات تین وقت پیا کریں اور ایک نقش گلے یا داہنے بازو میں باندھیں انشاء اللہ ۲۱ ردنوں میں ہر قسم کی سحر سے نجات مل جائے گی، معاملہ سنگین ہو تو ۴۰ ر روز تک استعمال کرائیں۔

خواتین کا ایک خطرناک موذی مرض

اٹھرا کا روحانی علاج

یہ ایسا موذی مرض ہے جو نسوانی حیات کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اور نسوانی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ نسلِ انسانی کے پھیلاؤ میں یہ مرض ایک مضبوط اسپیڈ بریکر کی حیثیت کا حامل ہے۔ اس مرض میں مبتلا خواتین تمام زندگی اولاد کے لئے ترستی رہتی ہیں۔ بعض اوقات گھر تک اجڑ جاتے ہیں۔

اٹھرا کی کئی ایک اقسام ہیں، اولاد کا نہ ہونا، بچے کا مردہ پیدا ہونا یا پھر پیدا ہوتے ہی مرجانا، ایک مخصوص وقفہ سے بچوں کی پیدائش اور موت، صرف لڑکیوں کا پیدا ہونا یا پھر صرف لڑکوں کا ہی پیدا ہونا، نامکمل یا پھر معذور بچوں کا پیدا ہونا۔ اسی طرح صرف ایک بچے کا پیدا ہو کر زندہ رہنا۔ بچے کا دو یا تین سال کے وقفہ سے پیدا ہو کر مرجانا، حیض کی مسلسل بندش اور رحم کے اندر مسلسل سوزش، یہ سب اٹھرا ہی کی مختلف اقسام ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اٹھرا کی بہت سی اقسام ہیں جن میں ایک قسم ایسی ہے جس میں عورت کے جسم پر بڑے بڑے نیلے چٹاک (دھبے) بنتے، پھیلتے اور مٹتے چلے جاتے ہیں۔ مریضہ پر ہیجانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ نیند اُچاٹ ہو جاتی ہے اور وہ چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دیتی ہے۔ گھر والے یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر جن یا دیو آگیا ہے۔ یہ اٹھرا کی خطرناک اسٹیج ہوتی ہے۔ اکثر ان پڑھ جاہل عامل ایسی خاتون کے جن نکالتے نکالتے تشدد کی انتہا کر کے اُسے موت کی وادی میں دھکیل دیتے ہیں۔ مولا ایسے جاہلوں سے بچیوں اور بہنوں کو محفوظ رکھے۔

اٹھرا موروثی مرض بھی ہے۔ ایک عورت جادو کے زور پر بھی دوسری عورت پر اٹھرا مسلط کر دیتی ہے۔ اٹھرا کی موروثی قسم بھی کم خطرناک نہیں ہوتی۔ یہ وراثتاً ماں کی طرف سے بیٹی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقلی مرضِ کہنہ کا سبب بنتی ہے۔

حکماء اور طبیبوں کا کہنا ہے کہ عورت کے رحم کے قریب ایک جال بن جاتا ہے۔ جس کے اندر اٹھرا کا گاڑھا زہریلا مادہ خود بخود تیار ہو جاتا ہے۔ اس مادہ میں مخصوص قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو تخم حیات کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اس سے رحم بہت کمزور ہو جاتا ہے اور کمزور رحم قیام نطفہ سے لے کر پیدائش اولاد تک کے پورے عمل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی جب مخصوص جراثیم تخم حیات کو نگل لیں گے تو اولاد کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟

سورۂ مومنون میں ارشاد ربانی ہے (ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے پیدا کیا۔ پھر اسے مضبوط اور محفوظ جگہ (رحم) کے اندر ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کر دیا۔ پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر اُس بوٹی سے ہڈیاں بنا کر ان پر گوشت چڑھایا اور پھر اُسے نئی صورت عطا کر دی۔ رب تعالیٰ سب سے بابرکت کاری گر ہیں۔

کلامِ مقدس سے ثابت ہوا کہ کمزور رحم اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا اور رحم کی کمزوری اوپر بیان کردہ عوامل سے ہی پیدا ہوتی ہے۔

یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ حکیموں اور طبیبوں کی معتبر رائے اپنی جگہ مبنی برحقیقت ہے مگر اس کے برعکس بھی کچھ ہے جو یہاں بیان کرنا مضمون کی طوالت کا سبب بنے گا۔

اب ہم آتے ہیں اس مرض کے روحانی علاج کی طرف۔ اُوپر جس آیت مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے یعنی سورۂ مومنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۴ کے اعداد حاصل کریں جو کہ ۲۰۱۷۴۱ بنتے ہیں ان میں نام مریضہ مع والدہ کے اعداد اور نام مرض کے اعداد بھی شامل کرنا ہوں گے۔ ان اعداد سے مربع آتشی چال حسب قاعدہ پر کریں۔

مثالی نقش مربع کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اعداد آیت + نام مریضہ مع والدہ + اعداد مرض اٹھرا

۲۰۱۷۴۱ + ۱۵۵۱ + ۶۰۷

میزان: ۲۰۳۸۹۹ - ۳۰ = ۲۰۳۸۶۹ ÷ ۴ = ۵۰۹۶۷

ایک باقی بچا خانہ نمبر ۱۳ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ اسی طرح ۲ بچے تو خانہ نمبر ۹ میں اور اگر ۳ بچے تو خانہ نمبر ۵ میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہوگا۔

ایسے چار مربع نقوش اس وقت تیار کرنا ہوں گے جب مریضہ کا ستارہ شرف میں ہو۔ اگر شرف دور ہو تو مریضہ کے ستارہ کے مطابق مریضہ کا جو کلی دن بنتا ہے یہ دن جب تو چندہ ہو تو اس میں تیار کریں۔ ان میں سے ایک نقش گلے میں پہنانا ہوگا۔ ایک خالص سرسوں کے تیل میں ڈال دیں۔ مریضہ روزانہ اس تیل کی مالش جسم پر کیا کرے گی۔ ایک تعویذ پانی کی سرخ رنگ کی بوتل میں ڈال دیں۔ اس سے مریضہ روزانہ غسل کیا کرے۔ یعنی بوقت غسل چند قطرے غسل والے پانی میں ڈال لیا کریں۔ آخری تعویذ دوسری بڑی بوتل میں ڈال لیں۔ روزانہ نہار منہ دو چار گھونٹ مریضہ پی لیا کرے۔ اس عمل سے بتصدق محمد آلِ محمد کامل شفا ہوگی اور رب کریم اولاد کی دولت سے بھی مالا مال کریں گے۔

(۲) ایک بوتل پانی پر پیر کی صبح سورۂ مومنون پڑھ کر دم کریں رات کو سوتے وقت مریضہ دو چار گھونٹ پانی پی لیا کرے۔

(۳) کالی مرچ اور دیسی اجوائن دونوں دو دو سو گرام لے لیں اچھی طرح سے صاف کر کے رکھ لیں تو چندہ پیر کے روز دوپہر بارہ بجے سورۂ شمس ۱۴۱ بار مع اول و آخر ۴۱ مرتبہ درود محمد آلِ محمدؐ پڑھ کر دم کر لیں۔ مریضہ روزانہ نہار منہ چٹکی بھر اجوائن اور دو چار دانے کالی مرچ کم از کم پانی سے نگل لیا کرے۔ اس کے ایک گھنٹہ بعد تک کچھ نہ کھایا پیا جائے۔ انشاء اللہ کامل شفا ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل

۸۹۹	۹۰۶	۹۱۳	۹۱۸	۸۹۳
۹۱۳	۹۱۴	۸۹۴	۹۰۰	۹۰۷
۸۹۵	۹۰۱	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۵
۹۰۴	۹۱۰	۹۱۶	۸۹۶	۹۰۲
۹۱۷	۸۹۷	۹۰۸	۹۰۵	۹۱۱

عزرائیل — اسرافیل

وفق ۲۰۳۸۹۹

نوٹ: دورانِ علاج کم سے کم چالیس دن تک مریضہ انڈے، مچھلی اور ہر طرح کے گوشت سے پرہیز کریں۔

۴۰ روز تک میت والے مکان سے اور اس مکان سے بھی پرہیز رکھیں جہاں کسی بچے کی پیدائش ہو۔

۴۰ روز تک اگر سرخ اور کالے لباس سے بھی مریضہ اجتناب برتے تو اچھا ہے۔

اس عمل کی عام اجازت ہے برائے خدمت خلق کوئی بھی کر سکتا ہے

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

دعائے قربانی

سنت ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ ورنہ قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور یہ مسنون دعا پڑھ کر ذبح کرے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اس کے بعد اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ اور اگر چند آدمیوں نے مل کر قربانی کی ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اور اگر کسی دوسرے شخص کی طرف سے ہو تو اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُمْ بہتر یہ ہے کہ هُم یا مِنَّا کی جگہ اُن لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی ہے۔

☆☆☆☆

زور زبردستی کی عید

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اِس بار پھر مفتی حضرات نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا اور صرف خبروں پر اعتماد کر کے اپنے بزرگوں کی توہین کی اور خود مذاق کا نشانہ بنے۔ اس مضمون کی افادیت باقی ہے۔ اِس مضمون کو ایک بار پھر پڑھ لیں۔

ماہنامہ رسائل کے لئے کسی بھی موضوع پر بروقت کچھ لکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اسی لئے بعض ضروری اور اہم مضامین بروقت شائع نہ ہونے کی وجہ سے بے وقت کی راگنی بھی بن جاتے ہیں اور ان کی افادیت اور معنویت کم ہوجاتی ہے۔ لیکن زیر قلم موضوع جو ۲۹ر اور ۳۰ر کے چاند سے متعلق ہے۔ ایسا موضوع ہے جو تاخیر سے چھپنے کے باوجود بے فائدہ اور بے وقت نہیں ہے۔ اس لئے کہ کہرے اور گھٹا کی وجہ سے بار بار یہ امت اس طرح کے مسائل اور خلفشار کا شکار ہوگی اور بار بار لوگوں کے روزے خراب ہوتے رہیں گے۔ اس لئے یہ مضمون جو یقیناً کافی تاخیر سے شائع ہورہا ہے آئندہ کے لئے پوری امت کے واسطے انشاء اللہ رہنما ثابت ہوگا اور ممکن ہے کہ اُن علماءِ دین کو بھی اِس مضمون سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا ہوجائے جو لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔

یقین کیجئے کہ جب بھی کسی ایسے موضوع پر قلم اٹھانا پڑتا ہے جس کی زد علماءِ دین پر پڑتی ہو تو ہمیں خود بھی دُکھ ہوتا ہے اور ہمارا قلم خود بھی خون کے آنسو بہاتا ہے اور اظہارِ صداقت کا یہ فریضہ جو بادلِ نخواستہ ہمیں ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے وادیٔ جذبات میں درد کا دھواں اٹھائے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ علماءِ دین کا وقار ہمیں بھی اتنا ہی عزیز ہے جتنا کسی صاحب ایمان کو ہوسکتا ہے لیکن جب جب دین کے وقار کا مسئلہ کھڑا ہوجاتا ہے تب تب علماءِ دین کے وقار کی بات ثانوی نوعیت کی چیز ہوجاتی ہے اور اس وقت دل کے جذبات کو نظر انداز کر کے آبروئے دین اور ناموسِ مذہب کی خاطر بے تکلف باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تاکہ دین اسلام کا چہرہ جو پہلے ہی سے بہت زیادہ مجروح ہے مزید زخم آلودہ نہ ہوجائے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کے زمانے میں لوگوں کو دینِ اسلام سے اتنی محبت وعقیدت نہیں ہے جتنی محبت وعقیدت اپنے اپنے حلقے کے علماء اور اکابر سے ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جس دین کی وجہ سے اولیاء اور علماء کو محبوب رکھا جاتا ہے۔ اُس دین کی کھلے عام پامالی پر بھی کسی طرح کا غم نہ علماء کو ہوتا ہے اور نہ عوام کو۔ کسی بھی عالم دین یا کسی بھی حضرت وپیر کے خلاف کسی کا قلم اُٹھ جائے تو ایک ہنگامہ برپا ہوجاتا ہے اور شرق سے غرب تک ایک آگ سی بھڑک اٹھتی ہے اور عقیدت مندوں کے چہرے کسی میعادی بخار کے مریض کی طرح اتر جاتے ہیں لیکن جب دین اسلام کا کوئی جزو پامال ہو یا دین اسلام کے خلاف کھلم کھلا کوئی غلط فیصلہ ہو تو کسی کے سر پر جوں نہیں رینگتی۔ نہ ہی کسی کا سر چکراتا ہے اور نہ ہی کسی کے چہرے کی رنگت پیلی پڑتی ہے۔ کیوں؟ ظاہر ہے کہ محض اس لئے نا کہ جس دین کی وجہ سے ہم علماء اور اکابر کی عزت کرتے ہیں اس دین کے شعور سے ہم محروم ہیں یا پھر ہمیں دانستہ محروم رکھا گیا ہے۔ کیوں کہ یہ بات مسلم ہے کہ اگر مسلمانوں میں دینی شعور بیدار ہوجائے تو مولویوں کے حلوؤں مانڈوں میں کچھ نہ کچھ کمی ضرور واقع ہوجائے گی۔

گزشتہ ماہِ مبارک کے موقع پر ۲۹ر رمضان کو چاند دیکھنے کا جو ڈرامہ مرتب ہوا وہ پوری امت کے لئے باعث شرم بات ہے۔ اس ڈرامے میں کچھ لوگ براہِ راست ملوث تھے اور کچھ لوگ بالواسطہ شکار ہوئے اور اکثریت علم دین سے ناواقفیت اور مسئلہ رویت ہلال سے نابلد

ہونے کی وجہ سے عید منانے کی غلطی کر بیٹھی۔

بے چارے عوام کا کیا قصور، وہ تو اپنے علماء کے حکم کی تعمیل یہ سوچ کر کرتے ہیں کہ علماء جو بھی فیصلہ کرتے ہیں وہ دین وشریعت کے مطابق ہی کرتے ہیں۔ اس میں ان کی اپنی ذاتی کوئی غرض نہیں ہوتی۔ عوام کو تو یہ بتایا گیا ہے کہ بزرگوں کی غلطی پکڑنا غلط ہے۔ انہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ بزرگوں کی غلطی کو اختیار کرنا بھی غلطی ہے۔

ذرا یاد تو کیجئے وہ وقت جب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ نے منبر رسول علیہ السلام پر کھڑے ہو کر کھلے عام یہ فرمایا تھا کہ مہر کی مقدار اس حد سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر کوئی اس حد سے زیادہ بوقت نکاح مہر باندھے گا تو میں اس کو سزا دوں گا۔ اس وقت ایک بوڑھی عورت نے قرآن حکیم کی ایک آیت پڑھ کر سنائی اور عمر فاروقؓ کو متنبہ کیا کہ مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی جاسکتی۔ یہ شوہر کی بساط اور وسعت کے مطابق کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا بھی ہوسکتا ہے۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ لرز اٹھے تھے اور انہوں نے برجستہ یہ فرمایا تھا کہ اگر یہ بڑھیا میری رہنمائی نہ کرتی اور دوران گفتگو مجھے نہ ٹوکتی تو آج عمر ہلاک ہوجاتا۔

لیکن یہ بات اس زمانے کی ہے جب بڑے لوگ فی الحقیقت اللہ سے ڈرتے تھے اور اگر انہیں ان کی اُس غلطی کا احساس دلا دیا جاتا تھا جو ازراہِ بشریت اُن سے ہوجاتی تھی تو وہ فوراً ہی تائب ہوجاتے تھے اور تاویلات کے جنگل میں بھٹکنے سے گریز کرتے تھے۔ وہ ڈرتے تھے آخرت کی پکڑ سے اور انہیں آخرت کی پکڑ کے مقابلے میں دنیا کی ہر سزا اور شرمندگی گوارہ تھی۔

اب حالات بدل چکے ہیں۔ اب عوام تو عوام علماء کا حال یہ ہے کہ اگر آپ سو دلیلوں سے بھی یہ ثابت کردیں کہ ان سے فلاں معاملے میں لغزش ہوگئی ہے تو وہ اپنے گناہ کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگادیں گے اور ایسی ایسی تاویلیں کریں گے کہ شیطان بھی شرمندہ ہوجائے گا۔

''علم فلکیات'' کی رو سے جو مولویوں اور مفتیوں کے نزدیک سرے سے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ ۲۹؍ کا چاند ہونے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اس لئے کہ ہندوستان بھر میں چھپنے والے لاکھوں کیلنڈروں میں جو پوری ذمہ داری کے ساتھ چھاپے جاتے ہیں ۲۹؍ کا چاند تسلیم نہیں کیا گیا تھا حد تو یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے جو کیلنڈر بہ نفس نفیس خود چھاپا ہے اس میں بھی ۳۰؍ ہی کا چاند تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ۹؍ جنوری بروز اتوار کی عید منائی گئی ہے۔

''علمِ فلکیات'' کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں۔ اس بارے میں تو ہم آپ کو بعد میں بتائیں گے۔ پہلے تو دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے یہ سوال کریں گے کہ جب علم فلکیات کی کوئی بساط نہیں ہے تو اپنے مطبوعہ کیلنڈر میں چاند کی تاریخوں کا جو حساب دارالعلوم پھیلاتا ہے اس کا ماخذ کیا ہے؟

کیا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اندھیرے میں تیر چلاتی ہے؟ یا اس کے پاس کوئی ایسا پیمانہ ہے جس سے وہ اندازہ کرلیتی ہے کہ فلاں ماہ کا چاند ۲۹؍ کا ہوگا اور فلاں ماہ کا چاند ۳۰؍ کا...... یا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کیلنڈر چھاپنے کے معاملے میں محض نقل سے کام لیتی ہے اور دوسرے ناشروں کی اندھی تقلید کرتی ہے؟

ان سب سوالوں کا جواب تو دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے ذمہ ہے۔ وہ کس طرح عوام کو مطمئن کرے گی وہ جانے۔ ہم تو اپنے قارئین کو اُس رات کی طرف لے کر چلتے ہیں جس رات چاند دیکھنے کا ڈرامہ کھلا کھیلا گیا۔

ہندوستان سے نشر ہونے والی ساڑھے آٹھ بجے کی خبروں میں یہ اعلان کردیا گیا تھا کہ چاند نظر نہیں آیا ہے۔ اس لئے عید اتوار کی ہوگی۔ دیوبند کے عوام بھی مطمئن ہوگئے تھے۔ چنانچہ حسب معمول دیوبند میں تراویح پڑھی گئی اور لوگ اگلے دن روزہ رکھنے کی نیت کے ساتھ سوگئے۔ رات گئے دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام نے یہ اعلان کردیا کہ چاند نظر آگیا ہے اس لئے کل عید ہوگی۔

جس وقت ہم نے یہ بات سنی تو کسی قدر حیرت ہوئی اس لئے کہ ہم نے خود ملک کے مختلف شہروں میں فون کرکے یہ معلوم کیا تھا کہ چاند نظر آگیا ہے یا نہیں۔ ہر طرف سے یہی جواب موصول ہوتا تھا کہ ہمارے علاقے میں چاند نظر نہیں آیا۔ حد یہ ہے کہ جے پور اور دہلی سے بھی ہمیں یہی جواب موصول ہوا تھا۔

بے شمار علاقوں سے خود ہمارے پاس فون آئے تھے۔ دریافت کرنے کے لئے کہ رویت ہوگی یا نہیں اور اہل دیوبند کل کے روزے کے بارے میں کیا فیصلہ کررہے ہیں۔ گیارہ بجے تک ہم سب کو یہی جواب دیتے رہے کہ چاند نظر نہیں آیا ہے اس لئے کل روزہ رہے گا۔ اچانک دارالعلوم دیوبند سے گھنٹہ بجنے کی آواز آئی پھر لاؤڈ اسپیکر پر بھی چاند نظر آنے کی خبر نشر ہوئی تو ہمیں حیرت ہوئی کہ چاند کو کس علاقے سے ڈھونڈ کرلائے ہیں۔

ہم نے دہلی، جے پور، سہارنپور، میرٹھ، جودھپور، ممبئی، کانپور، الہ آباد، دہرہ دون، بنگلور، اعظم گڑھ، لکھنؤ، فون کیا۔ ان میں سے جودھپور، ممبئی، بنگلور سے یہ اطلاع ملی کہ چاند نظر نہیں آیا اس لئے کل ہمارے علاقے میں عید نہیں ہے۔

کانپور اور الہ آباد سے یہ اطلاع ملی کہ چاند نظر نہیں آیا ہے اور ادھر اُدھر سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں......وہ ناقابلِ اطمینان ہیں۔

باقی اکثر جگہوں سے یہ معلوم ہوا کہ مرادآباد سے خبر آگئی ہے کہ چاند نظر آیا ہے۔ حد یہ ہے کہ دہلی والوں کو بھی مرادآباد ہی کی اطلاع پر چاند نظر آنے کا یقین ہوا اور اسی بنیاد پر اعلان کیا گیا۔ دراصل یہ خبر خبر احاد تھی۔ ہر علاقے کو مرادآباد ہی والوں نے یہ اطلاع فراہم کی تھی کہ چاند ہوگیا ہے۔

دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم الشان ادارے کے مفتیوں کا یہ فرض تھا کہ وہ دہلی وغیرہ کی اطلاع سننے پر تحقیق کرتے کہ انہیں چاند نظر آنے کی خبر کہاں سے فراہم ہوئی تو اسی وقت یہ حقیقت کھل جاتی کہ چاند نظر آنے کی خبر مرادآباد سے پھیلائی گئی ہے۔

دیوبند میں مرادآباد کو بنیاد نہیں بنایا گیا بلکہ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کی وجہ سے ہردوئی کو بنیاد بنایا گیا تاکہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات بذاتِ خود نشانہ نہ بن سکیں اور انہوں نے لوگوں کو یہ کہہ کر مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ ہم نے تو حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کے فرمانے پر اعلان کیا ہے۔ حالاں کہ دنیا جانتی ہے کہ اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کے نزدیک مولانا ابرار الحق صاحب کے فرمان کی کوئی حقیقت ہوتی تو اب تک علماء دیوبند کے درمیان جو جھگڑا چل رہا ہے یہ کبھی کا ختم ہوجاتا۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ عید منانے کا فیصلہ کسی بنا پر پہلے کرلیا گیا تھا اور خبریں بعد میں ادھر اُدھر سے وصول کیں اور بنا اُن خبروں کی بلاشبہ مرادآباد بنا۔

دیوبند میں اکثر لوگ محوِ خواب تھے۔ اس وقت رات گئے یہ اعلان کیا گیا کہ مختلف مقامات سے چاند دیکھنے کی اطلاعات موصول ہونے کی وجہ سے کل صبح عید کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ جملہ اہل دیوبند کو خبردار کرنے کے لئے اعلان میں بولا جارہا تھا۔ یہ بجائے خود یہ ثابت کررہا تھا کہ چاند کی اطلاع غیر شرعی انداز پر موصول ہوئی۔ جو لوگ بہشتی زیور یا تعلیم الاسلام جیسی کتابوں کا مطالعہ کرچکے ہوں وہ اس بات سے باخبر ہوں گے کہ خبر، اطلاع اور شہادت میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

شہادت اُسے کہتے ہیں کہ شاہد قاضی کے سامنے بیٹھ کر چاند دیکھنے کی گواہی پیش کرے اور شاہد کا صاحب ایمان ہونا اور عاقل وبالغ ہونا مسلم ہو اور اس کے بارے میں یہ یقین بھی ہو کہ جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہے۔ اور فرائض کی ادائیگی کے ساتھ وہ دوسرے معاملات میں بھی

خوف خدا اور احتساب آخرت سے ڈرتا ہے۔ قاضی اس سے جرح اور بحث کے بعد بشرطیکہ وہ اپنے بیان پر قائم رہا اس کی شہادت قبول کر سکتا ہے
جو اطلاعات ریڈیو کے ذریعہ، ٹیلی فون یا فیکس کے ذریعہ یا کسی اور آلات کے ذریعہ موصول ہوتی ہیں ان پر شہادت کا اطلاق نہیں ہوتا اور اس طرح کی اطلاعات کو بنیاد بنا کر روزہ ترک نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ مسئلہ رویت ہلال میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

''شہادت ہلال میں ضابطہ بیان کرنے سے پہلے ایک بات سمجھ لینا ضروری ہے کہ شہادت اور خبر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ بعض کلام بحیثیت خبر کے معتبر اور قابل اعتماد ہوتے ہیں مگر بحیثیت شہادت کے ناقابل قبول ہوتے ہیں۔ آج تک تمام دنیا کی عدالتوں میں ان دونوں چیزوں کا فرق قانونی حیثیت سے محفوظ ہے۔ ٹیلی گراف، ٹیلی فون، ریڈیو...... اخبارات اور خطوط کے ذریعہ جو خبریں دنیا میں نشر ہوتی ہیں ان کا نشر کرنے والا یا لکھنے والا اگر کوئی قابل اعتماد شخص ہے تو بحیثیت خبر کے وہ سارے جہاں میں قبول کی جاتی ہے اس پر اعتماد کر کے لاکھوں کروڑوں کے کاروبار ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کے معاملات ان خبروں پر چلتے ہیں۔ عدالتیں بھی بحیثیت خبر کے ان کو تسلیم کرتی ہیں لیکن کسی مقدمہ اور معاملے کی شہادت کی حیثیت سے ان خبروں کو دنیا کی کوئی عدالت قبول نہیں کرتی اور ایسی خبروں کی بنیاد پر کسی مقدمہ کا فیصلہ نہیں دیتی بلکہ ضروری قرار دیتی ہے کہ گواہ مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہو کر گواہی دے تاکہ اس پر جرح کی جاسکے اور چہرہ بشرہ وغیرہ کی کیفیات سے اس کو پرکھا جاسکے۔ یہی حکم شریعت اسلام ہے۔ (ناشر مکتبہ تفسیر القرآن، دیوبند ص ۳۳)

حضرت مفتی صاحبؒ کی اس تحریر سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہوگئی کہ خبر اور شہادت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کسی بھی آلے کے ذریعہ ریڈیو ہو یا ٹیلی فون جو اطلاع موصول ہوتی ہے وہ خبر ہے وہ شہادت نہیں ہے اور خبر کتنا بھی سچا مسلمان نشر کر رہا ہو۔ وہ خبر ہی رہے گی۔ اس کی صداقت بیانی یا اس کی بزرگی کی وجہ سے وہ شہادت کا درجہ نہیں حاصل کرلے گی۔

اس بات کو جاری رکھتے ہوئے مفتی صاحب نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

''اگر کوئی عدالت، ٹیلی فون یا ریڈیو پر کسی شاہد کی شہادت قبول کرنے سے انکار کردے تو اس کے معنی یہ نہیں کہ عدالت نے اس شخص کو ناقابل اعتماد یا جھوٹا قرار دے دیا۔ بہت ممکن ہے کہ قاضی اور جج کا دل کسی ایک ہی شہادت سے یا دور کی خبر سے بالکل مطمئن ہو جائے اور وہ اس کو صحیح سمجھے۔ اگر ضابطۂ شہادت کی رو سے قاضی یا جج کا ایسا اطمینان ''مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔''

اس تحریر سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس طرح کی خبریں جو فون پر موصول ہوئی تھیں ان کے بارے میں اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کو اطمینان بھی تھا۔ تب بھی ان کی حیثیت خبر کی تھی۔ شہادت کی نہیں تھی۔ وہ اپنے دل کی اور اپنی ذات کی حد تک ان خبروں کی تصدیق کر سکتے تھے۔ کیوں کہ ان خبروں کی وجہ سے انہیں اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ چاند نظر آنے کا اعلان کر کے لوگوں کو اگلے دن عید کرنے پر مجبور کردیں۔

بہت ممکن ہے کہ جن لوگوں نے مرادآباد کے مدرسہ شاہی میں آکر چاند نظر آنے کی شہادت دی ہو وہ جھوٹے نہ ہوں۔ انہیں چاند کی کوئی جھلک کسی طرح نظر آگئی ہو۔ تو یہ شہادت مرادآباد والوں کے لئے صحیح ہوسکتی تھی لیکن یہ خبر مرادآباد والوں نے دوسری جگہ جو فون کے ذریعہ پھیلائی تھی وہ شرعاً درست نہیں تھی۔ کیوں کہ اکابر دارالعلوم دیوبند کی یہ رائے ہے کہ فون کے ذریعہ جو اطلاع ملے گی وہ خبر ہے شہادت نہیں ہے اور خبر کی بنیاد پر دوسرے کسی بھی مقام پر اعلان عام کر دینا جائز نہیں ہے۔

اسی کتابچہ میں ''نصاب شہادت'' کا عنوان قائم کر کے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"اور اگر مطلع صاف ہو یعنی ایسا گرد و غبار یا دھواں یا بادل وغیرہ افق پر چھایا ہوا نہ ہو جو چاند کی رویت میں حائل ہو سکے اور اس کے باوجود کسی بستی اور شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہیں آیا تو ایسی صورت میں ہلال عیدین کے لئے صرف دو چار گواہوں کے اس بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا اس شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں ایک جمِ غفیر یعنی بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں۔" اور اپنی اپنی جگہ چاند دیکھنا بیان کریں۔ کسی سازش کا احتمال نہ ہو اور جماعت کی کثرت کے سبب عقلاً یہ باور نہ کیا جا سکے کہ اتنی بڑی جماعت جھوٹ بول سکتی ہے۔ (حوالہ مذکور ص ۴۱)

اس عبارت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر گواہی دینے والے مختلف اطراف سے آکر گواہی دیں...... یعنی گھر بیٹھے ٹیلی فون نہ کھٹکھٹائیں اور اتنی بہت ساری تعداد میں ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقلاً محال ہو اور وہ ایک ساتھ نہ آئے ہوں بلکہ الگ الگ محلوں سے آئے ہوں تو ان کی شہادت قبول کرلی جائے گی۔ لیکن ہمارے دیوبند میں جو کچھ ہوا۔ اس کی بنیاد صرف ٹیلی فون تھا۔ چاند کی خبر فراہم کرنے والے ہر جگہ مراد آباد والے تھے۔ اس پر یہ کہنا کہ ۲۹ رکی عید ہونے کی دہلی سے بھی اطلاع آگئی تھی۔ لکھنؤ سے بھی اور دہرہ دون وسہارنپور سے بھی مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی بات ہے۔ بلاشبہ یہ خبر احاد تھی۔ جسے فن کاری کے ذریعہ خبر متواتر بنایا گیا اور لوگوں کے روزے خراب کئے گئے۔

دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے اخبارات میں جو بیان جاری کیا ہے اس میں حسن تاویل سے کام لیتے ہوئے یہ فرمایا ہے دراصل خبر "خبر مستفیض" کا درجہ حاصل کر چکی تھی۔ اس لئے ہم نے سنیچر کو روزہ نہ رکھنے کا فیصلہ دیا۔

آیئے ذرا یہ دیکھیں۔ خبر خبرِ مستفیض کے بارے میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ کی رائے کیا ہے۔

اس کتابچے میں حضرت مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"ایک صورت ایسی بھی ہے کہ جس میں کسی چاند کے لئے باقاعدہ شہادت شرط نہیں رہتی۔ خواہ وہ رمضان کا چاند ہو، یا عید وغیرہ کا۔ وہ صورت یہ ہے کہ کوئی خبر عام اور مشہور و متواتر ہو جائے کہ اس کے بیان کرنے والے مجموعہ پر یہ گمان نہ ہو سکے کہ انہوں نے کوئی سازش کی ہے یا سب کے سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ ایسی خبر کو اصطلاح میں مستفیض یعنی مشہور کہا جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ مختلف اطراف سے مختلف آدمی یہ بیان کریں کہ ہم نے چاند خود دیکھا ہے یا ہمارے سامنے فلاں قاضی نے چاند دیکھنے کی شہادت قبول کر کے چاند ہو جانے کا فیصلہ دیا ہے۔

قارئین دیکھ لیں کہ دارالعلوم کے مفتیوں نے جس خبر کا سہارا لیا ہے حقیقتاً وہ خبرِ مستفیض تھی ہی نہیں۔

کچھ آگے حضرت مفتی صاحبؒ یہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ کسی ریڈیو سے بہت سے شہروں کی خبریں سن لینا استفادہ خبر کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ استفادہ خبر جب سمجھا جائے گا جب دس بیس جگہوں کے ریڈیو اپنے اپنے مقامات کے قاضیوں یا ہلال کمیٹی کا فیصلہ نشر کریں۔ یا جن لوگوں نے چاند دیکھا ہے ان کا بیان نشر کریں۔ یا چار پانچ جگہ کے ریڈیو اور دس بیس جگہ کے ٹیلی فون اور ٹیلی گرام ایسے لوگوں کے پہنچیں جنہوں نے خود چاند دیکھا ہے۔

مفتی صاحب کی اس عبارت کی روشنی میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے حضرات مفتیان نے اعلان عید کرنے میں ذمہ داری کا ثبوت نہیں دیا۔ مراد آباد کے مدرسے سے جو خبر موصول ہوئی تھی وہ چاند دیکھنے والوں کا بیان نہیں تھا بلکہ وہ چاند دیکھنے کی شہادت دی تھی اور فون کرنے والے چند افراد تھے لیکن چوں کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے رشتے دار تھے اس لئے ان کی خبر کو ٹھکرا دینا آسان نہیں تھا۔

اسی عبارت کے آخری پیراگراف میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ یہ فرماتے ہیں۔

''یاد رہے کہ استفادہ خبر وہی معتبر ہوگا جب کہ ایک بڑی جماعت خود دیکھنے والوں سے سن کر یا کسی شہر کے قاضی کا یہ فیصلہ خود سن کر بیان کریں۔ عامیانہ شہرت کو یہ پتہ نہ ہو کہ کس نے اس کو مشہور کیا ہے۔ کسی خبر مستفیض یا مشہور بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ (بحوالہ شامی جلد۲،ص ۱۲۹)

اس عبارت میں بات بالکل صاف ہوگئی کہ جب تک اعلان میں یہ نہیں بتایا جائے کہ کہاں کہاں سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں اور ان کو قبول کرنے کی شرعی بنیاد کیا ہے۔ کسی خبر کو خبر مستفیض کہنا یا سمجھ لینا جائز نہیں ہے۔

دیوبند میں یہ بات پھیلائی گئی کہ مختلف مقامات سے مثلاً سہارنپور، دہلی، دہرہ دون، میرٹھ وغیرہ سے چاند دیکھنے کی خبر آگئی ہے۔ اس لئے کل عید کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اگر دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات ہر علاقے سے خبر آنے پر صرف اتنا پوچھ لیتے کہ ان کو چاند نظر آنے کی اطلاع کہاں سے موصول ہوئی تو انہیں خود ہی یہ اندازہ ہو جاتا کہ خبر صرف ایک ہی علاقے سے پھیلی ہے۔

سہارنپور والوں نے دیوبند کو بنیاد بنایا۔ پھر دہلی والوں نے بھی۔ اس کے بعد سہارنپور والوں نے دیوبند کو بنیاد بنایا۔ پھر دہلی والوں نے بھی مراد آباد کی خبر کو بنیاد بنایا ہے۔ اور دہرہ دون والوں نے بھی۔ اس کے بعد سہارنپور والوں نے دیوبند کو بنیاد بنایا لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف مراد آباد سے یوپی کے دوسرے علاقوں میں جہاں ۲۹/ کا چاند مان لیا گیا تھا۔ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کو بنیاد بنایا لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف مراد آباد سے یہ خبر چلی اور آندھی اور طوفان کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ صرف ایک ''روزہ'' رکھ لینے میں کیا قباحت تھی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی؟ اور مفتیانِ کرام کو سنیچر کے دن عید منا لینے کی اتنی بھی کیا جلدی تھی۔ اس کا جواب پالینا شاید قیامت سے پہلے ممکن نہیں ہے۔

حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے اس کتابچہ کے ص ۴۹ پر بالکل ہی معاملہ صاف کر دیا۔ وہ کہتے ہیں۔

''ہلال رمضان کے علاوہ عید بقرعید بالکل دوسرے مہینے کے لئے ثبوت ہلال باقاعدہ شہادت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور شہادت کے لئے حاضر ہونا لازمی ہے۔ غائبانہ خبروں کے ذریعہ شہادت ادا نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ قدیم طرز کے آلات خبر رسانی، خط وغیرہ ہوں یا جدید طرز کے ریڈیو اور ٹیلی فون وغیرہ۔

اب ہمارے علماءِ دین کیا فرماتے ہیں؟ حضرت مفتی صاحبؒ نے تو ٹیلی فون کی اطلاع کو سرے سے ناقابلِ اعتبار قرار دے دیا ہے جب کہ دیوبند میں چاند دیکھنے کی جو اطلاع موصول ہوئی تھی وہ فون ہی کے ذریعہ ہوئی تھی۔ کوئی ایک شخص بھی براہِ راست شہادت دینے کے لئے نہیں آیا تھا۔

آگے چل کر حضرت مفتی صاحبؒ پھر فرماتے ہیں۔

''کوئی ایسی مبہم خبر کہ فلاں جگہ چاند دیکھا گیا ہے۔ استفادہ خبر کے لئے کافی نہیں ہے۔''

اس کے بعد حضرت مفتی صاحبؒ نے اپنی گفتگو کے خلاصے کے طور پر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ماہِ رمضان کے چاند دیکھنے کی اگر کوئی شہادت دے تو اس کو تھوڑی بہت تحقیق کے بعد قبول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یا چند اشخاص ہلال عید کی شہادت دیں تو اس شہادت کو قبول کرنے میں جب کہ یہ شرعی بنیادوں پر پوری اترتی ہو۔ احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ لوگوں کے روزے خراب ہو جانے کا احتمال نہ رہے۔

ہم اپنے قارئین کو یہ بتادیں کہ حضرت امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جس علاقے کے لوگوں کو چاند نظر آجائے اُس علاقے کے لوگ عید منا سکتے ہیں لیکن وہ دوسری جگہ خبریں دیں اور ان لوگوں کو بھی عید منانے کا پابند کریں جن کے علاقے میں چاند نہیں دیکھا گیا درست نہیں

ہے۔آج کے دور میں جب کہ شہادت دینے والے قابلِ اعتبار نہیں ہیں اور مسلمانوں میں کذب بیانی روزمرّہ کے معمولات میں داخل ہوگئی ہے اور خوفِ آخرت سے وہ لوگ بھی بے نیاز نظر آتے ہیں جنہیں خوفِ آخرت سے بے نیاز نہیں ہونا چاہئے تھا۔احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ رویت اگر عام نہ ہو تو دوسرے علاقے میں مسلمانوں کو عید منانے پر اُکسانا درست نہیں ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے موجودہ صدر مفتی نظام الدین صاحب مدظلہ العالی غالباً جنہوں نے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے ہونے والے فیصلے پر دستخط بھی نہیں کئے تھے، اپنے ایک کتابچہ میں جو "رویت ہلال کی شرعی حیثیت" کے نام سے مکتبہ حسامیہ دیوبند نے شائع کیا تھا۔یہ فرماتے ہیں۔

"۲۹ر تاریخ کو اپنے یہاں اور آس پاس خوب غور سے چاند دیکھا جائے۔نظر آجائے تو فبہا ورنہ ۳۰ر تاریخ شمار کرلے اور بلاوجہ دور دراز مقامات تک تلاشِ ہلال کے لئے نہ جائے اور نہ ہی کہیں سے خبر منگانے کے درپے ہو۔"

حضرت مفتی صاحب کی اس عبارت سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ اگر اپنے علاقے میں چاند نظر نہ آئے تو پھر ۳۰ر روزے پورے کئے جائیں اور چاند کی اطلاعات اِدھر اُدھر سے وصول کرنے کی کوشش میں انسان پریشان نہ ہو۔

کتنی سچی اور سیدھی سادی بات ہے۔لیکن یہی بات نہ جانے کن آفات کا شکار ہوگئی اور لوگوں کے روزے خراب ہوئے۔

دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات کو عید منانے کے بعد پوری طرح یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ آسام، بنگال، جنوبی ہند کا پورا علاقہ کیرالہ وغیرہ ممبئی، مدراس اور ہندوستان کے تقریباً ۸۵ر فی صد اضلاع میں ۳۰ر کا چاند مانا گیا اور اتوار کے دن عید ہوئی۔ پورے پاکستان میں ۳۰ر کا چاند مانا گیا۔وہاں بھی اتوار ہی کے دن عید منائی گئی۔

حیرت کی بات یہ ہے یوپی کے بہت سے شہروں میں مثلاً کانپور، الہ آباد اور میرٹھ کے آس پاس کے قصبات وغیرہ میں ۲۹ر کا چاند تسلیم نہیں کیا گیا۔یہ اس بات کی علامت ہے کہ دہلی اور دیوبند کے ملے جلے فیصلے کے باوجود عوام نے ۲۹ر کی رویت کو کوئی اہمیت نہیں دی اور علماءِ دین کے فیصلے کو مسترد کردیا۔جو ایک افسوس ناک بات ہے۔

اس سے زیادہ حیران کن اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ دیوبند میں بھی سنیچر کے دن بہت لوگوں کے روزے تھے۔جنہیں مجبوراً افطار کرنا پڑا اگر علماءِ اسی طرح غلط فیصلے کرتے رہے اور انہوں نے اس طرح کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا تو علماء کا رہا سہا اعتماد بھی اُٹھ جائے گا اور عوام من مانی کرنے پر مجبور ہوں گے۔دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کی یہ ذمہ داری تھی اور اسی میں ان کی عافیت تھی کہ جب انہیں یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ ملک بھر میں چاند ۳۰ر کا مانا گیا ہے تو اپنی غلطی کا اعتراف کرلیتے۔جب کہ ان کی غلطی فقط اتنی تھی کہ انہوں نے موصول ہونے والی خبروں کو عجلت کے ساتھ مان لیا تھا۔اور اس طرح کی غلطیاں ازراہِ بشریت ہوجاتی ہیں۔لیکن دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے ایک غضب اور ڈھایا۔نہ صرف یہ کہ انہوں نے اپنی غلطی کی اُلٹی سیدھی تاویلیں کیں بلکہ اخبارات کے ذریعہ یہ اعلان بھی کرایا کہ روزہ قضا کرنے کی ضرورت نہیں۔کچھ لوگ جو روزہ قضا کرنے کے موڈ میں تھے انہوں نے اس خبر کو پڑھنے کے بعد اپنا ارادہ بدل دیا۔اس طرح دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات نے سب کا وبال اپنے سروں پر لے لیا۔یہ دور اندیشی ہے یا عاقبت نااندیشی، اس کا فیصلہ بروزِ محشر ہوجائے گا۔

☆ ☆ ☆

آیئے اب اصولی طور پر اور علمِ فلکیات کے حساب سے دیکھیں کہ گزشتہ عید سنیچر کی ہونی چاہئے تھی یا اتوار کی۔

ساری دنیا اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ ہر سال ہجری ماہ اور عیسوی سالوں میں بالعموم دس دن کا فرق ہوجاتا ہے۔یہ بات اس قدر

مشہورِ عام ہے کہ اس کی تکذیب کرنا دوپہر کے وقت سورج کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ آپ نے کبھی نہ سنا ہوگا کہ اور نہ ہی آپ نے کبھی یہ دیکھا ہوگا کہ کسی سال ۹؍دن کا فرق ہوا ہو۔ کسی سال گیارہ دن کا اور کسی سال دس دن کا۔ ہر سال ہجری سال عیسوی سال کے مقابلے میں ۱۰؍دن پیچھے لوٹتا ہے۔ اس حساب سے ہر ۳۶؍سال کے بعد ماہِ مبارک جنوری کے مہینے میں لوٹ آتا ہے۔ دراصل عیسوی سال ۳۶۵؍دن کا ہوتا ہے ہجری سال ۳۵۵؍دن کا۔ عیسوی سال میں مہینوں کے دن متعین ہیں۔ ہر سال ۷؍مہینے ۳۱؍دن کے ہوتے ہیں۔ ۴؍مہینے ۳۰؍دن کے اور ایک مہینہ ۲۸؍دن کا ہوتا ہے۔ جنوری، مارچ، مئی، جولائی، اگست، اکتوبر اور دسمبر ۳۱؍دن کے ہوتے ہیں۔ اپریل، جون، ستمبر اور نومبر ۳۰؍دن کے ہوتے ہیں اور فروری ۲۸؍دن کا ہوتا ہے۔

ہجری سال میں ۳۱؍دن کا کوئی مہینہ نہیں ہوتا۔ مہینہ یا تو ۲۹؍کا ہوتا ہے یا پھر ۳۰؍کا۔ عیسوی سال میں یہ متعین ہے کہ کون سا مہینہ کتنے دن کا ہوتا ہے۔ جب کہ ہجری سال میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ کوئی سا بھی مہینہ ۲۹؍دن کا ہوسکتا ہے اور کوئی سا بھی ۳۰؍دن کا۔ البتہ عمومی طور پر یہ ہوتا ہے کہ اگر ذی الحجہ کا مہینہ ''ماہِ کامل'' ہو یعنی پورے ۳۰؍دن کا ہو تو آنے والے ہجری سال میں ۲۹؍کے سات چاند ہوتے ہیں اور ۳۰؍کے پانچ اور ایسا سن ہجری کل ۳۵۳؍دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۴۱۶ھ میں ذی الحجہ بھی ماہِ کامل تھا اور ۱۴۱۸ھ کی شروعات بھی ۳۰؍کے چاند سے ہوتی تھی اس لئے ۱۴۱۸ھ میں بھی ۲۹؍دن کے مہینے سات ہوئے اور ۳۰؍کے پانچ۔

اگر ذی الحجہ کا مہینہ ماہِ ناقص ہو اور ۲۹؍کے چاند سے سنِ ہجری کی شروعات ہو تو پورے سال میں ۵؍مہینے ۲۹؍کے اور سات مہینے ۳۰؍کے ہوتے ہیں۔ ایسا سنِ ہجری ۳۵۵؍دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۴۱۵ھ کا آخری مہینہ جو ذی الحجہ کا مہینہ ہوتا ہے۔ ''ماہِ ناقص'' تھا اور ۱۴۱۶ھ کی شروعات ۲۹؍کے چاند سے ہوئی تھی۔ اس لئے ۱۴۱۶ھ میں ۵؍چاند ۲۹؍کے اور سات چاند ۳۰؍کے ہوئے تھے۔ بالکل اسی طرح ۱۴۲۰ھ کی شروعات بھی ۲۹؍کے چاند سے ہوئی تھی۔ اس لئے اس سال بھی سات چاند ۳۰؍کے اور پانچ چاند ۲۹؍کے ہوئے تھے۔ چنانچہ تمام کیلنڈروں میں یہی حساب درج تھا۔ حد یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے جو کیلنڈر شائع ہوا تھا۔ اس میں بھی پورے سال میں سات چاند ۳۰؍کے اور پانچ چاند ۲۹؍کے تسلیم کئے گئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک طے شدہ نظامِ قدرت ہے اور اس نظامِ قدرت کو یکسر انداز کر کے رمضان اور عید کا چاند دیکھنا افسوس ناک طرزِ عمل ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ کائنات میں بے شمار نشانیاں اللہ نے بنائی ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں اور صاحبِ علم ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں یہ چاند ستاروں کا نظام اور اسی طرح کے دوسرے نظام بے فائدہ اور عبث نہیں بنائے ہیں۔ لیکن علماء کا حال یہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات کے رموز و اسرار پر کبھی غور و فکر نہیں کرتے۔ جب کہ اسلام ان چیزوں کی مخالفت کرتا ہے نہ انہیں بے فائدہ قرار دیتا ہے۔

علم فلکیات باقاعدہ ایک علم ہے اور اس علم سے فائدہ اٹھا کر رویتِ ہلال کا مسئلہ بڑی حد تک حل کیا جاسکتا ہے لیکن چوں کہ علماء اس علم سے عام طور پر ناواقف ہیں۔ اس لئے ان کو اس علم کے انکار کردینے ہی میں اپنی عافیت نظر آتی ہے۔

اگر علماءِ دین نے تھوڑا سا بھی تدبر سے کام لیا ہوتا اور اپنے ہی چھاپے ہوئے کیلنڈر پر اطمینان کیا ہوتا تو ۲۹؍کا چاند مان لینے کی غلطی نہیں ہوسکتی تھی۔

علماء جس علم کا انکار کرتے ہیں۔ اُس علم کا انکار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں کیا ہے۔

رویتِ ہلال کے موضوع پر گفتگو فرماتے ہوئے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔

وعن ابی عمر قَالَ قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم انا امّة اُمّيّة لَا نكتُبُ وَلَا نحسبُ اَلشّهرُ هكذا و هكذا

وھکذا وعقد الابھام فی الثالثة ثم قال الشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تمام الثلاثین یعنی مرّۃً تسعین و عشرین و مرّۃً ثلاثین ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اہل عرب) امّی ہیں کہ حساب و کتاب سے واقف نہیں ہیں ۔ مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے ۔ ۳۰ ر مرتبہ کہتے ہوئے آپ نے دونوں ہاتھ کی انگلیاں دو مرتبہ بند کیں ۔ پھر کھولیں اور تیسرا انگوٹھا بند کئے رکھا ۔ آپ کی مراد یہ تھی کہ کبھی تو مہینہ ۳۰ ر دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ ر دن کا ۔ (بخاری و مسلم)

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے اس بات کا تو بلا شبہ اعتراف کیا کہ ہم علمِ فلکیات وغیرہ جیسے علوم سے واقف نہیں ہیں ۔ اس لئے ہمیں محض رویت ہی پر بھروسہ کرنا ہے اور فرمایا کہ چاند کبھی ۲۹ ر کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ ر کا ۔

اِس روایت میں "لَا نَکۡتُبُ وَلَا نَحسب" کے الفاظ ہیں ۔ لَا نسلِمُ وَلَا نَرضیٰ کے الفاظ نہیں ہیں ۔ کسی بھی چیز کے "نہ جاننے اور ماننے" میں بڑا فرق ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ کے الفاظ سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ آپ نے ان علوم کے بارے میں قوم عرب کی ناواقفیت کو تسلیم کیا ۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ ہم ایسی باتوں کو نہیں مانتے ۔

ظاہر ہے کہ یہ الفاظ جو زبان رسول ﷺ پر جاری ہوئے تھے ۔ چودہ سو برس پہلے کے ہیں ۔ جب سائنس اور اسی طرح دوسرے علوم نے اتنی ترقی نہیں کی تھی ۔ آج ایسے ایسے آلات ایجاد ہو گئے ہیں جن کے ذریعہ رویتِ ہلال کا مسئلہ بہت آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ کمپیوٹر اور اسی طرح کے دوسرے آلات نے ایجاد ہو کر اسلام کی حقانیت کو اور زیادہ واضح کر دیا ہے ۔ پھر ان آلات اور ان علوم کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے ؟ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے یہ روایت تخریج کی ہے جس میں رسولِ خدا ﷺ نے یہ فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کبھی ناقص نہیں ہوتے ۔ ناقص مہینہ ۲۹ ر دن کا کہلاتا ہے اور کامل مہینہ ۳۰ ر دن کا کہلاتا ہے ۔ جو بات رسولِ خدا ﷺ نے چودہ سو برس پہلے ارشاد فرمائی تھی وہ بالکل حق ہے ۔

آپ ایک سو برس کے کیلنڈر اٹھا کر دیکھ لیجئے ۔ قولِ رسول کی حقانیت آپ پر منکشف ہو جائے گی ۔ آپ دیکھیں گے کہ اگر کسی سال شوال کا مہینہ ۲۹ ر دن کا ہوتا ہے تو ذی الحجہ کا مہینہ ۳۰ ر دن کا ہوتا ہے ۔ اور جس سال شوال کا مہینہ ۳۰ ر دن کا ہوتا ہے اُس سال ذی الحجہ کا مہینہ ۲۹ ر دن کا ہوتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دونوں مہینے ۳۰ ر دن کے ہوتے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ دونوں مہینے ۲۹ ر دن کے ہوں ۔

چودہ سو برس پہلے جو بات رسولِ خدا ﷺ نے بغیر کسی آلے اور بغیر کسی علمِ سائنس کے ارشاد فرمادی تھی وہ سولہ آنے مبنی بر صداقت ہے ۔ بعد میں ایجاد ہونے والے آلوں اور علوم نے قولِ رسول کی تصدیق کی ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہمارے علماء اُس خول سے باہر آجائیں جن میں وہ عرصۂ دراز سے مقید ہیں تو اُن پر اسلام کی حقانیت اور زیادہ منکشف ہو جائے گی اور وہ اور زیادہ اسلامی تبلیغ کے اہل ہو جائیں گے ۔

آیئے آپ کو ہم کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو بھی ہوتا ہے ۔ گویا کہ جس دن اسلامی سال شروع ہوتا ہے ۔ اسی دن عید ہوتی ہے ۔ بطور ثبوت گزشتہ سال کا ریکارڈ آپ کی خدمت میں ہم پیش کر رہے ہیں ۔ اس ریکارڈ سے آپ کو یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ یکم رمضان کو جو دن ہوتا ہے وہی دن عید الاضحیٰ کا دن ہوتا ہے ۔

یہ محض اتفاق نہیں ہے بلکہ یہی وہ نظام قدرت ہے جس سے مفتیوں نے کبھی استفادہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی کبھی انہیں اس لیل ونہار کی گردش پر غور و فکر کرنے کی توفیق ملی ۔ اگر علماء ان باتوں پر غور و فکر کرتے تو یقیناً اپنے علم و عقل کا استعمال کر کے امت کی اور زیادہ واضح انداز میں رہنمائی کر سکتے تھے اور ہر سال رویت ہلال کا جو مسئلہ خواہ مخواہ کھڑا ہوتا ہے اور مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں جو اضطراب اور

انتشار پیدا ہوتا ہے۔ کافی حد تک اس سے اُمت مسلمہ کو نجات مل جاتی۔

۱۴۱۵ھ یکم محرم کو جمعہ تھا۔ اس لئے عید جمعہ کی ہوئی اور یکم رمضان کو جمعرات تھی۔ اس لئے بقر عید جمعرات کی تھی۔

۱۴۱۶ھ یکم محرم کو بدھ تھا۔ اس لئے عید بدھ کو ہوئی اور یکم رمضان کو پیر تھا۔ اس لئے بقر عید پیر کی ہوئی۔

۱۴۱۷ھ یکم محرم کو پیر تھا۔ اس لئے عید پیر کی ہوئی اور یکم رمضان کو سنیچر تھا اس لئے بقر عید سنیچر کی ہوئی۔

۱۴۱۸ھ یکم محرم کو جمعہ تھا۔ اس لئے عید جمعہ کی ہوئی۔ یکم رمضان کو بدھ تھا اس لئے بقر عید بدھ کی ہوئی۔

۱۴۱۹ھ یکم محرم کو منگل تھا۔ اس لئے عید منگل کی ہوئی۔ یکم رمضان کو اتوار تھا اس لئے بقر عید اتوار کی ہوئی۔

۱۴۲۰ھ یکم محرم کو اتوار تھا۔ اس لئے اتوار ہی کی عید ہونی چاہئے تھی اور تمام کیلنڈروں میں حد یہ ہے کہ دارالعلوم دیو بند کے مطبوعہ کیلنڈر میں بھی اتوار ہی کی عید تھی لیکن شہادت کے نام پر محض اطلاعات کی وجہ سے مغالطہ میں آگئے اور نظامِ قدرت کے خلاف دارالعلوم دیو بند خود ایک اقدام کرنے والا بنا۔ گزشتہ رمضان چوں کہ جمعہ سے شروع ہوا تھا اس لئے نظام قدرت کے حساب سے انشاء اللہ بقر عید جمعہ ہی کی ہوگی۔ اسی طرح آپ صدیوں کے کیلنڈر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ محض اتفاق ہے یا دنوں میں مختلف سالوں کی یہ یکسانیت اور یہ گردش لیل ونہار اور چاند اور سورج کا یہ پھیلا ہوا نظام ہمیں مزید غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ قرآن حکیم "نظامِ قمر" کے بارے میں کیا کہتا ہے۔

سورہ نوح میں فرمایا گیا ہے۔

وَجَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۔ ترجمہ : بابرکت ہے وہ ذات جس نے سورج کو ایک روشنی اور چاند کو ایک نور بنا کر پیدا کیا اور چاند کی منزلیں متعین کیں۔ تاکہ تم سال کی گنتی اور حساب جان سکو۔

یہ فرمانے کے بعد متصلاً اسی آیت کے، حق تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمادیا ہے کہ پروردگار نے کوئی بھی چیز خلاف حکمت پیدا نہیں کی ہے وہ اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔ اُن لوگوں کے لئے جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اہلِ نجوم نے ۱۲ ربرج، ۷ رستارے مقرر کئے ہیں اور ان کی تصدیق کسی نہ کسی صورت میں قرآن وحدیث سے ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل نجوم نے چاند کی ۲۸ رمنزلیں مقرر کی ہیں کہ چاند ایک مہینے میں ۲۸ رمنزل کا سفر طے کرتا ہے۔ ۱۴ ردن تک وہ آہستہ آہستہ اُبھرتا ہے اور بقیہ ۱۴ ردنوں میں وہ آہستہ آہستہ گھٹتا ہے۔

چاند کے ڈوبنے اور ابھرنے کے طے شدہ کچھ اصول ہیں اور یہ اصول خالق شمس وقمر ہی نے بنائے ہیں۔ اُن پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جس قوم کو ان باتوں پر سب سے زیادہ غور وفکر کرنا چاہئے تھا وہ سب سے زیادہ ان باتوں سے لاپرواہ نظر آتی ہے۔ اسی آیت کے ضمن میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اپنی مشہور آفاق تفسیر، تفسیر عثمانی میں یہ فرماتے ہیں۔

"کہ فلکیات کا سلسلہ صرف اتفاقی نہیں ہے بلکہ یہ اسی عظیم الشان نظام کا ایک حصہ ہے۔ جو ہزاروں فوائد پر مشتمل ہے۔"

حد سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک کی رویت ہلال کمیٹیاں اکثر مقامات پر اُن لوگوں پر مشتمل ہیں جو لاعلم ہیں۔ لاپرواہ ہیں اور اُن پر جمود طاری رہتا ہے۔ یہ کمیٹیاں اس لئے بنی ہوئی ہیں کہ کہیں ادھر اُدھر سے کوئی خبر آجائے گی تو ہم چاند ہونے کا اعلان کردیں گے۔ کیا ان کمیٹیوں کے ٹھیکیدار مفتیوں کا یہ فریضہ نہیں ہے کہ وہ خود بھی اپنی آرام گاہوں سے نکل کر چاند دیکھنے کی کوشش کریں؟

اگر ہر سال رویتِ ہلال کمیٹی کے آرام پسند اور غیر ذمہ دار ممبران شہر کے سو پچاس مسلمانوں کو لے کر کسی میدان میں کھڑے ہو کر

۲۹ ر تاریخ میں چاند دیکھنے کی کوشش کریں۔ جب کہ اپنے شہر کا مطلع بھی صاف ہو تو اس طرح کے تردّدات سے نجات مل جائے جس سے بار بار مسلم قوم کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ رویت ہلال کمیٹیاں صرف نام چارے کی ہیں اور صرف انہیں ''خیرات کا چاند'' چاہئے جو مفت میں انہیں کہیں سے نصیب ہوجائے اور انہیں اپنے ہاتھ پیر ہلانے نہ پڑیں۔ دُکھ کی بات ہے کہ جو دارالعلوم دیوبند دوسروں کے لئے رہنمائی بنا کرتا تھا وہ دوسروں کی تقلید کرنے کا منتظر رہتا ہے۔

قرآن حکیم نے سورہ بقرہ میں یہ فرمایا ہے۔ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (اے محمد ﷺ) لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ یہ چاند آلہ اوقات مقرر کرنے کا لوگوں کے لئے اور حج کے لئے۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ بات پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ چاند صرف مسلمانوں کی خدمت اور ان کی عبادات کے تعین کے لئے نہیں بنایا گیا۔ اگر چاند صرف مسلمانوں کی خدمت کے لئے ہوتا تو حق تعالیٰ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْحَجِّ فرماتے۔ لیکن آپ نے یہ فرما کر یہ چاند ذریعہ ہے انسانوں کا ان کے اپنے معاملات میں رہنمائی کرنے کا اور اسی چاند سے مسلمانوں کے حج کی تاریخیں بھی مقرر ہوتی ہیں۔

اگر علماء نے اس بات پر غور و فکر کیا ہوتا کہ حق تعالیٰ نے یہاں حج کی بات کیوں ارشاد فرمائی ہے تو انہیں اس بات کا خود ہی اندازہ ہوجاتا کہ حج بدل کر ''ذی الحجہ'' کی طرف رہنمائی کرنا ہے جو اسلامی سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے اور اس مہینے کی آخری تاریخ پورے سن ہجری پر اثر انداز ہوتی ہے اور ۲۹، ۳۰ کے چاند کا ایک اشارہ یہ اس سے ہمیں ملتا ہے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ علماء تو اب صرف نقل کر رہے ہیں اور جو لوگ نقل کرنے کے عادی ہوجاتے ہیں وہ تحقیق کرنے کی زحمت برداشت نہیں کیا کرتے۔

ہمارے ملک کی ہندو قوم اپنے مذہبی رسوم و رواج کی تکمیل کے لئے اسی چاند سے رہنمائی حاصل کرتی ہے جو ہمارے لئے بھی رہنمائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ ہندو قوم کے ذمہ داران ہر مہینے چاند دیکھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ہماری رویتِ ہلال کمیٹی کے ممبران کا حال یہ ہے کہ یہ صرف عید کا چاند تلاش کرنے کے پابند ہیں۔ باقی گیارہ مہینوں میں یہ لوگ ''مفقود الخبر'' لوگوں کی طرح بالکل لاپتہ رہتے ہیں۔

ہر سال ماہِ مبارک کی ۲۹ ر تاریخ کو اچانک ان کی دوبارہ تولید ہوجاتی ہے اور چاند ہونے کی خبریں وصول کرنے کے لئے تراویح سے فراغت کے بعد ٹیلی فون لے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ ذمہ داری ہے۔ یا ذمہ داری سے جان چرانا۔ اور قوم کا بے وقوف بنانا اس کا فیصلہ قوم ہی کو کرنا ہوگا۔ ہم اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہتے۔ ہمارے مفتی حضرات کی بالخصوص وہ مفتی حضرات جو کسی ہلال کمیٹی سے وابستہ ہیں۔ اُن کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال کے ۱۲ ر مہینوں میں چاند دیکھنے کی کوشش کیا کریں۔ تا کہ انہیں یہ اندازہ ہوسکے کہ دوسری اقوام کا بنایا ہوا نظام کتنا صحیح ہے اور کتنا غلط۔ صرف عید کے چاند کے موقعہ پر اپنی چودھراہٹ کا مظاہرہ کرنا اور صرف اپنی عقل کو اپنا امام سمجھ لینا توحید و سنت کا ساری دنیا میں مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

گزشتہ رمضان میں ۲۹ ر کے چاند کی جب خبر پھیلی تو اُن ہندوؤں کو بھی بڑی حیرت ہوئی جن کے اپنے اُصولوں کے اعتبار سے بھی چاند نظر نہیں آنا چاہئے تھا۔ جس زمانے میں مسلمانوں میں جوا، سٹہ، ہار جیت کی بیماری بری طرح پھیلی ہوئی ہو اس زمانے میں ۲۹ ر اور ۳۰ ر کے چاند کا مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو ہوا میں تیر چلانے کا درجہ دے دیں۔ ہمیں اس بارے میں ۱۱ ر مہینے تک محنت کرنی چاہئے۔ تا کہ عید کے چاند کے موقعہ پر ہمیں دشواری نہ ہو اور ہمیں چاند دیکھتے وقت علمِ فلکیات سے بھی رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔

اسلام کسی بھی علم کے وجود کا انکار نہیں کرتا۔ وہ دوسرے علوم سے بھی رہنمائی اور عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ حدیث میں آخر

یہ کیوں فرمایا گیا کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْن علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔
محمد ﷺ کے دورِ مسعود میں کون بے وقوف اس بات کا تصور کرسکتا ہے کہ دین و شریعت کا علم مکہ و مدینہ کے سوا دنیا کے کسی اور ملک سے حاصل ہوسکتا تھا۔ اُس وقت تک علم دین حجاز کی وادیوں سے باہر نہیں نکلا تھا۔ اس وقت رسولِ خدا ﷺ کا اپنے اصحابؓ سے یہ فرمانا کہ تم علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین کا سفر کرنا پڑے۔ درحقیقت اُن علوم کی طرف اشارہ تھا جس کا مرکز اُس وقت ہندوستان اور چین تھے اور وہ علم علمِ فلکیات اور علمِ ہندسہ وغیرہ تھے۔

ہمارے علماء نے ایک طویل عرصے تک انگریزی تعلیم کو ناجائز بتایا اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مخالفت کی۔ آج صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ خود علماء کو اس بات کا احساس ہوگیا ہے مسلمانوں کو ہندی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے علوم بھی مسلمانوں کو حاصل کرنے چاہئیں اور ان کے اُن اجزاء سے باقاعدہ استفادہ کرنا چاہئے جو توحید و سنت سے متصادم نہ ہوں۔ جب ہم انگریزوں اور دوسری اقوام کی تیار کردہ لاکھوں چیزوں کا استعمال روز مرہ کی زندگی میں کرتے ہیں، ٹیلی فون، ٹیلی گرام، کمپیوٹر، انٹرنیٹ جیسی چیزوں سے استفادہ کرتے ہیں اور اس کو خلافِ بندگی نہیں سمجھتے تو پھر ہمیں اُن قواعد و ضوابط پر بھی نظر ڈالنی چاہئے جو ماہرین علمِ فلکیات اور ماہرین علم الاعداد نے مرتب کئے ہیں۔ جو ہمارے رسول کی تعلیم کو فروغ دینے کا ذریعہ ہیں اور اگر علماء تھوڑی سی توجہ دے لیں تو ان ہی علوم کے ذریعہ بہت موثر انداز میں اسلام کی تبلیغ کی جاسکتی ہے۔

بہتر ہے کہ اس موقعہ پر ہم اپنے قارئین کو یہ بھی بتادیں کہ چاند کم ہوتے ہوتے قرآن حکیم کی زبان و بیان کے مطابق کھجور کے درخت کی پتلی اور لچک دار ٹہنی کی طرح ہوجاتا ہے۔ آخری سے آخری تاریخ میں بھی اس کا وجود بالکل ختم نہیں ہوجاتا۔ اگر جدید ترین دوربینوں کے ذریعہ دیکھنے کی کوشش کی جائے تو چاند ۲۸ر تاریخ کو بھی نظر آسکتا ہے۔

درحقیقت چاند کا وجود برقرار رہتا ہے۔ وہ بالکل معدوم نہیں ہوجاتا۔ لیکن بات وجود کی نہیں ہے بات تو شہود کی ہے اور شہود و وجود میں بہت نمایاں فرق ہے۔

اسی بات کو حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے "رویت ہلال" میں فرمایا ہے۔

"اس بات کو تو ہر پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ چاند کسی وقت معدوم نہیں ہوتا۔ اپنے مدار میں کہیں نہ کہیں موجود ہوتا ہے۔ اس کے لئے نہ ۲۹ر تاریخ شرط ہے نہ ۳۰ وہ اٹھائیس تاریخ میں بھی فضا کی بلندی سے دوربینوں کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔

مفتی صاحب کی اس تحریر سے یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ چاند گھٹتے گھٹتے معدوم نہیں ہوجاتا۔ وہ بہت باریک ہوکر بھی موجود ہی رہتا ہے اور کسی آلے کے ذریعہ اسے ۲۸ر تاریخ میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن شریعت کو مطلوب ہے اس کی رویتِ عام۔ کسی تیز نظر والے کو اگر ایک جھلک نظر بھی آجائے تو اس سے شرعی معاملات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

رمضان اور عید کی شروعات اسی وقت ہوگی جب چاند کی رویت عام ہوجائے یا پھر اس کو ایک ہی علاقے کے اتنے لوگوں نے دیکھ لیا ہو جن کا جھوٹ پر جمع ہوجانا ممکن نہ ہو۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ۱۱ر مہینے ہم کیلنڈر میں چھاپی گئی چاند کی تاریخوں پر اطمینان رکھتے ہیں اور صرف عید کے چاند کے معاملے میں ہم "رویت ہلال" کا مسئلہ کھڑا کردیتے ہیں۔ کیا اسی کا نام تقویٰ اور دین داری ہے اور اسی کو شریعت کی پابندی کہتے ہیں؟

من مانی کرنے کا نام شریعت کی پابندی اور تقویٰ نہیں ہے۔ ایک طرف تو ہماری صورت حال یہ ہے کہ ہم ریڈیو کی خبر تک کو بھی جائز نہیں بتاتے اور غیر ملکی خبروں پر بھی ہمارا اطمینان نہیں ہوتا۔ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ اگر اپنے حلقے کا کوئی معمولی درجے کا آدمی بھی ہمیں فون کردے اور بتادے کہ اس کی ملاقات کسی چاند دیکھنے والے سے ہوگئی ہے تو ہم فوراً اس کی بات پر بھی ایمان لے آتے ہیں اور ہمیں اس انسان کا فون سن کر ذرا سا بھی تردد نہیں ہوتا۔ یقینی طور پر اس طرح کا طرزِ عمل پرہیزگاری نہیں صرف اور صرف من بھاتی باتوں کو بڑھاوا دینے کا وطیرہ ہے۔ جس کی توقع کسی ذمہ دار دینی ادارے سے نہیں کی جانی چاہئے۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک مرتبہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے دورِ اہتمام میں اسی طرح کی صورتِ حال پیدا ہوئی اور شدید ابر کی وجہ سے دیوبند میں چاند نہیں دیکھا گیا۔ رات گئے اطلاعات موصول ہونے پر کچھ لوگ جن میں یہ راقم الحروف بھی شامل تھا۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ سے ملنے گئے اور چاند کی اطلاعات کے بارے میں بات چیت کی۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ موضوع اہتمام سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ موضوع دارالافتاء اور رویت ہلال کمیٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ جو فیصلہ وہ حضرات کریں گے میں بھی اُس فیصلے کا اسی طرح پابند رہوں گا جس طرح آپ لوگ پابند ہوں گے۔

ہمیں آج تک یاد ہے کہ جب کہ اس بات کو ۳۰ ربرس کے قریب ہوگئے ہیں کہ اگلے دن دیوبند میں چاند کی شہادت کو اس وقت قبول کیا گیا جب دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کے روبرو آکر چاند دیکھنے والوں نے شہادت پیش کی اور ۱۲ ربجے روزہ افطار کرنے کا اعلان ہوا۔

اُس زمانے میں ’’شہادت‘‘ کو ہی شہادت سمجھا جاتا تھا۔ خبر کو کھینچ تان کر شہادت نہیں بنایا جاتا تھا۔ شہادت کا مطلب یہ ہے کہ شاہد (گواہ) روبرو آکر حلفیہ بیان دے۔ جس طرح عدالت میں جج کے سامنے آکر گواہ اپنا بیان بطور چشم دید دیتا ہے۔ اگر چاند دیکھنے والے خود کسی وجہ سے سفر کرنے سے قاصر ہوں اور دو ایسے مسلمان جو باشرع بھی ہوں وہ سفر کرکے کسی ذمہ دار ادارے کے روبرو پہنچیں۔ جن کے سامنے چاند دیکھنے والوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی ہو۔ فون پر کسی بھی طرح کی گواہی دینا معتبر نہیں ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ جو علماء ٹیلی فون پر طلاق دینے کو معتبر نہیں سمجھتے وہ ’’چاند کی اطلاع‘‘ کو کیسے معتبر سمجھ لیتے ہیں؟

ہردوئی میں حضرت مولانا ابرار الحق صاحب نے بھی کچھ لوگوں کی گواہی پر عید کا اعلان کردیا تھا۔ کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔ اعتراض اس بات پر ہے کہ مراد آباد والوں نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ پر اپنا دباؤ بنایا اور ملک بھر میں عید منانے کی تحریک چلائی جو یقینی طور پر فیل ہوگئی۔

دارالعلوم دیوبند جیسے عظیم ادارے کا یہ فرض تھا کہ وہ مختلف علاقوں سے آنے والی اطلاعات پر یہ تحقیق و تجسس کرتا کہ انہیں چاند نظر آنے کی اطلاع کہاں سے ملی تو یقیناً دارالعلوم دیوبند کو خود ہی اندازہ ہوجاتا کہ تمام خبروں کا آخری سرا مراد آباد سے جاکر مل جاتا ہے۔

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کی روش کو آڑ بناکر اپنی بات منوانے کی طرح ڈالی گئی تھی جو کچھ علاقوں میں کامیاب رہی لیکن عوام کی اکثریت کو کھل کر یہ اندازہ ہوگیا کہ دینی مدارس پر رشتے داریوں کے کالے بادل منڈلا رہے ہیں جو اسلامی وقار کے لئے کسی بھی وقت بداعتمادی اور رسوائی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمارے علماء ہماری تحریر کو پڑھ کر اپنی غلطی تسلیم کرلیں گے؟ کیا دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات اس بات کا اعلان کردیں گے کہ چاند کی اطلاع پر سنیچر کی عید کا جو اعلان کیا گیا تھا وہ غلط تھا اور کیا یہ مفتی حضرات ان مسلمانوں کو جنھوں نے سنیچر کی عید منائی۔ ایک روزے کی قضا کرنے کا مشورہ دیں گے؟ ہرگز نہیں۔ اس دور کے مفتی حضرات بشر ہوتے ہوئے اپنی کسی بشری غلطی کا اعتراف برسرعام ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ وہ صرف تاویل کریں گے۔

اس وقت تو وہ ’’پابندِ محض‘‘ ہیں۔ اگر وہ پابند محض نہ ہوتے تب بھی اپنی غلطی مان کر خود کو ’’چھوٹا‘‘ کیسے مان لیتے۔ حالاں کہ غلطی کو تسلیم کرکے اپنے غلط عمل سے رجوع کرنے والا چھوٹا نہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بڑا ہوجاتا ہے۔

غلطی آدمؑ نے بھی کی تھی اور غلطی ابلیس نے بھی کی تھی۔ حضرت آدم غلطی کرنے کے بعد اس کا اعتراف کر کے نبوت سے سرفراز کئے گئے تھے اور ابلیس غلطی کے بعد اس کا اعتراف نہ کر کے قیامت تک کے لئے راندۂ درگاہ ہو گیا تھا۔

ہماری تحریر کا صرف ایک ہی فائدہ ممکن ہے کہ آئندہ اس طرح کی غلطی شاید نہ ہو اور ممکن ہے کہ آئندہ ہمارے مفتیوں کو احتیاط کی توفیق عطا ہو جائے۔ اب رہے وہ لوگ جو فی الواقعہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ایک روزے کی قضا کر لیں۔ یہ حکم نہیں ہے۔ یہ صرف ایک طالب علمانہ مشورہ ہے اور اپنے اہل خانہ کی حد تک میں یہ حکم دے چکا ہوں کہ وہ ایک روزے کی قضا کریں۔ دوسرے حضرات کو ہم حکم دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ ان کے لئے یہ مشورہ ہے کہ بہتر ہے کہ وہ ایک روزے کی قضا کر لیں۔ اگر ۲۹ کا چاند فن کاروں کی کرتب بازی کا نتیجہ تھا تب روزے کی قضائیوں بھی ضروری ہے۔ قیامت کے دن صحیح اور غلط کا فیصلہ ہو جائے گا اور سیاہ و سفید کی حقیقت پوری طرح کھل جائے گی۔

آخر میں ہم دار العلوم دیوبند کے مفتیوں سے یہ گزارش کریں گے کہ ہم دنیاوی اصولوں کو اگر بالکل ہی نظر انداز کر دیں اور دوسری اقوام کے فیصلوں کو بالکل ہی مسترد کر دیں تو اس سے اسلام کی تبلیغ میں مشکلات کھڑی ہوں گی اور ہماری اپنی ''حیثیت عرفی'' کو بھی گھن لگ جائے گا اور یہ ثابت ہو جائے گا کہ لیل و نہار کی گردش اور اصول عامہ سے لاپرواہ ہو کر ہم زندگی گزار رہے ہیں اور تنگ نظری کا مظاہرہ کر کے ہم اسلام کو محدود کرنے اور اس کی تعلیمات پر شبہات پیدا کرنے کے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم دیوبند جو کیلنڈر چھاپتا ہے اور وقت سے پہلے چاند کی جو تاریخیں اس میں نقل کر دی جاتی ہیں ان کا ماخذ ظاہر ہے کہ وہ ''علوم'' ہی ہیں جن سے ہمارے مفتی حضرات ناواقف ہیں۔ اگر یہ ''علوم'' قطعاً ناجائز ہیں تو ان سے کسی درجہ کا استفادہ کرنا گناہ ہے اور اگر یہ کسی حد تک صحیح ہے یا کم سے کم چاند کی تاریخیں بتانے کی حد تک درست ہیں تو پھر کھلم کھلا ان کی خلاف ورزی کیوں ہوتی ہے۔

جس کیلنڈر میں چھاپے گئے گیارہ کے چاند کی...... اطلاعات پر ہمارا بھروسہ ہے اسی کیلنڈر نے اگر عید کا چاند ۳۰ ر تاریخ کا بتایا تھا اور اس کو دار العلوم دیوبند کے کیلنڈر نے بھی ''بغیر لفظ انشاء اللہ'' کے چھاپا تھا تو اس کو بے حیثیت سمجھنا اور چند ان دیکھے لوگوں کی اطلاعات پر ایمان لے آنا دانش مندی اور دور اندیشی کے بالکل منافی ہے۔

آج کے دور میں جب کہ مسلمانوں کی اکثریت کا کسی جھوٹ پر متفق ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرنا چاہئے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ جس علاقے میں چاند نظر آجائے اس علاقے کے لوگ رمضان اور عید منالیں اور جہاں چاند نظر نہ آئے وہ مہینے کی ۳۰ ر تاریخیں پوری کریں۔ موجودہ فتنوں کے دور میں اسی مسلک پر چلنے میں عافیت ہے اور اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔

اپنا یہ مضمون ختم کرنے سے پہلے دینی مدارس کے مفتیوں کے لئے ہم ایک واقعہ بطور تذکیر نقل کر رہے ہیں۔

ایک مرتبہ برسات کے زمانے میں حضرت امام ابوحنیفہؒ ایک کیچڑ زدہ راستے پر چل رہے تھے اسی راستے پر ایک بچہ گزر رہا تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے اس بچے سے فرمایا۔ کیچڑ ہے ذرا سنبھل کر چلو۔

یہ سن کر بچے نے عرض کیا۔ امام صاحب! میری فکر نہ کریں۔ اپنی فکر کریں۔ اس لئے کہ اگر میں گرا تو بس میں گروں گا اور اگر آپ گر پڑے تو ساری قوم گر پڑے گی۔

ہمارے علماء کو کسی بھی طرف قدم اٹھاتے ہوئے یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اللہ کے لاکھوں بندے آنکھیں بند کر کے ان کی اتباع کر رہے ہیں۔ ان کی غلطی سے لاکھوں انسانوں کا غلطی میں مبتلا ہو جانا یقینی ہے۔

☆ ☆ ☆

قومی وملی مقاصد اور مدارس اسلامیہ

دوٹوک ....عباداللہ عمیس قاسمی

قرآن وحدیث کی تعلیمات کے بغیر اسلامی معاشرہ کی بقا اور اس کے تحفظ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ اسلامی تعلیمات ہی کی بنیاد پر اسلامی معاشرہ کی تعمیر وتشکیل اور مسلمانوں کے ملی تشخص کا وجود ہے، قرآن وحدیث اسلامی تعلیمات کا منبع ہیں اور دینی مدارس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کے ایسے ماہرین پیدا کئے جائیں جو ہمیشہ مسلم معاشرہ کی صحیح رہنمائی کرسکیں اور قانون اسلامی کے مطابق مسلمانوں میں زندگی گزارنے کا شعور بیدار کرسکیں۔ مسلمانوں میں اسلام کی بنیادی اور ضروری تعلیم عام کرنے اور اسلامی تہذیب وتمدن کی ابدی صداقت کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دیں۔ آج دنیا میں اسلام کی جو روشنی نظر آتی ہے، درحقیقت وہ ان ہی مدارس کا فیض واثر ہے۔

سقوط دہلی کے بعد مسلمانوں کو ان کے دین و مذہب اور تہذیب وثقافت سے بیگانہ اور برگشتہ کردینے کی غرض سے انگریزوں کے ذریعہ مظالم کے پہاڑ توڑے گئے، دینی علوم اور ان کے محافظ علماء و فضلا کو سرزمین ہند سے بے نشان کردینے کے لئے تشدد و جارحیت کی حد کردی گئی، ارض ہند جس پر انہوں نے صدیوں حکمرانی کی تھی اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی، امراء و روساء کی جائیدادیں ضبط کرکے انہیں نان شبینہ کا محتاج بنادیا گیا، غرض کہ ظلم و جبر کی جس قدر بھی شکلیں امکان میں تھیں وہ سب مجبور مسلمانوں پر آزمائی گئیں، لیکن خانماں برباد ملت میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی، سب کچھ فنا ہوگیا تھا مگر اسلامی کردار زندہ تھا، دولت وحکومت اور شان وشوکت پر غارت گر فرنگ نے اگرچہ قبضہ کرلیا تھا مگر دینی حمیت و غیرت محفوظ تھی، اسلامی تہذیب وتمدن باقی تھی، دین محمدی کی محبت و حلاوت دلوں میں راسخ و پیوست تھی۔ الغرض تمام تر وحشیانہ حرکتوں کے باوجود دین و مذہب اور ملک و وطن کے ساتھ ان کی وفاداریاں بدلی نہ جاسکیں تو مغرب کے پالیسی ساز ذہن اسلامی تعلیمات کی حفاظت کی بنیادیں تلاش کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ مسلم معاشرہ کے خشک کھیتوں کو سیراب کرنے والے چشمے دراصل انہی مدارس سے پھوٹتے ہیں، اسلامی تحریکوں کا ایندھن یہیں سے فراہم ہوتا ہے، اسلامی تعلیمات کی حفاظت کے امین اور معاشرہ کو امن وسکون کا پیغام دینے والے یہیں سے نکلتے ہیں اور اسلامی بنیاد پرستی بھی ان مدارس کی آغوش میں بڑھتی ترقی کرتی اور پروان چڑھتی ہے، خود یوروپی ممالک میں اسلام کا مؤثر کام کرنے والے افراد انہی مدارس کے تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے مغرب، یوروپی ممالک اور ان سے متاثرہ عالم اسلام کے بہت سے حکمرانوں اور ان کے ذرائع ابلاغ نے وسیع پیمانہ پر منظم انداز میں گزشتہ چند عشروں سے دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈے کی ہمہ گیر مہم شروع کردی ہے اور دینی مدارس کی خدمات اور معاشرہ کے لئے ان کے وجود کی ضرورت و اہمیت کا احساس ختم کرنے کی ہمہ جہت کوشش شروع کردی ہے، مدارس کے وقار کو مجروح کرنے اور ان کے خلاف نفرت پھیلانے کا منصوبہ تیار کرنے میں مسلسل کوشاں ہیں۔ دوسری طرف ملک کے اقتدار پر قابض شاطر غاصبوں نے بجائے ظلم وتشدد کے ایک دوسری حکمت عملی تجویز کی کہ ہندوستانی طلبا کو انگریزی زبان میں تعلیم دی جائے تاکہ یہ طلبا خون و رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہوں اور مذاق اور رائے، الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہوں۔

مگر ان کے باوجود عالمی حالات کے تناظر میں مدارس کے خلاف ہر سازش اور مہم کا انصاف کے ساتھ جائزہ لینے والا ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ یہ دینی مدارس کے اسلامی معاشرہ میں مؤثر کردار کی وجہ سے ان کی اہمیت وافادیت پر کاری ضرب لگانے اور دینی تعلیم کی طرف لوگوں کے بڑھتے ہوئے رجحانات کو کم کرنے کا ایک مغربی

حربہ ہے، چوں کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی مستحکم تعلیمات، اپنی شاندار روایات اور اپنی اعلیٰ اخلاقی قدروں کی وجہ سے مغرب کے لئے اس وقت سب سے بڑا چیلنج اور خطرہ بنا ہوا ہے، اس خطرے سے نمٹنے کے لئے مغربی ذرائع ابلاغ سے اسلام کے خلاف مؤثر پروپیگنڈہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آرہا ہے جو کسی پر بھی مخفی نہیں ہے۔

جب کہ ارباب مدارس ایک بار نہیں، بارہا حکومت وقت اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ میں شریک انتظامیہ سے کہہ چکے ہیں کہ اگر کوئی مدرسہ فرقہ وارانہ سرگرمیوں کا اڈہ ہے، یا وہ وہشت گردوں کی تربیت گاہ ہے یا وہاں خلاف قانون اسلحہ پایا جاتا ہے اور حکومت کے پاس ٹھوس اور ناقابل تردید شواہد موجود ہیں تو ارباب مدارس اس مدرسہ کے خلاف حکومتی کارروائی کی نہ صرف حمایت کریں گے بلکہ اگر حکومت اس سلسلہ میں ان سے تعاون چاہے تو وہ تعاون کے لئے تیار ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں ایک مذہبی کشمکش برپا ہے، ہر مذہب اور ہر فرقے کے لوگ اپنے مذہبی شعار اور کلچر و روایات کے تحفظ کے لئے ایک جنگ لڑ رہے ہیں، اس پس منظر میں جب ہم مسلمانان اپنا محاسبہ کرتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنے مذہبی شعار کے تحفظ اور اسلام کے عروج و اقبال کے لئے کس قدر سرگرم ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عظمت رفتہ کی بحالی درکنار خود اپنے ہاتھوں میں باقی ماندہ تہذیب و تمدن کو مٹانے پر تلے ہیں، مزید افسوس اس وقت ہوتا ہے کہ مغرب کے بے حقیقت پروپیگنڈہ کے توڑ کے بجائے اس مہم کے ہراول دستہ میں ہمارے نام نہاد مسلمان صحافی بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

برصغیر میں رہتے ہوئے ان مدارس کی کثرت کی بنا پر ان کی اہمیت کا احساس نہیں ہوتا، ان مدارس کی قدر یوروپ میں رہنے والے مسلمان سے پوچھئے جنہیں قرآن شریف کا ٹھیک تلفظ کرنے والا کوئی معلم نہیں ملتا اور جہاں معیاری اسلامی تعلیم کے ادارے اور ان کے چلانے والے افراد ڈھونڈنے سے نہیں ملتے، برصغیر کے مدارس ہی سے آئے دن یوروپی ممالک کے مسلمان اپنی اسلامی تعلیمی ادارے اور مساجد کے لئے علماء طلب کرتے ہیں اور یوروپ میں دین کی طرف بڑھتے ہوئے رجحانات کی وجہ سے اس مانگ میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ دینی مدارس ہی دین کے جزیرے اور اسلام کے قلعے ہیں۔

ان مدارس اسلامیہ کی اہمیت کا اندازہ اس خط سے بھی لگایا جاسکتا ہے جو علامہ اقبالؒ نے حکیم شجاع کے نام تحریر کیا تھا کہ اس مرد قلندر کی نگاہ کتنی دوررس اور حقیقت شناس تھی۔ وہ دینی مدارس کی اہمیت کے متعلق خط میں لکھتے ہیں جس کا اقتباس یہ ہے:

ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو، غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مدارس میں پڑھنے دو، اگر یہ مدارس اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہوگئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کے آٹھ سو سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔

الغرض یہی وہ مدارس اسلامیہ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں احیاء دین کا ایک تازہ جذبہ پیدا کیا، اتباع سنت، اسلام کے ساتھ محبت اور ان پر اعتماد کا بیج سینوں میں بویا اور اسلام کے تہذیبی ورثے کی حفاظت کا شعور زندہ کیا۔ یہ مدارس صرف علم ہی نہیں عمل کی بھی درسگاہ ہیں، یہاں سے نکلنے والے ایک ہاتھ میں شمع علم اور دوسرے ہاتھ میں عمل کا پروانہ ہوتا ہے۔ اس طرح ان مدارس نے مسلم معاشرے میں نہ صرف لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے سموئے ہوئے زہر کا تریاق کیا بلکہ دلوں کو اسلام کا ایک ولولہ تازہ دیا۔ ہند سے تا خاک بخارا و سمرقند، انہی مدارس سے دین کے زمزمے بلند ہوئے، نور کے جلوے اٹھے، اسلامی تعلیمات کے چشمے ہر سو پھوٹے اور برصغیر ہی کی نہیں عالم اسلام کی عہد ساز شخصیات یہاں پیدا ہوئیں علامہ اقبال کا یہ شعر پوری طرح ان مدارس پر صادق آیا۔

اسی دریا سے اٹھتی ہے وہ موج تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆

قمری مہینے کا تعین فلکی حساب سے کیوں نہیں؟

عابد انور

عید آئی اور گزر بھی گئی لیکن اس بار عید منانے کو لے کر جس طرح مسلمانوں میں انتشار اور افتراق کا ماحول پیدا ہوا اس طرح کبھی نہیں ہوا۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ اس طرح بدمزہ عید پہلی بار آئی ہو اور یہ بھی نہیں ہے کہ آخری بار ایسا ہوا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مسلم مذہبی رہنماؤں کی ناعاقبت نااندیشی، سیاسی مولویوں اور سیاسی اماموں کی ذاتی اغراض کمرتے کی طرح ہر مسجد میں قائم ہلال کمیٹی اور ذاتی انا کی تسکین کی خواہش رکھنے والے جب تک ہندوستان میں موجود ہیں مسلمانوں کو اسی طرح خلفشار، مضحکہ خیزی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس بار جو کچھ ہوا اس کا مقصد اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں دبدبہ کی لڑائی کا نقطہ عروج تھا۔ چار پانچ گھنٹوں میں جس طرح دہلی اور ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اذیت اور کرب سے گزرنا پڑا خاص طور سے اعتکاف کرنے والے کو اس کا اندازہ ایک عام مسلمان ہی لگا سکتا ہے۔ اے سی دفتر میں بیٹھے اور لگژری کاروں میں سفر کرنے والے انتہائی پسماندہ اور جاہل قوم کے مال دار ترین ائمہ حضرات اور ہلال کمیٹی کے ذمہ دار نہیں۔

رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی مسلمان عید کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں۔ اس بار بھی عید کی تیاریوں میں مسلمان منہمک تھے لیکن اس بار عید جو مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق، ادب و احترام اور محمود و ایاز کی کیفیت کے اظہار کا ذریعہ تھا وہ بے سرپیر کی ہلال کمیٹیاں، مفاد پرست سیاسی امام اور مسلکی مناقشت اور مسلکی تنازعات کو ہوا دینے والی تنظیموں، ذاتی انا اور اپنی ڈفلی بجانے والوں کی بھینٹ چڑھ گئی۔ سیاسی آقاؤں کے اشارے پر رقص کرنیوالے اور مسلمانوں کے مفاد پر اپنا محل، بینک بیلنس اور گاڑیوں کی گلستاں کھڑی کرنے والے اماموں، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹوں اور خودغرض مذہبی اور فراست سے عاری رہنماؤں نے مسلمانوں کو ذلت و خواری کے قعر مذلت میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ رویت ہلال کا مسئلہ خالص مذہبی نہ ہو کر سیاست کا اکھاڑہ اور برتری کی لڑائی کا ذریعہ بن چکا ہے اور صرف ذاتی انا کی تسکین کے لئے سارے ڈرامے اسٹیج کئے گئے تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب کھلے آسمان میں چاند نظر نہیں آتا تو ان نام نہاد ہلال کمیٹیوں اور اس کے ٹھیکیداروں کو بند کمروں میں کہاں سے چاند نظر آجاتا ہے۔ اس کے علاوہ کرناٹک، بہار اور دیگر صوبے کے مقتدر قابل اعتماد اور عظیم نیٹ ورک والے اور عوام میں دن رات کام کرنے والے شرعی اداروں نے جب رویت کی اطلاع دے دی تو پھر دہلی کے مسلمانوں کو مسلسل پانچ گھنٹے تک شش و پنج اور پریشان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا بہار دہلی کا فاصلہ اتنا طویل ہے کہ اگر وہاں عید کا چاند نظر آگیا تو دہلی میں دوسرے روز سعودی عرب کی طرح عید ہوگی؟ یہاں صرف ذاتی مفاد، نام نہاد انا کام کر رہا تھا اس کا مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ آئندہ سال یوپی میں اسمبلی کے انتخابات ہونے ہیں اور اس وقت وہاں بلدیاتی انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ سارے ڈرامے کو اسی پس منظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے اس سے ان لوگوں کے عزائم کو سمجھنے میں آسانی ہوگی جو مسلمانوں میں انتشار چاہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر خلفشار کی اور کیا بات ہوگی کہ جس عید کو ایک دن منانا چاہئے تھی وہ اس ملک میں تین دن منائی گئی۔ معاملہ یہیں تک ختم نہیں ہوا۔ دہلی کے ایک مفتی صاحب نے لوگوں کو حکم دیا کہ جنہوں نے ۲۳ر اکتوبر کو عید کی نماز پڑھی ہے وہ ایک روزہ قضا کریں۔ چلئے کسی حد تک اسے برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن حد اس وقت تک ہوگئی جب لکھنؤ کے ایک مدرسہ کے مولانا صاحب نے ۲۳ر اکتوبر کو عید منانے والے کو کافر تک کہہ دیا۔ سٹی اسٹیشن کے پاس واقع نئی بستی کے مدرسہ اہل سنت فیض العلوم کے مولانا انیس احمد سیوانی نے بدھ کے روز عید کی نماز کے خطبہ کے دوران یہاں تک کہہ دیا کہ ”جن لوگوں نے منگل (۲۳ر اکتوبر) کو عید کی نماز ادا کی ہے وہ کافر ہے اور اب وہ اسلام سے خارج ہے“ مولانا کے اس بیان سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوگئی اور خونریزی ہوتے ہوتے بچا۔

رویت ہلال کا مسئلہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں امت

مسلمہ میں انتشار اور خلفشار کا سبب بنا ہوا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر اور بالخصوص ہندوستان میں مرکزی سطح پر رویت ہلال کمیٹی کا فقدان ہے جب کہ مقامی طور پر قائم شدہ رویت ہلال کمیٹیاں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ ہر کمیٹی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد کے ساتھ میڈیا کے روبرو ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف فیصلے صادر کرتی ہے۔ ایک بار تو ایسا ہوا کہ ایک مسلک کی رویت ہلال کمیٹی نے دیر رات رویت کا فیصلہ کرلیا اور اپنے مسلک کے لوگوں کو ٹیلی فون کے ذریعہ صبح نماز عید ادا کرنے کی تاکید کی جس سے خود اس مسلک کے افراد انتشار کا شکار ہوگئے۔ کسی نے نماز ادا کی تو کسی نے اگلے روز نماز ادا کی۔ اس وقت صورت حال مضحکہ خیز ہوگئی جب بیوی نے اسی روز جب کہ شوہر نے دوسرے روز عید کی نماز ادا کی۔ گویا محلہ ہی نہیں بلکہ ایک گھر میں دو روز نماز عید ادا کی گئی۔ ایسی صورت حال میں عوام کے لئے بڑی پریشانی یہ ہوتی ہے کہ کس کمیٹی کو معتبر تسلیم کرے اور کسے مسترد کرے۔ رویت ہلال کا جو بھی مسئلہ ہے وہ صرف کمیٹیوں کی وجہ سے عوامی پریشانی کا باعث ہے ورنہ آج تو سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ رویت ہلال کے بارے میں کوئی قطعی یا حتمی فیصلہ یا حتمی تاریخ کا تعین کرنا چنداں دشوار نہیں۔

اسلام جس وقت آیا تھا اس وقت اتنے وسائل نہیں تھے اور نہ ترسیل کا ذریعہ تھا۔ آج دنیا ایک گاؤں کی شکل لے چکی ہے جہاں کہیں بھی کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے اس کی خبر پوری دنیا کو آناً فاناً ہوجاتی ہے۔ سیارہ کی حرکات وسکنات اور ایک ایک پل کی خبر کے لئے خلاء میں سیارے گردش کررہے ہیں۔ اجرام فلکی اور فلکی حساب وکتاب آج اتنا ترقی یافتہ ہے کہ تمام ناگہانی آفتوں کا اندازہ قبل از وقت لگایا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ سمندری طوفان، سنامی اور دیگر چیزوں کا اندازہ پیشگی لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے باوجود رویت ہلال کا مسئلہ ابھی تک نہایت پیچیدہ شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔ روزہ کے آغاز اور یوم عید کے تعین میں امت اتحاد کی بجائے انتشار کی شکار ہوجاتی ہے اور مسلکی اختلافات ابھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ جب کہ روزہ اور عیدین کا مقصد مسلمانوں میں یگانگت اور اتحاد ہے۔ یہ باور کرانا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان چاہے وہ کسی خطے میں ہوں آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کی خوشی اور غم اور ان کے تہوار کے دن متعین اور مقرر ہیں ان کی عید اور بقرعید سب ایک ساتھ ہے۔

رویت کے بارے میں اسلام کا نظریہ واضح ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "انا امة امیه لانکتب ولانحسب الشهر هكذا وهكذا" یعنی کہ ہم ایک ناخواندہ قوم ہیں نہ ہم لکھنا جانتے ہیں اور نہ حساب کرنا جانتے ہیں کہ مہینہ ایسا اور ایسا ہے یعنی ۲۹ روز کا ہے یا ۳۰ دن کا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث ہے روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو (عیدالفطر کے لئے) چاند دیکھ کر اگر تم پر چاند روپوش ہوجائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

ان حدیثوں سے دو باتیں سامنے آرہی ہیں ایک یہ کہ روزہ اور عیدین کا اہتمام چاند دیکھ کر کرنا چاہئے دوسرے یہ کہ چونکہ اس وقت اس کے علاوہ کوئی دوسرا ذریعہ موجود نہیں تھا اس لئے چاند دیکھنے کو کہا گیا ورنہ یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم امی امت ہیں ہم حساب وکتاب لکھنا نہیں جانتے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اس وقت فلکی حساب اور یا دوسرے ذرائع ہوتے تو ان ذرائع کو اختیار کیا جاتا۔

رمضان سے قبل نارتھ امریکہ فقہ کونسل کا فیصلہ آیا تھا جس کے مطابق سائنٹفک اور فلکی حساب سے چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے، عیدالفطر اور یہاں تک کہ عیدالاضحیٰ کی تاریخ بھی متعین کردی گئی، رویت ہلال کو ضروری نہیں سمجھا گیا جب کہ ابھی تک روزہ رکھنے اور عیدالفطر کی نماز ادا کرنے کا واحد معیار چاند کا دیکھنا ہی تھا۔ اس جدید نظام کے حساب سے امریکہ میں رمضان کی پہلی تاریخ ۲۳ ستمبر تھی اور اسی دن رمضان کا پہلا روزہ رکھا گیا اور عیدالفطر کی تاریخ ۲۳ اکتوبر کو مقرر کی گئی۔ اسی فلکی حساب کا سہارا لیتے ہوئے عیدالاضحیٰ کی تاریخ ۳۱ دسمبر مقرر کی گئی ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ شریعت میں پیشگی رمضان اور عیدین کی تاریخ متعین کرنا درست ہے یا نہیں اس سے معاشرہ پر کیا اثر پڑے گا۔ مسلمانوں میں اس فیصلہ سے انتشار پیدا ہوگا یا اتحاد ان سب باتوں پر غور کرنا ضروری ہے کیونکہ اسلام میں اتحاد واتفاق کی خاص اہمیت ہے اور عیدین کا مقصد بھی یہی ہے۔ اسی لئے عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

مولانا کبیرالدین فوزان نے بہت پہلے "قمری کلینڈر اور عبادات" کے عنوان سے اپنی کتاب میں مستند مصادر اور مراجع کے ذریعہ فلکی حساب کو رمضان، عیدین اور ایام تشریق اور منطقی دونوں اعتبار سے قمری مہینے کے تعین کو رویت ہلال سے مشروط نہیں کیا ہے۔

آج دنیا میں سائنس نے کافی ترقی کرلی ہے، انسان چاند پر کمند ڈال چکا ہے۔ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ آج سائنس اور ماہرین فلکیات کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کونسا سیارہ کب اور کہاں اور کس وقت گزرے دوبارہ کتنے سال بعد نظر آئے گا۔ اس سے قبل کب نظر آیا تھا، کیا یہ ممکن نہیں

ہے کہ چاند کے بارے میں یہ نہ معلوم کیا جاسکے کہ کب اور کس حصے میں کس وقت طلوع ہوگا، کہاں کس دن عید منائی جائیگی یا روزے رکھے جائینگے؟

امریکہ میں علم فلکیات کے ذریعہ رمضان اور عید کا اعلان فقہ اکیڈمی کونسل آف نارتھ امریکہ نے کیا اور فقہ کونسل کے اس فیصلے کو امریکہ کے بیشتر اسلامی تنظیموں اور علماء نے قبول کرتے ہوئے ۲۳ر ستمبر کو یکم رمضان تسلیم کرلیا۔ ہندوستان میں چاند دیکھے بغیر رمضان اور عید کی تاریخ کا تعین کرنے کی تجویز شیعہ عالم دین مولانا کلب صادق نے پیش کی تھی جس پر سخت ردعمل کا اظہار کیا گیا تھا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ میں فقہ کونسل کے فیصلے کو کثرت رائے سے تمام امریکی سنی مسلمانوں نے قبول کرلیا ہے لیکن امریکی شیعوں نے فقہ کونسل کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ فقہ کونسل کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ علم فلکیات کے حساب سے تیار کئے گئے یونیفائڈ گلوبل اسلامک کلینڈر کو (Calndar unnifed Global aslamic) اپنانے کے لئے ۱۰ر جون ۲۰۰۶ء کو ورجینا میں ایک اجلاس ہوا تھا۔ جس میں امریکہ کی تمام اسلامی تنظیموں کے نمائندوں، علماء کرام، ائمہ مساجد، مسلم ماہرین فلکیات اور دانشوروں نے اس کلینڈر کو اپنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اجلاس کے بعد بھی فقہ کونسل امریکہ علماء ودانشوروں سے ٹیلی کانفرنسنگ کے ذریعہ رابطہ میں رہی اور اس موضوع پر مسلسل مسلم لیڈرشپ کی تائید حاصل کرتی رہی۔ اس تائید کے بعد فقہ کونسل نے ۱۶ر اگست ۲۰۰۶ء کو UGIC حساب سے رمضان اور عید کی تاریخ کا اعلان کیا تھا۔ فقہ کونسل نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ کی مسلم اکثریت نے اس کلینڈر کو منظوری دیدی ہے۔

شریعت کی منشاء انتشار افتراق نہیں اتحاد ویگانگت ہے۔ اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے جو انسان کے بس میں ہو۔ چونکہ فقہ کا اصول ہے کہ تغیر زمان سے تغیر احکام ہوتا ہے۔ اب حالات بدل گئے ہیں اس سے شرعی امور میں کسی طرح کوئی دخل اندازی نہیں ہوتی اور نہ ہی اوپر سے لادی ہوئی کوئی چیز ہے۔ اسلام قیامت تک رہنے والا دین ہے۔ اس میں آنے والے مسائل کا حل موجود ہے ذرا آنکھ کھول کر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ نئے مسائل پر ہمارا رویہ اساطیری رہا ہے۔ جب لاؤڈ اسپیکر آیا تھا اس وقت اس پر اذان دینا حرام تھا۔ جب ٹرین چلی تو یہ فتویٰ دیا گیا کہ چونکہ یہ دابہ (چوپائے) کے حکم میں ہے اس لئے اس پر فرض نماز ادا نہیں ہوگی۔ ہوائی جہاز جب ایجاد ہوا تو اسی طرح کی بات کی گئی۔ غرض کہ تمام مسائل کے ساتھ اسی طرح کے واقعات پیش آئے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے تمام ماہرین علوم اسلامیہ اور ماہرین فلکیات کے ساتھ بیٹھ کر اس سلسلہ میں تبادلۂ خیالات کا آغاز کیا جائے اور مختلف سیمیناروں، مذاکروں اور مباحثوں کے ذریعہ اس مسئلہ کا دائمی حل نکالنا ضروری ہے تاکہ آئندہ یہ مسئلہ انتشار اور مضحکہ خیزی کا سبب نہ بن سکے۔

ولادت میں آسانی کیلئے آپریشن سے بچاؤ

پیدائش کے وقت اگر تکلیف زیادہ ہو اور ولادت میں تاخیر ہورہی ہو تو یہ دو عدد تعویذ عرق وگلاب وزعفران سے لکھیں، ایک تعویذ زچہ کی کمر سے باندھ دیں، دوسرا پانی میں گھول کر پلادیں، ولادت کے فوراً بعد کمر والا تعویذ کھول دیں۔

۷۸۶

ف ب	ت ا	اس	ح ظ
ح ظ	اس	ت ا	ف ب
ت ا	ف ب	ح ظ	اس
اس	ح ظ	ف ب	ت ا

نقش اسمِ اعظم از حضرت علی علیہ السلام

یہ اسم اعظم ہے اور حضرت علی علیہ السلام کا تعلیم کردہ ہے۔ اس کو ہر جائز کام میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ۱۰ بجے پر شرف شمس ہوتا ہے۔ اس وقت اس کو زعفران یا پاک سیاہی سے لکھا جائے۔ خواہ گھر میں لٹکائیں۔ یا لکھ کر پانی میں گھول کر پلائیں۔ یا اللہ اسم اعظم کے طفیل ہر جائز کام میں مدد فرما۔ آمین

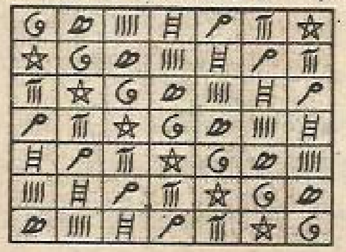

عجیب و غریب داستان

پڑھویں قسط

پروفیسر محمد معین الدین دردائی

غداروں اور خائنوں سے بچنے کے بارے میں

رائے داشلیم برہمن بیدپائے سے یہ دلچسپ داستان سن کر بہت خوش ہوا اور بولا کہ بے شک حلم و تامل اور ثبات و استقلال بادشاہوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ اب آپ مہربانی فرما کر یہ بتایئے کہ بادشاہوں کو کیسے ملازمین رکھنے چاہئیں اور کس طرح کے لوگ بادشاہ کی تربیت کو جلد قبول کرتے ہیں۔؟

برہمن بیدپائے نے راجا کو فتح و نصرت اور شادمانی و کامرانی کی دعا دینے کے بعد فرمایا، بادشاہ کو چاہئے کہ ملازم رکھنے سے پہلے انہیں خوب اچھی طرح پرکھ لے۔ ان کے تدبر، خلوص اور وفاداری کو جانچ لے۔ سب سے زیادہ بھروسہ اور اعتماد ان کی پرہیزگاری، صلاحیت، دیانت اور ایمانداری پر کرے۔ بادشاہوں کی خدمت کے لئے ضروری شرط سچائی ہے اور سچائی بغیر خدا ترسی و دیانت داری کے نہیں ہوتی۔ دانش و خرد کا سرچشمہ بھی خدا ترسی ہے۔ بادشاہ کا جو ملازم خدا سے ڈرے گا وہ بادشاہ کا وفادار اور مخلص ضرور ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ رعایا کی نگہبانی اور خدمت بھی بہت اچھی طرح کرے گا۔ جھوٹا اور غیر راست باز ملازم کسی کام کا نہیں، نہ تو اس کو کبھی اعتماد میں نہیں لینا چاہئے۔ ورنہ شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔

رائے داشلیم نے کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے کہ آخر کیا سبب ہے کہ کم اصل اور کمینے آدمی کو کتنی ہی تربیت دی جائے اور اوصاف حمیدہ سے آراستہ کیا جائے وہ آخر میں اپنی اصلیت پر آجاتا ہے اور اپنے تربیت کرنے والے کو بھی کیچڑ میں گھسیٹ لیتا ہے؟ برہمن بیدپائے نے جواب دیا کہ اے بادشاہ، آپ اس کی وضاحت اور تفصیل پوچھتے ہیں تو سنئے:

بادشاہ کے ملازمین کے لئے تین صفتیں ضروری ہیں۔ پہلی امانت داری جو خدا اور اس کے بندوں کو بہت پسند ہے اور بغیر اس کے کوئی شخص بادشاہوں کا مصاحب اور معتمد بننے کے لائق نہیں ہوتا۔ دوسرے قول میں سچائی، کیونکہ جھوٹ سے بڑھ کر کوئی عیب نہیں۔ تیسری صحیح النفسی اور بلند ہمتی اور بے ہمت انسان انعام و اکرام کی قدر نہیں پہچانتا۔ جدھر کی ہو[...] دیکھتا ہے اسی طرف رخ موڑ لیتا ہے۔ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے ملازمین کے اخلاق اور صفات حمیدہ کی طرف خاص توجہ رکھیں اور ان کے انداز گفتگو[...] طور طریقے، چال چلن اور کردار کی خوب آزمائش کر لیں، ورنہ انہیں پچھتا[وا] اور ندامت ہوگی۔ مختصر یہ کہ بادشاہوں کے ملازمین کا متدین اور امین ہو[نا] ضروری ہے، کیونکہ وہ امور مملکت اور اسرار سلطنت سے واقف ہو[تے] ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی خائن اور غدار ہوا اور ساتھ ہی بادشاہ کا معت[مد] بھی ہوا تو پھر پتہ نہیں کتنے بے گناہوں کو اس سے نقصان پہنچ جائے [اور] کب وہ بادشاہ کا بھی بیڑا غرق کر دے۔ اس بارے میں مجھے ایک [سنار] اور سیاح کا قصہ یاد آ رہا ہے۔ رائے نے پوچھا وہ کیا ہے؟ برہمن بیدپا[ئے] نے کہنا شروع کیا:

حکایت: ملک حلب میں ایک بڑا نامی گرامی بادشاہ تھا۔ [...] کے اکثر و بیشتر بادشاہ اس کے باج گزار اور حلقہ بگوش تھے۔ فتح و نصرت [اس] کے قدم چومتی تھی۔ اس بادشاہ کے ایک لڑکی تھی، نہایت حسین و جمیل او[ر] و پیکر۔ اس کے رخسار کی تابانی مہ و خورشید کو شرماتی تھی اور زلف شب گو[ں کی] خوش بو دنیا کو معطر کرتی تھی۔ بادشاہ اس کو بہت چاہتا تھا اور بڑے پیار سے اس نے اس کی پرورش اور پرداخت کی تھی۔

ایک دن بادشاہ کو اس کا زیور بنوانے کے لئے ایک سنار کی ضرو[رت] ہوئی۔ شہر کا جو سب سے کاریگر اور ماہر سنار تھا اس کو بلوایا گیا اور اس [سے] زیور کی تیاری کی بات کی گئی۔ سنار بڑا ظریف اور شیریں زبان نوجوان [تھا۔] اس نے اپنی خوش بیانی اور ظرافت سے بہت جلد بادشاہ کا دل مو[ہ لیا۔] بادشاہ اکثر اس کو بلوا بھیجتا اور اس کی گفتگو سے لطف اندوز ہوتا۔ رفتہ[...]

اس کو بادشاہ کی قربت حاصل ہوگئی۔ بادشاہ کی لڑکی بھی اس کی خوش بیانی سے بہت متاثر ہوئی۔ وہ اکثر اس کی گفتگو سنا کرتی تھی۔

بادشاہ کا ایک وزیر بڑا ہوش مند، صاحب الرائے، دور بین اور وفادار تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ بادشاہ سنار کی تربیت اور موانست میں حد اعتدال سے تجاوز کر رہا ہے تو اس نے از راہ بہی خواہی اور وفاداری مناسب موقع پر بادشاہ کو سمجھایا کہ اگلے بادشاہوں نے ارباب حرفت کو اپنے مصاحبین اور مقربین میں کبھی شامل نہیں کیا، ان لوگوں کو اپنے دربار میں کبھی اہمیت نہیں دی اور نہ انہیں دوستوں اور ہم رازوں میں شامل کیا۔ جہاں پناہ نے جو اس سنار کو اس کی لیاقت اور دیانت کو جانچے بغیر اپنا محرم اسرار اور مقرب خاص بنالیا ہے، یہ اچھا نہیں کیا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ شخص حسب ونسب اور اخلاق کے لحاظ سے گرا ہوا ہے، کیونکہ اس کی گفتگو ہمیشہ مردم آزاری اور ایذا رسانی کے بارے میں ہوتی ہے وہ موقع محل اور اچھے برے کو نہیں سمجھتا اور نہ امر ونواہی کی طرف دھیان دیتا ہے۔ ایسے لوگ وفادار، حق شناس اور دیانت دار نہیں ہوتے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بادشاہ سلامت جب کسی کو انعام واکرام دینا چاہتے ہیں تو اس کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتا ہے۔ عقل مندوں نے رذیل اور کمینے انسان کی سب سے بڑی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ دوسروں کی بھلائی نہیں دیکھ سکتا اور نہ کسی کی تعریف ہی سن سکتا ہے۔ بادشاہوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کمینوں اور کم اصلوں کو زیادہ منہ نہ لگائیں۔ ہمیشہ شریف، صحیح النسب اور بلند ہمت لوگوں کو اپنے مقربین میں شامل کریں۔

بادشاہ نے کہا، اس جوان کی صورت بہت ہی معصوم اور دل فریب ہے اور صورت کی اچھائی پر دلالت ہے۔ جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ عنوان سے مضمون کا پتہ چل جاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اچھی صورت والوں سے ہی نیکی اور بھلائی کی امید رکھو۔

وزیر نے کہا کہ حکمت وسیاست میں اچھی صورت کا کوئی مقام نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ "بھولی بھالی شکل والے ہوتے ہیں جلاد بھی" ظاہری صورت تو بہت دلکش ہے لیکن جب اخلاق کو پرکھا جاتا ہے تو بالکل خالی نکلتے ہیں۔

ایک حکیم کا ذکر ہے کہ اس نے ایک خوب صورت نوجوان کو دیکھا تو اس کی طبیعت اس کی طرف مائل ہوئی۔ اس نے اس کو اپنے دوستوں میں شامل کرنا چاہا لیکن جب قریب آکر اس کو آزمایا تو بالکل خالی پایا۔ اس نے بڑی حسرت سے کہا کہ گھر تو بڑا خوب صورت ہے لیکن ویران ہے۔ کاش کہ اس کے اندر کوئی ہوتا! میرے کہنے کی غرض یہ ہے کہ بادشاہ سلامت کو بد اصلوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

بادشاہ نے وزیر کی نصیحت کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور کہا کہ بادشاہ کے اوپر اللہ کا سایہ ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کے اشارے پر کرتا ہے اور اس کو ہر مہم کی انجام دہی کے وقت اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ کارگزاری میں شرافت نسبی حائل نہیں ہوتی۔ کسب کمال سے عالی خاندانی کا کیا تعلق ہے۔ بادشاہ جس کو اپنے مقربین میں شامل کرلے وہی شریف اور بزرگ ہے۔ ایک عالی قدر بادشاہ کا مقولہ ہے کہ میں جس کو نوازدوں گا وہی بڑا اور شریف ہوجائے گا اور جس کو نظر سے گرادوں گا وہ ذلیل اور کمینہ سمجھا جائے گا۔

بہر حال دن گزرنے کے ساتھ ساتھ سنار کے اختیارات وسیع ہوتے گئے۔ اسی مناسبت سے اس نے ہاتھ پیر بھی نکالنا شروع کئے اور عوام کے مال میں لوٹ کھسوٹ کرنے لگا۔ ایک مرتبہ شہزادی کے زیور کے سلسلے میں کچھ جواہرات کی ضرورت ہوئی۔ اس طرح کے جواہرات نہ خزانہ شاہی میں تھے نہ جوہریوں کی دکان میں۔ بہت جستجو کے بعد پتہ چلا کہ ایک سوداگر کی لڑکی کے پاس ایسے جواہرات موجود ہیں۔ سنار نے اس لڑکی کے پاس آدمی بھیجا۔ لڑکی نے انکار کیا۔ سنار نے شہزادی کو ورغلایا کہ سوداگر کی لڑکی کے پاس جواہرات موجود ہیں۔ شہزادی صاحبہ اس سے بزور لے لیں اور اسے عبرتناک سزادیں۔ شہزادی نے سوداگر کی لڑکی کو بلوا بھیجا اور وہ جواہرات طلب کئے۔ اس نے اپنا سارا سامان دکھلا کر اور قسم کھا کر یقین دلانے کی کوشش کی کہ شہزادی صاحبہ کو غلط خبر ملی ہے۔ شہزادی نے طیش میں آکر لڑکی کو شکنجے میں کسوا کر مار ڈالا۔

وزیر نے تمام صورت حال اور واقعات سے بادشاہ کو آگاہ کیا۔ بادشاہ کو لڑکی کی مظلومانہ موت کا سخت صدمہ ہوا اور اپنی بدنامی کے خوف سے لرز گیا۔ اس نے سوداگر سے معذرت کی اور اشک شوئی کے لئے انعام واکرام سے نوازا۔

سنار شاہی عتاب کے ڈر سے بھاگ نکلا۔ ملکہ نے اپنی لڑکی کو شہر سے باہر چار باغ کے مقام پر بھیج دیا کہ بادشاہ کی خفگی کم ہونے کے بعد بلالیا جائے گا۔ سنار کو معلوم ہوا کہ شہزادی چار باغ میں مقیم ہے تو حاضر ہوا لیکن شہزادی نے اسے ڈانٹ کر نکال دیا۔ سنار نے ناامید ہو کر جنگل کی راہ لی اور حیران وسراسیمہ ادھر اُدھر بھٹکنے لگا۔

اتفاق سے اس جنگل میں کسی شکاری نے شکار کے لئے ایک کنواں کھودا تھا اور اس پر گھاس پھوس رکھ کر ڈھک دیا تھا۔ ایک شیر، سانپ اور بندر اس گڑھے میں گر پڑے تھے۔ سنار بھی بھٹکتا ہوا ادھر سے گزرا۔ لاعلمی میں وہ بھی گڑھے میں گر گیا، مگر چاروں نے مشترکہ مصیبت میں مبتلا ہونے

کے باعث ایک دوسرے کو ضرر نہیں پہنچایا۔ چند روز بعد ایک سیاح اُدھر سے گزرا۔ اس نے جوان چاروں کو اس گڑھے میں پڑے دیکھا تو اس کا دل بے چین ہوگیا۔ اس نے رسی کنویں میں ڈالی۔ سب سے پہلے بندر رسی کے سہارے اوپر آیا، پھر سانپ اور اس کے بعد شیر۔ انہوں نے سیاح کو دعا دی اور شکریہ ادا کیا۔ پھر بندر نے کہا کہ میں شہر کے قریب ایک دامن کوہ میں رہتا ہوں۔ آپ تکلیف فرما کر میرے گھر پر آئیں اور خدمت کرنے کا موقع دیں تو میرے لئے باعث مسرت ہوگا۔ شیر نے بھی کہا کہ میں فلاں جنگل میں مقیم ہوں۔ کبھی آپ ادھر سے گزریں تو ضرور قدم رنجہ فرمائیں اور مجھے خدمت کا موقع دیں۔ آخر میں سانپ نے کہا کہ میرا مسکن شہر میں فلاں جگہ پر ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر آپ کبھی تشریف لاکر مجھے خدمت اور شکر گزاری کا موقع دیں۔ فی الحال میری ایک نصیحت آپ ضرور مانیں۔ وہ یہ کہ اس آدمی کو کنویں سے باہر نہ نکالیں کیونکہ آدمی کی ذات بڑی بے وفا ہوتی ہے۔ وہ بھلائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے۔ اس کی ظاہری خوب صورتی پر فریفتہ ہوکر باطنی برائی سے ہرگز بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ یہ آدمی جو کافی روز میرے ساتھ رہا ہے، اس کے عادات وخصائل سے میں اچھی طرح واقف ہوگیا ہوں۔ انسانیت تو اس کو چھوتک نہیں گئی ہے۔

سیاح نے اس بات پر توجہ نہ دی اور سنار کو بھی کنویں میں سے نکال لیا۔

سنار نے سیاح کا شکریہ ادا کیا اور اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ سیاح نے کہا کہ اس وقت تو میں سفر پر نکلا ہوں، واپسی پر انشاء اللہ حاضر خدمت ہوں گا۔ اس وعدے وعید کے بعد سب ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔

ایک سال بعد سیاح مختلف شہروں کے سفر کے بعد تین ہزار اشرفی لے کر گھر واپس ہوا۔ راستے میں اس کو خیال آیا کہ اپنے دوست بندر سے بھی ملاقات کرتا چلے۔ دامن کوہ میں پہنچ کر وہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے سوگیا۔ رات کے وقت دو چور آموجود ہوئے۔ انہوں نے ہاتھ پیر باندھ کر اس کو ایک غار میں ڈال دیا اور سارا سامان لے کر رفو چکر ہوگئے۔ اتفاق سے اسی وقت بندر غذا کی تلاش میں ادھر سے گزرا۔ اس نے سیاح کی آہ وزاری سنی تو ڈھونڈتا ہوا اس غار کے پاس پہنچا۔ دیکھا تو اس کا دوست اور محسن بندھا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے اس کے ہاتھ پیر کھولے اور پوچھنے لگا کہ دوست تم اس مصیبت میں کس طرح مبتلا ہوئے؟

سیاح نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ بندر نے کہا، یار جانی، اب تم یہاں آرام کرو میں ان چوروں سے سمجھ لیتا ہوں۔ وہ جنگل سے بہت سے پھل توڑ کر لے آیا اور سیاح کو جی بھر کر کھلائے۔ پھر ایک آرام دہ جگہ پر سلا دیا اور خود چوروں کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

چور سیاح کا مال ومتاع لے کر بھاگم بھاگ جارہے تھے رات ہو تو مال کو ایک جگہ بغل میں رکھ کر سوگئے۔ صبح سویرے بندر وہاں پہنچا دونوں کو بے خبر سوتا ہوا پایا۔ موقع غنیمت دیکھ کر اشرفیوں کی تھیلی اس وہاں سے اٹھائی اور ایک دوسری جگہ چھپادی۔ پھر لوٹا اور ایک ایک کر سارا سامان ڈھو کر علیحدہ علیحدہ چھپادیا۔ چور نیند سے بیدار ہوئے ا اشرفیوں کی تھیلی اور دیگر سامان غائب پایا تو اِدھر، اُدھر تلاش کرنے لگے جب کہیں پتہ نہ چلا تو سر پیٹ کر بیٹھ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے یقیناً یہ دیو پری کا مسکن ہے۔ ہم یہاں غلط آگئے، جان بچ گئی یہی غنیمت ہے۔ اب یہاں سے بھاگ جانا چاہئے۔ چور سر پر پیر رکھ کر بھاگ گئے بندر سیدھا اپنے دوست سیاح کے پاس پہنچا اور سارا قصہ کہہ سنایا۔ پھر صبح اسے اس جگہ لے گیا اور سارا سامان اس کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ سیاح خدا کا شکر ادا کیا اور بندر سے رخصت ہوکر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

راستے میں وہ جنگل بھی پڑتا تھا جہاں اس کا دوست شیر رہتا تھا۔ شیر اچانک ایک طرف سے نمودار ہوا تو سیاح ڈر کر چھپنے لگا۔ شیر نے آواز د کہ دوست، کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ پھر وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور خو خاطر تواضع کی۔ شیر یہ سوچ کر کہ جاتے وقت مہمان کو کچھ دینا ضروری تحفے کی تلاش میں نکلا۔ چار باغ کے پاس پہنچا تو شہزادی کو ایک حوض کنارے بیٹھا دیکھا۔ اس کی گردن میں ایک قیمتی زیور تھا، شیر نے پنجہ ما شہزادی کو ہلاک کردیا اور زیور لاکر سیاح کو دیدیا۔ سیاح نے اس کو شکریہ ساتھ قبول کیا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

شہر پہنچ کر سیاح کو خیال آیا کہ درندوں کی وفاداری اور حسن سلوک دیکھ چکا، اب انسان یعنی اس سنار کی بھی دوستی کا لطف اٹھالیا جائے کے ذریعے یہ زیور بھی، جو شیر نے دیا ہے، مناسب قیمت میں فروخ ہوجائے گا۔ یہ سوچ کر صبح کے وقت وہ شہر پہنچا۔ شہزادی کے قتل سارے شہر میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اور لوگ سراسیمہ وبدحواس دربار شاہی طرف بھاگے جارہے تھے۔ سنار بھی گھر سے نکل کر کسی سے پوچھنا چاہتا کہ ماجرا کیا ہے کہ اچانک سیاح سے اس کی ملاقات ہوگئی۔ وہ اس کو بڑ عزت واحترام کے ساتھ اپنے گھر لے گیا اور اپنی پریشانیوں کا حال سنا سیاح نے اس کی دلجوئی کی اور کہا کہ گھبراؤ نہیں۔ شاہی عتاب اور حادث زمانہ کے باعث مال ومتاع چھن گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ میں نے سفر میں کافی اشرفیاں اور جواہرات حاصل کئے ہیں۔ تم کو جواہرات کی ہے۔ ان کو مناسب قیمت پر بیچ دو اور اس میں سے جتنا چاہو لے لو بقیہ گھر لے جاؤں گا۔

سنار نے خوش ہوکر زیور دیکھا تو وہ شہزادی کا تھا۔ چہرے پر

منافقانہ مسرت پیدا کر کے وہ سیاح سے بولا کہ یہ زیور تو بہت قیمتی ہے۔ اس کے بہت زیادہ پیسے ملیں گے۔ تم یہاں آرام سے بیٹھو میں ابھی آتا ہوں۔ پھر سنار نے دل میں سوچا کہ اگر اس موقع سے میں نے فائدہ نہ اٹھایا تو مجھ سے بڑھ کر بے وقوف کون ہوگا۔ بادشاہ سلامت مجھ سے برہم ہیں۔ اگر اس وقت میں شہزادی کے قاتل کو ان کے حوالے کردوں تو وہ خوش ہوجائیں گے اور مجھے پھر سابقہ منصب پر فائز فرمادیں گے۔ وہ اسی وقت بادشاہ کے حضور پہنچا اور اسے زیور دکھا کر کہا کہ میں نے شہزادی صاحبہ کے قاتل کو گرفتار کرلیا ہے، حکم ہو تو حاضر کروں؟

بادشاہ نے زیور دیکھ کر فوراً مجرم کے حاضر کرنے کا حکم دیا۔ سیاح بیچارہ کشاں کشاں بادشاہ کے سامنے لایا گیا۔ اس نے بڑی حسرت سے سنار کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں نے جو کیا تھا اس کا اچھا صلہ مجھے ملا۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ مجرم کو عبرت کے لئے شہر میں گھمایا جائے پھر قید خانے میں بند کردیا جائے اور دوسرے روز قتل کردیا جائے۔ جب لوگ اس کو شہر کے گرد گھمارہے تھے تو سانپ کی نظر اس پر پڑگئی۔ اس نے اپنے محسن کو دیکھ کر پہچان لیا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لوگوں نے سیاح کو قید خانے میں بند کردیا تو سانپ اس کے پاس آیا اور حالات سے واقف ہونے کے بعد بولا، میں نے نہیں کہا تھا کہ آدمی کی ذات میں وفا اور مروت نہیں ہوتی۔ وہ ہمیشہ احسان کا بدلہ بے وفائی اور دغابازی سے دیتا ہے۔ تم نے میری بات نہ مانی۔ جس روز تم نے اس بدذات کو کنویں سے نکالا تھا، میں نے اسی روز سمجھ لیا تھا کہ ایک ہمدرد کی نصیحت نہ ماننے کی سزا تم کو ضرور ملے گی۔

سیاح نے کہا کہ دوست، جو ہونا تھا وہ تو ہوگیا۔ اب زخم پر نمک پاشی سے کیا فائدہ۔ میرے بچاؤ کی کوئی صورت نکال سکتے ہو تو البتہ نکالو۔ سانپ نے کہا کہ کل میں نے بادشاہ کی والدہ کو ڈسا تھا۔ وہ جاں بلب ہے اور سارے شہر کے لوگ اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں۔ تم کو میں ایک بوٹی بتاتا ہوں۔ اس بوٹی سے بادشاہ کی ماں کا علاج کرنا، اور اس کے بعد بادشاہ کو اپنی پوری داستان سنانا۔

سانپ یہ کہہ کر سوراخ میں گھس گیا۔ صبح کے وقت اس نے بالاخانے پر چڑھ کر ایک سوراخ سے آواز لگائی کہ سانپ کاٹے کا علاج فلاں سیاح کے پاس ہے۔ جس کو بادشاہ نے کل بے قصور قید کردیا ہے۔ بادشاہ اس وقت ماں کے سرہانے مغموم بیٹھا ہوا تھا۔ یہ آواز اس کے کان میں پڑی تو اس نے حکم دیا کہ دیکھو، کون بول رہا ہے؟ لوگوں نے ادھر ادھر بہت تلاش کیا لیکن کسی کا پتہ نہ چلا۔ بادشاہ نے اس کو غیبی آواز سمجھا اور سیاح کو قید خانے سے بلوایا۔ سیاح نے کہا کہ جہاں پناہ، اس زہر کا علاج میرے پاس موجود ہے۔ اس سے ملکہ صاحبہ فوراً صحت یاب ہوجائیں گی لیکن میری التجا ہے کہ مجھ بے قصور کی فریاد بھی سن لی جائے اور میرا انصاف فرمایا جائے۔ پھر شروع سے آخر تک سارا قصہ کہہ سنایا۔

سیاح نے بوٹی دودھ میں گھول کر ملکہ کو پلائی تو وہ فوراً صحت یاب ہوگئی بادشاہ بہت خوش ہوا، سیاح کو انعام واکرام اور خلعت گراں بہا دے کر رخصت کیا اور حکم دیا کہ اس کے بجائے سنار کو پھانسی دیدی جائے۔ چنانچہ سنار کو تختہ دار پر چڑھادیا گیا۔ چغل خوری، بے وفائی اور دغابازی کا یہی انجام ہوتا ہے۔

اس داستان میں بادشاہوں کے مصاحبین اور مقربین کے انتخاب کے سلسلے میں بڑی نصیحت اور ہدایت ہے۔ اگر حلب کا بادشاہ اس کم اصل اور بدنہاد سنار کو اپنا معتمد اور مصاحب نہ بناتا تو شہزادی کے حکم سے ایک بے گناہ سوداگر کی لڑکی کا خون نہ ہوتا اور اس کی پاداش میں شہزادی کو شیر ہلاک نہ کرتا۔ اس لئے بادشاہوں کو چاہیے کہ بغیر جانچے اور پرکھے کسی کو اپنے مقربین خاص میں شامل نہ کریں ورنہ اس کا انجام برا ہوگا۔

ضروری اعلان

تمام قارئین اور تمام ایجنٹ حضرات یہ بات نوٹ کرلیں کہ جنوری کا شمارہ نہیں چھپے گا بلکہ جنوری فروری کا شمارہ "اعمال شر" نمبر ہوگا جو انشاء اللہ فروری کے پہلے ہفتے میں منظر عام پر آئے گا۔

منیجر طلسماتی دنیا، دیوبند یوپی

آیت کریمہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) آیت کی گیارہ تسبیح بلاناغہ وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھے اور عمل کو ۴۱ دن بلاناغہ کرے اللہ کے حکم سے جس کام کے لئے کرے گا فتح نصیب ہوگی۔ اس نقش کو اتوار کے دن شمس کی ساعت میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

۴۳۹	۴۳۴	۴۳۲
۴۳۱	۴۳۸	۴۳۶
۴۳۵	۴۳۳	۴۳۷

ایک نظر ایک جائزہ

عدد سات ایک طلسماتی اور مقدس عدد

عدد سات علم النجوم کی رو سے ستارہ قمر سے منسوب ہے۔ پیر کے دن کا حکمران ستارہ ہے۔ علم الاعداد میں سات کا عدد بہت عظمت کا حامل ہے۔ یہ تکمیل کا عدد ہے۔ یہ نمبر شروع سے ہی غیب دانی سے وابستہ رہا ہے۔ سات کا عدد مدتِ مدید سے متبرک عدد تصور کیا جاتا ہے۔ جس کا تعلق روحانیت کے ساتھ ہے۔ مذاہب کی تاریخ سے شناسا کوئی بھی شخص اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتا کہ مختلف زمانوں میں کس طرح یہ عدد بڑے بڑے غیب دانوں کی زندگی پر حاوی رہا ہے۔ یہی وہ عدد ہے جس پر انسانی خیال کی تمام عمارت کی بنیاد ہے۔ حکیم فیثا غورث اپنے عہد میں علم الاعداد کا زبردست ماہر تھا۔ اس کا خیال تھا کہ دنیا کی ہر ایک چیز کا راز عدد کی طاقت میں پنہاں ہے۔ اور خداوندِ کریم نے انسان کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ علم الاعداد کے ذریعے باطنی اشارات کو سمجھ سکے۔ ۷ عدد کے متعلق اس نے کہا ہے کہ یہ عدد نہایت مقدس ہے۔ بھلائی اور برائی دونوں لحاظ سے شدید ہے۔ سات کا عدد آج بھی طلسماتی اور مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی قدریں نہیں بدلیں۔ اس میں سیارہ زحل کی خاصیت کا دخل ہے۔ علم الاعداد اور نجوم اس بات پر متفق ہیں کہ یہ عدد بھلائی یا برائی دونوں لحاظ سے شدید ہے۔

سات کا عدد:۔

محمدؐ = ۹۲، علیؓ = ۱۱۰، فاطمہؓ = ۱۳۵، حسنؓ = ۱۲۸ کے اعداد کا مجموعہ ۵۸۳ کو مختصر کر کے پھر عدد سات بنتا ہے۔

کیا یہ اتفاق ہے؟

دن سات ۔ زمین سات۔ آسمان سات، برّ اعظم سات عجائبات عالم سات قوس وقزح کے رنگ سات۔ روشنی کے رنگ سات۔ اصحاب کہف سات۔ عہد یوسف میں قحط سات سال۔ شادابی سات سال۔ قید سات سال۔ قومِ عاد کے لئے مسلسل آندھی سات دن۔ جہنم کے دروازے سات۔ انسانی زندگی کے مدارج سات۔ موسیقی کے بنیادی سُر سات۔ اقلیم سات۔ منازلِ قرآن سات۔ آیاتِ سورۃ فاتحہ سات۔ حم سے شروع ہونے والی سورتیں سات۔ قرآن کے قرات کے طریقے سات۔ اعضائے سجدہ سات۔ مبارک راتیں سات۔ طواف کعبہ کے چکر سات۔ رمی الجمار کے کنکر سات، ظاہری اور باطنی حواس سات، انسانی چہرے میں سوراخ سات، آنکھ اور کان کے پردے سات۔ لطائف سات۔

کچھ عجیب اور ناقابلِ رد حقائق:۔

ایمانِ کامل:۔	اللہ۔ ملائک۔ کتب۔ رسول۔ قیامت۔ تقدیر۔ موت۔
چشمہ بہشت:۔	تسنیم۔ معین۔ بہیم۔ کوثر۔ کافور۔ زنجبیل۔ سلسبیل۔
طبقاتِ دوزخ:۔	سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جہنم۔ جحیم۔ ھاویہ۔
خوانِ عیسیٰ:۔	روٹی۔ گوشت۔ نمک۔ سرکہ۔ شہد۔ مکھن۔ حلیم۔
اسطواناتِ مسجد نبوی:۔	حنانہ۔ حرس۔ وفود۔ سریر۔ عائشہ۔ تہجد۔ جبرائیل۔
خط (کتابت):۔	نستعلیق۔ علق۔ نسخ۔ ریحان۔ ثلث۔ طغرا۔ شکستہ۔
بحر۔ سمندر:۔	بحیرۂ عرب۔ بحیرۂ ہند، بحیرۂ روم، بحیرۂ قلزم۔ بحیرۂ اوقیانوس، بحیرۂ اسود، بحیرۂ احمر
برّ اعظم:۔	ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ، آسٹریلیا، شمالی امریکہ، جنوبی امریکا، انٹارکٹیکا۔
بنیادی دھاتیں:۔	سونا، چاندی، لوھا، تانبا، جست، سیسہ، رانگ، دھوت کھاد۔

اسلام اور ایمان کے کچھ تاریخی گوشے:۔

بیت اللہ کے طواف کیلئے روزانہ 70،000 ہزار (7) فرشتوں کا نزول۔

610ء (۷) میں حضور کی بعثت اور پہلی وحی کا نزول۔

غزوۂ بدر کے 313 (۷) ایمان بردار مجاہد۔

124000 پیغمبران: یوں تو سب ہی عظمت کا نشان اور خطاب یافتہ تھے۔ بالخصوص مندرجہ ذیل سات (۷) کے رمز آفاقی ہیں:۔

حضرت آدم۔صفی اللہ، حضرت نوح۔نجی اللہ، حضرت موسیٰ۔کلیم اللہ، حضرت ابراہیم۔خلیل اللہ، حضرت اسمٰعیل۔ذبیح اللہ، حضرت عیسیٰ، روح اللہ۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ (جن کے خلاب اور صفات بیشمار ہیں۔)

تعمیراتِ قدیم کے اعتبار سے عجائباتِ عالم:۔

(۱) اہرام مصر (۲) بابل کے معلق باغات (۳) ہالی کارناس کا مقبرہ (۴) آرٹی میس کی عبادت گاہ (ترکی) (۵) رھوڈز کا مجسمہ (۶) زیوز کا مجسمہ (یونان) (۷) روشنی کے مینار (فراعینِ مصر)۔

عدد سات اور قرآن:۔

(۱) سورۃ بقرہ کی ۲۸۶ آیات کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۲) آل عمران سورۃ کے لفظ بھی سات ہیں۔
(۳) پارہ نمبر ۴ لن تنالو کے لفظ بھی سات ہیں۔
(۴) سورۃ الرعد کی ۴۳ آیات کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۵) سورۃ الفرقان میں بھی سات حروف کا استعمال ہے۔
(۶) سورۃ لقمان کی ۳۴ آیات کو مختصر کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۷) سورۃ ص کی آیات کے ۸۸ کو مفرد کیا جائے تو عدد سات بنتا ہے۔
(۸) سورۃ القصص کی ۸۸ آیات کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۹) سورۃ الزخرف کے رکوع بھی سات ہیں۔
(۱۰) سورۃ القلم کی آیات ۵۲ کو مختصر کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۱۱) سورۃ الحاقہ کی آیات ۵۲ کو مفرد کیا جائے تو سات بنتا ہے۔
(۱۲) سورۃ الماعون کی کل آیات بھی سات ہیں۔
(۱۳) سورۃ یٰسین میں سات مبین ہیں۔

عدد سات اور اسمائے باری تعالیٰ:۔

(۱) المجید کے اعداد ۱۴۳ مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۲) الرؤف کے اعداد ۲۸۶ مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۳) الغنی کے اعداد ۱۰۶۰ کو مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۴) الکبیر کے اعداد ۲۳۲ کو مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۵) الحلیم کے اعداد ۸۸ کو مفرد کرنے پر سات بنتا ہے۔
(۶) قرآن میں سات سلام: (۱) نوحؑ کو (۲) ابراہیم کو (۳) موسیٰ کو (۴) ھارونؑ کو (۵) آل یٰسین کو (۶) جنت میں داخل ہونے والوں کو (۷) شب کی عبادت کرنے والوں کو۔

عدد سات اور انبیاء:۔

حضرت ابراہیم کے اعداد ۲۵۹ کو مختصر کریں تو عدد سات بنتا ہے۔ حضرت داؤد کے اعدادِ شمسی ۸۱۷ مفرد ۱۶ بنا اس عدد کو مفرد کریں تو عدد سات بنتا ہے۔

﴿عدد سات کی جسمِ انسانی میں کارفرمائی:۔﴾

(۱) نبض ایک منٹ میں کم از کم ۷۰ بار محسوس ہوتی ہے۔ مختصر کرنے پر عدد سات بنتا ہے۔
(۲) حلق میں سات سوراخ ہوتے ہیں۔
(۳) بڑی آنت کی لمبائی ۷ فٹ ہوتی ہے۔
(۴) خون رگوں میں ۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے۔
(۵) جب ہم بولتے ہیں تو ہمارے ۷۰ اعضاء حرکت کرتے ہیں۔ مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔
(۶) ایک شخص کو ایک دن میں تقریباً ۲۵۰۰ کلوریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔

(۷) کمر میں سات عضلات ہوتے ہیں۔
(۸) گھٹنیں میں سات ہڈیاں ہوتی ہیں۔
(۹) انسان کے سُرخ خون کے ذرّات کا سائز اوسطاً سات مائیکرون ہوتا ہے۔
(۱۰) تلی کی چوڑائی سات سینٹی میٹر ہوتی ہے۔
(۱۱) گردوں کی چوڑائی سات سینٹی میٹر ہوتی ہے۔
(۱۲) دودھ کے دانت بھی سات سال کی عمر تک گرنا شروع ہوجاتے ہیں۔
(۱۳) لوٹ آنے والا بخار سات دن کے ناغے کے بعد پھر لوٹ آتا ہے۔
(۱۴) سانس کی رفتار ۱۶ بار فی منٹ ہوتی ہے مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔
(۱۵) انسانی جسم میں تقریباً ۲۵ لاکھ مسامات ہوتے ہیں مختصر کرنے پر عدد ۷ بنتا ہے۔
(۱۶) ایک شخص کو ایک دن میں تقریباً ۲۵۰۰ کلوریز ضرورت ہوتی ہے۔ مختصر کرنے سے عدد سات بنتا ہے۔

عدد سات اور شخصیت

﴿عدد سات کے حامل مرد کی خصوصیت﴾

(۱) آفاقیت و روحانیت ابلاغ علم، خوش بختی، فلسفہ، سیاست، ریاضت، امامت اور علوم ظاہری و باطنی کا ترجمان تعمیری و قدامت پسندی اور محتاط روشن خیال کا بہترین نمونہ۔
(۲) دوسرے ماحول و معاشرے اور ملک کے تعمیری اثر قبول کرنے والا۔ حال سے زیادہ یہ ماضی پر نظر رکھنے والا۔ ماضی کی عینک لگا کر مستقبل میں جھانکنے والا اور عام امور کو بھی فکر و نظر کے اتراز میں تولنے والا۔
(۳) شریعت، طریقت اور تصوف سے قریب تر ہونے کے باوجود روایت سے دور۔ ہر کام میں علم کا ابلاغ، اس کی عادت ثانیہ ہے۔ یہ علوم کا نمائندہ ہے۔
(۴) وضع داری۔ رواداری، متحمل مزاجی میں حکمت اختیار کرنے کے سبب اس پر پرشک کیا جاتا ہے۔ کبھی اپنی انفرادیت مجروح کر کے، دوسرے کا کندھا استعمال کرتا ہے تو تربن جاتا ہے۔
(۵) ایثار و خلوص، امن اور محبت کے اس خوگر کی باطنی صفت اور ادراک میں جب تعاون ہوتا ہے۔ تو یہ نکھرتا ہے، سنورتا ہے، ابھرتا ہے، چمکتا ہے۔
(۶) اس کا معدہ نازک ہے۔ جوڑوں کے درد سے قریب نظر آتا ہے۔ شاہ رگوں کا شکار، بہر حال صحت کے معاملے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔

عدد سات رکھنے والی عورت کی خصوصیت

سات نمبر کی عورت کچے کان اور ہلکا پیٹ رکھتی ہے۔ (بالخصوص غیر تعلیم یافتہ) اور خودستائی کے باعث بُری بن جاتی ہے۔ (بالخصوص تعلیم یافتہ) تعمیری اور فکری رہنمائی میں یہ بہت کچھ کر سکتی ہے۔ عموماً گھڑ اور کثیر الاولا دہی نہیں بلکہ خوش بخت بچوں کو جنم بھی دیتی ہے۔ ازدواجی ذمہ داریوں کو بطریقہ انجام دیتی ہے۔

عمل آیت الکرسی برائے مطلب حلال

جو شخص طلوع صبح کے وقت کسی سے بات کرنے سے پہلے آیت الکرسی رو بقبلہ گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھے اور دو میم یعنی (یَعْلَمُ مَا بَیْنَ) کے درمیان ہلاکت دشمن کا قصد کرے تو اس کا دشمن ہلاک ہوگا اور اگر دونوں عین یعنی (یَشْفَعُ عِنْدَهٗ) کے درمیان کسی کی محبت کا قصد کرے۔ تو وہ اس کا دوست انشاء اللہ ہوجائے گا مجرب ہے۔

(علامہ شبیہ رضا الحسینی کراچی)

نوٹ: صرف جائز مقاصد کیلئے ہے ناجائز کیلئے ہرگز نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا

ایام ہفتہ کے خواص

جمعہ: زہرہ کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اول میں بعد نماز صبح (۲۵۶) بار یاغفورُ پڑھے تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔ **ہفتہ:** یہ دن زحل کی طرف منسوب ہے بعد نماز صبح (۱۰۶۰) مرتبہ یالطیفُ پڑھے تو بارگاہ خدا سے بے حد مال و رحمت ہوگا۔ **اتوار:** آفتاب کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اول میں بعد نماز صبح یافتاحُ (۴۸۹) بار پڑھے تو کامیابی عطا ہوگی۔ **سوموار:** یہ روز قمر کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اول میں بعد نماز صبح (۱۲۹) بار یالطیفُ پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مال عطا فرماتا ہے۔ **منگل:** یہ روز مریخ کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اول میں بعد نماز فجر (۹۰۳) بار یاباسطُ پڑھنے سے حاجات پوری ہونگیں۔ **بدھ:** یہ روز عطارد کی طرف منسوب ہے۔ بعد نماز فجر ساعت اول میں یامتعالُ (۵۴۱) بار پڑھنے سے عزت دنیا و آخرت حاصل ہوگی۔ **جمعرات:** یہ دن مشتری کی طرف منسوب ہے۔ ساعت اول میں بعد نماز فجر یارزاقُ (۳۰۸) بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ روزی میں اضافہ کرتا ہے۔

قسط نمبر: ۶۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ایران میں اس وقت کیکاؤس نام کا ایک شخص حکمراں ہے جو انتہائی درجے کا جاہ و جمال پسند انسان ہے۔ وہ اپنی سلطنت میں توسیع پسندی کا قائل ہے۔ خواہ وہ کسی بھی صورت میں ہو۔ دوسری طرف حارث رائش حکومت کرتا ہے۔ اس کا دوسرا نام عبدالشمس بھی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے دو اور نام بھی ہیں۔ جن سے یہ یمن اور اس کے گرد و نواح میں جانا اور پہچانا جاتا ہے اس کو سبا کہہ کر بھی پکارا جاتا ہے۔ سبا عربی کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی ہیں کسی کو قید میں ڈال دینا چونکہ اسی حارث یا عبدالشمس نے مجرموں کو سزا دینے کے لئے زندان[۴] میں ڈالنے کا طریقہ اپنایا ہے لہٰذا اسے حارث[۵] رائش بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ یہ عبدالشمس یا حارث رائش انتہائی نیک سیرت اور با اخلاق بادشاہ ہے۔ یمن کے اندر کوہستانوں کے درمیان پانی روک کر اس نے ایک بند بنا رکھا ہے۔ جس سے یمن کا تمام علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ بارش کا پانی جو میدانوں میں بہہ کر ضائع ہو جایا کرتا تھا۔ اسے اس نے ایک جگہ جمع کرنے کی خاطر یہ بند تعمیر کیا۔ پھر اس نے بند کے دونوں جانب اس سے نہریں نکالیں اور پھر اسی بند کے دائیں اور بائیں طرف اس نے باغات کے نہ ختم ہونے والے سلسلے قائم کئے۔ اس بند اور اس سے نکلنے والی نہروں کے باعث یمن کے اندر پھلوں کی عمدگی اور فراوانی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی عورت[۶] سر پر ٹوکری رکھ کر ان باغات سے گزر جائے تو اس کی ٹوکری پکے ہوئے ان پھلوں سے بھر جائے جو پکنے کے بعد درختوں سے گرنا شروع ہو جاتے ہیں اور انہیں اٹھانے یا درخت سے توڑنے کی زحمت ہی نہ کرنی پڑے۔"

"حارث رائش نام کے اس بادشاہ کا مرکزی شہر مآرب ہے جو صنعاء شہر سے تین منزل پر واقع ہے۔ اس شہر کی آب و ہوا انتہائی معتدل، پاکیزہ اور ستھری ہے اس شہر سے متعلق یہ روایت بھی ہے کہ یہاں مکھی[۷]، مچھر، پسو اور دیگر کیڑے مکوڑے نہیں پائے جاتے۔ یہ چیزیں باہر سے آنے والے کسی مسافر کے ساتھ اس سرزمین میں داخل ہو بھی جائیں تو مر جاتی ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ حارث رائش نے اپنے اس شہر کی صفائی اور ستھرائی کا ایک عمدہ اور بہترین انتظام کر رکھا ہے اس کے علاوہ یہ بادشاہ انتہائی نیک با اخلاق صاف ستھری سیرت کا مالک ہے اور ان سب پر مستزاد اور اہم بات یہ ہے کہ یمن کا یہ بادشاہ کسی بھی شرک میں مبتلا نہیں ہے اور صحیح معنوں میں وحدانیت پرست انسان ہے اور اپنے رب کے احکامات کی خوب پابندی کرنے والا انسان ہے۔ اس بنا پر خداوند نے اسے ایسی نعمتوں سے نواز رکھا ہے لیکن اب یافان اسی نیک دل بادشاہ کے خلاف حرکت میں آ کر اپنی بدی اور گناہ کی ابتدا کرنے والا ہے وہ یمن سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ایران مرکزی شہر بلخ کا رخ کرے گا اور وہاں اپنے حیلوں سے کام لے کر ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو یمن کے بادشاہ حارث رائش کے خلاف کچھ اس طرح اکسائے گا کہ کیکاؤس حارث کے خلاف لشکر کشی کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ اب یافان کا مدعا یہ ہے کہ کیکاؤس کے ہاتھوں حارث کی تباہی کا باعث بن کر نیکی پر بدی اور باطل کا غلبہ کر دے گا لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں مل کر یافان کے ان ارادوں کو ناکام بنا دیں اس لئے کہ ہم دونوں کا تو کام ہی یہ ہے کہ بدی پر نیکی کا غلبہ ہوتے دیکھیں۔

ابلیکا کی گفتگو سن کر یوناف نے ایک نئے جذبے اور پر جوش ولولے میں کہا۔ "اے ابلیکا! تم ٹھیک کہتی ہو بے فکر رہو، یافان کے خلاف ہم ایسے حرکت میں آئیں گے کہ اس کے سارے ہی حیلے بہانے اور عزائم و ارادوں کو ناکام و نامراد بنا کر رکھ دیں گے۔"

---

[۴] ماخوذ از فضل الکبیر از علامہ ابن کثیر [۵] از علامہ ابن کثیر [۶] ماخوذ از فضل الکبیر بسلسلہ تفسیر سورۂ سبا [۷] سد مآرب کے واقعہ میں ابن کثیر نے تفصیل کے ساتھ ان باتوں کا ذکر کیا ہے

یوناف کے خاموش ہونے پر ابلیکا نے فیصلہ کن انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے یوناف! اگر تم اسی انداز میں تائید کرتے ہو تو پھر ایسا ہے کہ میرے خیال میں یافان یمن سے اپنی ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد ایران کے مرکزی شہر بلخ کی طرف روانہ ہو چکا ہوگا۔ پس! اے میرے حبیب! آؤ ہم دونوں بھی یمن کا رخ کریں اور وہاں کے بادشاہ حارث رائش کو آنے والے ان خطرات اور خدشات سے آگاہ کریں جو آنے والے دور میں یمن کے لئے نقصان اور تکلیف دہ ثابت ہو سکتے ہیں اور اسے بتائیں کہ ایران کی طرف سے عنقریب یمن کی سرزمین کے لئے طوفان اٹھنے والے ہیں۔ اسی طرح حارث ۸ ان خطرات اور خدشات کی پیش بندی کر کے نہ صرف کیکاؤس کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا بلکہ یافان کے شیطانی ارادوں کو بھی ناکام و نامراد کر دے گا۔ اس کام کو نمٹانے کے بعد ہم پھر بنی اسرائیل میں آشامل ہوں گے۔"

یوناف نے ابلیکا کی تائید کرتے ہوئے کہا! تمہارا کہنا درست ہے حارث کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔ لہٰذا آؤ یمن کے مرکزی شہر مارب کی طرف کوچ کریں۔"

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور پھر مسکراتی ہوئی آواز میں اس نے کہا۔ "تم نے درست فیصلہ کیا ہے یوناف آؤ اب یہاں سے روانہ ہوں۔" اس کے ساتھ ہی یوناف یمن کے مرکزی شہر مارب کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

ایران کا بادشاہ کیکاؤس ایک روز اپنا دربار لگائے ہوئے تھا جب وہ اپنے سامنے پیش ہونے والے معاملات کو نمٹا چکا اور سلطنت کے ارکان اٹھ کر اس کے پاس سے چلے گئے تب کیکاؤس کا حاجب اندر آیا کیکاؤس کے سامنے خوب جھکتے ہوئے اس نے تعظیم پیش کی اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر بولا "اے آقا باہر ایک مافوق الفطرت انسان آیا ہے اور وہ آپ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔"

کیکاؤس نے پوچھا۔ "تم نے یہ کیسے اندازہ لگالیا ہے کہ وہ شخص جو مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے مافوق الفطرت قسم کا انسان ہے۔"

حاجب نے بلا تامل کہا۔ "اے آقا! میں نے اس کا کوئی بغور مطالعہ نہیں کیا بلکہ اسے ظاہری طور پر جو بھی شخص دیکھے گا اسے مافوق الفطرت ہی قرار دے گا وہ اپنے آپ کو ایک سیاہ لباس میں ڈھانپے ہوئے ہے۔ حتیٰ کہ کوئی شخص اس کے ہاتھوں اور پاؤں تک کو بھی نہیں دیکھ سکتا اور انتہا یہ کہ وہ شخص جب کسی کے ساتھ گفتگو کرتا ہے تب بھی وہ اپنے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب ڈالے رکھتا ہے۔ گویا وہ شخص اپنا چہرہ بھی کسی کو نہیں دکھاتا۔ اس شخص کی یہی حرکات اسے مافوق الفطرت بنا رہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی ہے جو صاف بتاتی ہے کہ آنے والا اور کوئی آدمی نہیں ہے وہ چیز جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں نیلے رنگ کی دھند ہے جو ہر وقت اس کے ارد گرد پھیلی رہتی ہے۔ میری اس شخص سے گفتگو ہوئی ہے۔ وہ اپنا نام یافان بتاتا ہے اس سے بڑھ کر وہ اپنے متعلق کچھ نہیں کہتا جو بات وہ بار بار کہتا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے آپ سے ملنا ہے۔ ساتھ ہی اس کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اس طرح ملنے سے ایران کے بادشاہ کا بھی فائدہ ہے۔"

حاجب کے خاموش ہونے پر کیکاؤس تھوڑی دیر تک فکر مندی کے انداز میں اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔ "اس شخص کو اندر بلا کر لاؤ اور سنو! اس شخص کے ساتھ کچھ مسلح محافظ بھی اندر آنے چاہئیں تاکہ اگر وہ کسی برے ارادے سے یہاں آیا ہے تو اس سے نمٹا جا سکے۔"

کیکاؤس کی یہ ہدایت پا کر حاجب مڑا اور باہر نکل گیا تھوڑی دیر بعد حاجب کے ساتھ یافان دربار میں داخل ہوا۔ وہ اس وقت اپنے کو پوری طرح ایک سیاہ رنگ کی عبا میں چھپائے ہوئے تھا۔ اس کے اطراف میں نیلی دھند کی صورت میں اس کی شیطانی قوتیں پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ نیلی دھند

---

۸ بقول علامہ ابن کثیر حارث رائش انتہا درجے کا نیک اور توحید پرست انسان تھا۔ گو یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکڑوں سال پہلے گزرا ہے لیکن قدیم کتب اور صحائف کے مطالعہ کے بعد اس نے ایک قصیدہ لکھا تھا جس میں اس نے اپنی قوم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیش گوئی کی تھی۔ اس قصیدہ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عنقریب ہمارے بعد ایک بڑی سلطنت کا مالک ایک نبی پیدا ہوگا اور وہ حرم محترم کی عزت کرے گا اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہوں گے جنہیں لوگ دنیا کا بادشاہ مانیں گے، ان کے مطیع ہوں گے اس کے بعد ہم میں سے بادشاہ ہوں گے اور ہم میں حکومت بٹ جائے گی اور قحطان کے بعد ایک نیک و عبادت گزار نبی ہوگا جس کا نام احمد ہوگا۔ کاش میں اس کی بعثت تک زندہ رہتا اور آپ کی ہر ممکن طریقے سے مدد کر سکتا جب وہ نبی پیدا ہو تو اے میری قوم! تم اس کے مددگار بن جانا اور تم میں سے جو کوئی ان سے ملاقات کرے انہیں میرا سلام کہے۔"

اس کے ساتھ ساتھ حرکت کر رہی تھی ۔ یافان کے ساتھ حاجب کے علاوہ چند مسلح لوگ بھی اندر داخل ہوئے تھے۔

کیکاؤس کے قریب آ کر یافان نے اسے کسی بھی طرح کی تعظیم پیش نہ کی اور بغیر کسی تمہید کے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے بادشاہ میرا نام یافان ہے۔ میرے متعلق آپ کو تشویش میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے متعلق اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں کوئی عام سا انسان نہیں ہوں اور یہ کہ میں آپ کی طرف آپ کی بہتری کے لئے ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔''

یافان کے خاموش ہونے پر کیکاؤس نے کہا۔ ''اے اجنبی میرے حاجب نے یہ پہلے بتا دیا ہے کہ تمہارا نام یافان ہے لیکن تمہارا چہرہ دیکھے بغیر اور تمہارے متعلق جانے بغیر میں کیسے اور کیونکر مان لوں کہ جو کچھ تم کہو گے اس میں میری سود مندی اور بہتری ہے لہٰذا میں تم سے یہ کہوں گا کہ کچھ کہنے سے پہلے اپنے چہرے پر ڈالا ہوا نقاب ہٹا دو تاکہ میں تمہیں دیکھوں اور جائزہ لوں کہ تمہارے میرے متعلق کیسے اور کس قسم کے خیالات ہیں۔'' کیکاؤس کی اس گفتگو کے دوران ہی یافان نے بھیانک سے لہجے میں اپنی نیلی دھند کی شیطانی قوتوں کو کچھ حکم دیا جس کے جواب میں نیلی دھند کے اندر ایک ہلچل دکھائی دی اور پھر کیکاؤس نے اس نیلی دھند کے اندر ہیولوں کی صورت میں انتہائی کریہہ اور بھیانک عناصر کو دیکھا۔ کیکاؤس پر دہشت اور لرزہ طاری ہو گیا۔ ابھی کیکاؤس کی یہ کیفیت ختم نہ ہوئی تھی کہ یافان نے خاموشی کے ساتھ اپنے ہاتھ عبا سے باہر نکالے۔ اس کے ہڈیوں پر مشتمل ہاتھوں کو دیکھ کر کیکاؤس کی دہشت میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ جب یافان کے ہڈیوں کے ہاتھوں نے اپنے چہرے سے نقاب اٹھایا تو کیکاؤس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی۔ اس لئے کہ یافان مکمل طور پر ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ تھا اور جہاں اس کی آنکھوں کے سوراخ تھے وہاں ایک شعلہ بھڑکتا نظر آ رہا تھا۔ یافان کے منہ، ناک اور کانوں کے سوراخ بھی انتہائی ہولناک تھے۔ تھوڑی دیر تک کیکاؤس کو اپنا اصل چہرہ دکھانے کے بعد یافان نے پھر چہرے پر نقاب ڈال لیا۔ اپنے ہاتھوں کو اس نے عبا کے اندر کرتے ہوئے نیلی دھند کو بھی کچھ حکم دیا جس کے جواب میں نیلی دھند کے عناصر پھر پہلے کی طرح پرسکون ہو گئے۔

یافان کی اصلیت دیکھ کر کیکاؤس پر ابھی تک خوف سا طاری تھا اس کا حاجب بھی اپنی جگہ دہشت زدہ تھا۔ جب کہ کمرے میں داخل ہونے والے مسلح محافظ بھی پریشان کن حالت کا سامنا کر رہے تھے پھر اس بھیانک کیفیت کے اندر یافان کی آواز بلند ہوئی۔

''اے بادشاہ! آپ کے حکم کے مطابق میں نے آپ پر اپنی اصلیت ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنا چہرہ بھی دکھا دیا ہے۔ اب بتائیں کہ آپ مجھ پر اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں۔''

کیکاؤس نے فوراً اپنے آپ کو سنبھالا اور کہا۔ ''اے یافان! تمہاری اصلیت جاننے کے بعد اب میں ضرور تم پر بھروسا کروں گا، کہو تم مجھے کیا کہنے آئے ہو؟''

یافان نے جواب دیا۔ ''میں آپ کو یمن پر حملہ آور ہونے کا مشورہ دینے آیا ہوں۔ اس مشورے کے پیچھے بہت سی ترغیبات بھی ہیں میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتاتا چلوں کہ اگر آپ یمن پر حملہ آور ہوں تو فتح مندی آپ کا ساتھ دے گی۔ اس کے علاوہ یمن سے آپ کو مال و اموال بھی اس قدر حاصل ہوگا جس قدر آپ کے پاس ایران میں نہیں ہے۔

کیکاؤس نے یافان کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔ ''اے محترم یافان! یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے تم نے ترغیبات کا ذکر کیا ہے کیا ان سے متعلق تم مجھے تفصیل سے نہ بتاؤ گے؟''

یافان نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ ''یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے کئی ایک ترغیبات ہیں۔ اول یہ کہ یمن کے بادشاہ حارث کی ایک بیٹی ہے جس کا نام سوزابہ ؎ ہے۔ جو اتنی حسین و جمیل ہے کہ روئے زمین پر کوئی اس جیسی خوبرو اور دل پسند لڑکی نہ ہوگی۔ سوزابہ اس قابل ہے کہ آپ کی بیوی اور ایران کی ملکہ بنے۔ یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسری ترغیب یہ ہے کہ اس وقت یمن سے بڑھ کر کوئی زرخیز اور خوش حال ملک نہ ہوگا۔ اے بادشاہ! یمن کے حکمراں حارث نے اپنے مرکزی شہر مآرب کے پاس ایک بند بنایا ہے۔ جس میں اس نے بارش کا پانی روک کر اس سے نہریں جاری کی ہیں۔ ان نہروں کے باعث یمن کی دولت خوش حالی اور زرخیزی میں ناقابل یقین حد تک اضافہ ہوا ہے۔ یمن میں جس طرف بھی نگاہ اٹھا کر دیکھو گے ہرے بھرے اور پھل دار باغات کے طویل اور وسیع سلسلے نظر آئیں گے وہاں کے رہنے والوں کی یہ حالت ہے کہ وہ عیش و آرام اور سکون و امان میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر یمن کی زمین سونا اُگل رہی ہے اور سایہ دار درختوں کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ مسافروں کو اپنے

؎ علامہ طبری نے حارث کی اس بیٹی کا نام سوزابہ ہی لکھا ہے کچھ مورخین نے اس کا نام سعدیٰ بھی لکھا ہے۔

ساتھ سفر میں کھانے پینے کی چیزوں کے لے جانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔اس لئے کہ ہر جگہ پھل اور پانی موجود ہوتا ہے۔شاہراہوں پر اس قدر بہترین اور عمدہ عمارتوں والے شہر آباد کئے گئے ہیں کہ کوئی مسافر صبح کو اپنی منزل پر روانہ ہوتا ہے تو دوپہر تک ہر حال میں اس کے راستے میں کوئی نہ کوئی شہر ضرور آئے گا۔اگر کوئی مسافر دوپہر کو ایک شہر میں آرام کرتا ہے تو شام کو دوسرے شہر میں جا کر آرام کرسکتا ہے۔یمن کی یہ خوش حالی اور فراغت اس پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسری ترغیب ہے۔"

یافان خاموش ہوا تو کیکاؤس بولا۔"اے یافان! تم جیسے محترم اور مافوق الفطرت ہستی کے مالک انسان کی طرف سے یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے یہ دو ترغیبیں ہی کافی ہیں اور سن رکھو کہ تمہارے کہنے کے مطابق میں یمن پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کرچکا ہوں، اس کے لئے چند یوم اپنے لشکر کی تیاری پر خرچ کروں گا لیکن اے ہمدرد انسان یہ تو بتا کہ ہڈیوں کے اس ڈھانچے کی حالت میں تم نے اپنی زندگی کو کیسے رواں دواں رکھا ہوا ہے تمہاری اس انوکھی اور ناقابل یقین زندگی کے کیا راز ہیں؟"

کیکاؤس کے اس سوال پر یافان چند ثانیوں تک گردن جھکائے سوچتا رہا پھر اس نے بوجھل آواز اور غمگین سے لہجے میں مصر میں اپنے قیام اور یوناف کے ہاتھوں موجودہ کیفیت تک پہنچنے کے سارے حالات اختصار کے ساتھ سنا ڈالے۔

یافان کی داستان سننے کے بعد کیکاؤس نے متاثر لہجے میں کہا۔"اے محترم یافان! تمہاری رہائش بلخ کے شاہی محل میں ہوگی۔جب میں یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کروں گا تم میرے ساتھ ہوگے۔"

یافان نے کہا۔"اے میرے بادشاہ! میری رہائش جزیرہ سرنا کے اندر ہے، سو اب میں اسی جزیرہ کی طرف کوچ کروں گا آپ مجھے بتادیں کہ آپ کب تک یمن کی طرف کوچ کریں گے۔آپ کے کوچ کے وقت میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر یمن کے ساتھ جنگ کے دوران میں آپ کے لشکر میں ہی رہوں گا۔"

یافان کے جواب پر کیکاؤس نے نہایت مطمئن انداز میں کہا۔"اے بزرگ انسان مجھے آپ کی یہ تجویز بے حد پسند ہے۔لہٰذا میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آج سے ٹھیک بیس دن بعد میں یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کروں گا۔"

اس پر ایک ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے یافان نے کہا۔"تو پھر اے بادشاہ! میں اب یہاں سے رخصت ہوتا ہوں بیس دن بعد یہاں پہنچوں گا تاکہ آپ کے لشکر کے ساتھ میں بھی یمن کی طرف کوچ کروں۔" اس کے ساتھ ہی یافان اپنی نیلی دھند کے ساتھ کیکاؤس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

****

دوسری طرف یوناف ایک روز یمن کے مرکزی شہر مآرب میں یمن کے بادشاہ حارث کے سامنے کھڑا تھا۔حارث کے مشیر اور صلاح کار بھی اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔تھوڑی دیر تک حارث غور سے یوناف کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے تعجب خیز انداز میں سلسلہ کلام شروع کیا۔

"اے اجنبی! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا نام یوناف ہے، تمہارا تعلق مصر کی سرزمین سے ہے اور یہ کہ تم مجھے ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو۔"

یوناف نے غور سے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"اے بادشاہ! آپ نے درست کہا کہ میرا نام یوناف ہے اور میرا تعلق مصر کی سرزمین سے ہے اور میں آپ کو اس خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ عنقریب ایران کا بادشاہ کیکاؤس آپ پر حملہ آور ہوکر آپ کے ملک کو تاراج اور آپ کی سرزمین میں لوٹ مار کا بازار گرم کرنے کی کوشش کرے گا۔"

حارث نے سوالیہ نگاہوں سے یوناف کو دیکھتے ہوئے کہا۔"اگر میں یہ پوچھوں کہ تمہیں اس حملے کی پیشگی اطلاع کیسے ہوگئی تو پھر تم کیا جواب دوگے۔؟"

یوناف نے نرم آواز میں جواب دیا۔"اے بادشاہ! بدی کی ایک مافوق البشر قوت کیکاؤس کو یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے اکسا رہی ہے، بدی کی اس طاقت کو میں صدیوں سے جانتا ہوں کیونکہ میں خود ایک مافوق البشر انسان ہوں اور میری زندگی بھی صدیوں پر محیط ہے۔"

یوناف کی اس گفتگو پر حارث تھوڑی دیر تک پریشانی کا شکار رہا۔پھر اس نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔"اے اجنبی! تمہاری اس دلیل کو درست مان لیا جائے تو میں تم سے یہ پوچھوں گا کہ آخر تم کس بنا پر میری مدد کرنا چاہتے ہو؟"

یوناف نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔"اے بادشاہ! آپ کی مدد کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ توحید پرست ہیں۔خدا کو واحد مان کر اس کی عبادت کرتے ہیں اور دنیا کی ہر قوت کو ترک کر کے اسی کو اپنا کارساز اور مددگار سمجھتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ اپنے رب کی دی ہوئی

چیزوں سے مستفید ہونے کے بعد اس کا شکریہ ادا کرنے والے ہیں اور یہ کہ جب آپ سے کوئی غلطی یا خطا سرزد ہوجاتی ہے تو آپ اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنی خطاؤں کی اس سے انتہائی انکساری اور عاجزی کے ساتھ معافی مانگتے ہیں۔ آپ کے ان ہی اوصاف کی بنا پر میں آپ کی مدد کے لئے کمربستہ ہوا ہوں۔ میرے ساتھ ایک ماورائی قوت بھی ہے، جس نے آپ کے پاس آنے سے تھوڑی دیر قبل مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ ایران کا بادشاہ کیکاؤس، بدی کی اس قوت کے اکسانے پر بیس دن کی جنگی تیاری کے بعد آپ پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ سو میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ آپ بھی اپنی جنگی تیاریاں شروع کر دیں، اس لئے کہ کیکاؤس بیس دن کے بعد آپ پر یلغار کرے گا۔"

"میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ بدی کی وہ قوت جو کیکاؤس کو آپ پر حملہ کرنے کے لئے اکسا رہی ہے اس کا نام یافان ہے۔ اس کے قبضے میں دھند کی صورت میں کچھ شیطانی قوتیں ہیں۔ یہ یافان عزازیل کے ساتھ مل کر صدیوں سے بدی اور گناہ کے پھیلاؤ کا کام کر رہا ہے جب کہ میں ان کے مقابلے میں ایک توحید پرست انسان ہوں اور ہر اس شخص کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو توحید پرست ہو۔"

اس پر حارث نے کچھ سوچا پھر فیصلہ کن انداز میں بولا۔ "تمہاری حقیقت کو جاننے کے لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم بیس دن تک میرے شاہی محل میں قیام کرو گے۔ اس قیام کے دوران تمہاری حیثیت ایک معزز مہمان کی سی ہوگی۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہاری پیشگوئی کے مطابق ایران کا بادشاہ کیکاؤس مجھ پر حملہ آور ہوتا ہے یا نہیں۔ مجھے امید ہے کہ تمہیں میرے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔"

یوناف نے پرسکون انداز میں کہا۔ "میں نہ صرف آپ کے اس فیصلے کا احترام کرتا ہوں بلکہ وقت آنے پر بدی کی قوتوں کے خلاف میں آپ کی مدد بھی کروں گا۔"

حارث نے آواز دے کر اپنے ایک محافظ کو بلایا اور اسے کہا کہ اس معزز مہمان کو شاہی مہمان خانے میں لے جاؤ اور اس کی ایسے ہی خدمت کرو جیسے حکمراں طبقے کے افراد کی کرتے ہو۔ پس حارث کے فیصلے کے مطابق یوناف اس محافظ کے ساتھ باہر نکل گیا۔

****

بیس دن بعد ایک روز یمن کے بادشاہ حارث نے یوناف کو طلب کیا اور اس سے کہا۔ "اے مافوق الفطرت اجنبی! تمہاری پیش گوئی درست ثابت ہوئی۔ کیکاؤس نے ہماری سرزمین کی طرف یلغار کر دی ہے اور میں اس کے سدِ باب کے لئے آج ہی اپنے لشکر کے ساتھ یہاں سے روانہ ہو رہا ہوں۔ اس موقع پر میں چاہتا ہوں کہ ایک قابل اعتماد مشیر اور صلاح کار کی حیثیت سے تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ میں تمہاری مشاورت سے مستفید ہو سکوں۔"

یوناف نے مطمئن انداز میں کہا۔ "اے بادشاہ! آپ فکرمند نہ ہوں میں بھی آپ کے لشکر کے ساتھ کوچ کرنے پر آمادہ ہوں۔"

حارث نے یوناف کو ساتھ لیا اور اسی روز وہ اپنے لشکر کے ساتھ کیکاؤس کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوگیا۔

یمن کی سرحد کے قریب ہی ایران کا بادشاہ کیکاؤس اور یمن کا بادشاہ اپنے اپنے لشکر کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے خیمہ زن ہوئے۔ یوناف کا خیمہ حارث کے خیمے کے قریب ہی تھا۔ دونوں لشکروں نے شاید ایک رات آرام کرنے کے بعد دوسرے روز ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ دونوں بادشاہوں نے اپنے اپنے لشکر کے اطراف میں حفاظت کی خاطر مسلح دستے تعینات کر دیئے تھے۔

اسی رات جب یوناف اپنے خیمے میں اکیلا تھا تو ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور کہا۔ اے یوناف! یافان بالآخر کیکاؤس کو یمن پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا وہ اس وقت ایرانی لشکر میں کیکاؤس کے ساتھ ہے۔ میں اسے دیکھ کر آرہی ہوں وہ اس وقت اپنے خیمے میں اکیلا ہے جب کہ نیلی دھند کی قوتیں اس کے خیمے کے گرد پہرہ دے رہی ہیں۔ کیا تم پسند کرو گے کہ یافان کے پاس جا کر اس سے بازپرس کرو کہ کیوں اس نے نیکی کی راہ اختیار کرنے کا وعدہ کر کے بدی کی روش دوبارہ اپنالی ہے۔؟"

ابلیکا کی اس تجویز پر یوناف نے خوش ہو کر کہا۔ "تم درست کہتی ہو میں ابھی یافان کے خیمے میں جا کر اس سے بات کرتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر وہاں سے غائب ہوگیا۔ چند ہی ثانیوں کے بعد وہ ابلیکا کی رہنمائی میں یافان کے خیمے سے تھوڑے فاصلے پر نمودار ہوا۔ اس نے اپنی تلوار نکال کر اس پر کوئی عمل کیا اور یافان کے خیمے کی طرف بڑھا۔ چاندنی رات میں اس نے دور ہی سے دیکھ لیا تھا کہ یافان کے خیمے کے اطراف میں نیلی دھند آہستہ آہستہ پھیلتی اور سمٹتی ہوئی حرکت کر رہی تھی۔

جب یوناف یافان کے خیمے کے قریب پہنچا تو خیمے کے گرد پھیلی

ہوئی نیلی دھند کی قوتیں غراتی ہوئی حرکت میں آئیں پھر نیلی دھند سمٹ کر تیزی سے یوناف کی طرف بڑھی۔ لیکن یوناف نے جونہی اپنی عمل کی ہوئی تلوار سامنے کی طرف کی تو دھند کے اندر سسکیاں ابھریں اور وہ تیزی سے سمٹتی ہوئی پیچھے ہٹ گئی۔ یوناف خیمے کا پردہ اٹھا کر اندر داخل ہو گیا۔

یافان خیمے کے وسط میں کھڑا شاید اسی کا منتظر تھا۔ اس وقت یافان کا چہرہ اور ہاتھ برہنہ تھے، اس کی آنکھوں کے سوراخوں میں شعلے بھڑک رہے تھے لیکن یوناف کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں رقص کرتے شعلے کسی قدر ماند پڑ گئے اس نے نرم لہجے میں یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”تھوڑی دیر قبل میری نیلی دھند کی قوتوں میں ہلچل پیدا ہوئی تھی تو میں نے جان لیا تھا کہ کوئی غیر معمولی انسان میرے خیمے کی طرف آ رہا ہے، مجھے تین آدمیوں کے آنے کی توقع تھی۔ ایک تم، دوسرا عارب اور تیسرا انسانی صورت میں عزازیل۔ اب جب کہ تم میرے خیمے میں داخل ہو ہی گئے ہو تو میں خوش دلی سے تمہارا استقبال کرتا ہوں۔ آؤ یہاں میرے سامنے بیٹھو پھر تمہیں جو کچھ کہنا ہے کہو۔“ یافان نے اپنے ہڈیوں پر مشتمل ہاتھ سے ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

یوناف آگے بڑھ کر اس نشست پر بیٹھ گیا پھر یافان بھی ایک چرمی نشست پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور اس نے پراسرار انداز میں اپنا ایک ہاتھ فضا میں بلند کیا جس کے جواب میں اس کی نیلی دھند کی قوتیں خیمے میں داخل ہوئیں اور یافان کی پشت پر آ کر گاڑھی نیلی دھند کی صورت میں جمع ہو گئیں۔

یافان نے دوبارہ یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔ ”اے یوناف! میں نے تو سن رکھا تھا کہ تم مصر میں دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں رہ رہے ہو۔ اب تمہارا ادھر ایران اور یمن کی طرف کیسے آنا ہو گیا۔ وہ بھی اس وقت جب کہ ایران اور یمن کے بادشاہ ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار ہونے والے ہیں۔؟“

یافان کے اس سوال پر یوناف نے سنجیدگی سے کہا۔ ”اسی جنگ نے مجھے اس طرف آنے پر مجبور کیا ہے، اس لئے کہ یہ جنگ تمہاری وجہ سے ہو رہی ہے۔ تم نے ایران کے بادشاہ کیکاؤس سے یمن کے مرکزی شہر مآرب کی زرخیزی، دولت مندی اور فراغت کی تعریف کی۔ اس کے علاوہ تم نے کیکاؤس کے سامنے یمن کے بادشاہ حارث کی بیٹی کے حسن و جمال کی بڑھا چڑھا کر تعریف کی اور اسے ترغیب دی کہ وہ یمن پر حملہ کر کے نہ صرف ان کے مال و دولت سمیٹ لے بلکہ حارث کی بیٹی سوزابہ کو بھی اپنے قبضے میں لے کر اسے اپنی بیوی اور ایران کی ملکہ بنا لے۔“

یافان نے تشویشناک لہجے میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”تمہیں ان حالات کا علم کیوں کر ہوا؟“

یوناف نے بے پروائی سے کہا۔ ”تم جانتے ہو کہ میں ان گنت سری قوتوں کا مالک ہوں۔ اس وہم و گمان میں نہ رہنا کہ تمہارا کوئی فعل یا کوئی حرکت مجھ سے چھپی ہوئی ہے۔ میں تمہیں یہ یاددہانی کرانے آیا تھا کہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ میرے خلاف عارب، عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی مدد نہیں کرو گے اور ساتھ ہی تم نے یہ عہد بھی کیا تھا کہ تم نیکی کی راہ اپناؤ گے۔ کیا میں یہ سمجھ لوں کہ وہ سارے وعدے اور عہد یونہی تھے اور تم نے اپنی اصلیت کو نہیں بدلا؟“ یافان نے کسی قدر بوجھل اور غمگین سی آواز میں کہا۔ ”اے یوناف! جہاں تک تمہارے خلاف عزازیل، عارب اور ان کے ساتھیوں کی مدد اور حمایت نہ کرنے کا سوال ہے تو میں اب بھی اپنے اس عہد پر قائم ہوں لیکن جہاں تک نیکی کے عہد پر قائم رہنے کا سوال ہے تو اس کے لئے میں مجبور ہوں۔ تم جانو میں نیکی کی راہ نہیں اپنا سکتا۔ وقتی طور پر میں نے تم سے جان چھڑانے کے لئے نیکی کی راہ اپنانے کا عہد کر لیا تھا لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ میرے ہڈیوں پر مشتمل پنجر کو حرکت میں لانے والی نیلی دھند کی قوتیں نیکی کی نہیں بلکہ بدی کی امین ہیں۔ لہٰذا اگر میں ان کی فطرت اور سرشت کے خلاف کوئی راستہ اختیار کرتا ہوں تو یہ میرا اتباع نہیں کریں گی اور میرے اس پنجر کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیں گی۔ لہٰذا میں اپنے اس وجود اور اس انوکھی حالت کو قائم و دائم رکھنے کے لئے نیکی کا راستہ نہ اپنانے پر مجبور ہوں۔ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ یمن پر حملہ آور ہونے کے لئے ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو میں نے ہی اکسایا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ میں اپنے اس مقصد میں کامیاب رہا ہوں۔ آج ایران کا بادشاہ اور یمن کا بادشاہ ایک دوسرے کے مقابل ہیں اور آنے والی صبح ان میدانوں میں ایک بہت ہی ہولناک جنگ برپا ہو چکی ہو گی۔“

یافان کے خاموش ہونے پر یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ”آنے والی صبح کو جب جنگ ہوگی تو تم دیکھو گے کہ اس جنگ میں میں مآرب یمن کے بادشاہ حارث کو غالب اور فوز مند اور ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو مغلوب اور شکست خوردہ بنا دے گا۔ ایران کا بادشاہ ایک مشرک اور بت پرست انسان ہے۔ وہ بدی اور گناہ میں ملوث ہے جب کہ اس کے مقابلے میں یمن کا بادشاہ حارث نہ صرف توحید پرست ہے بلکہ وہ نیکی کو

فروغ دینے اور بدی کی مخالفت کرنے والا ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ میں خود اپنی تمام قوتوں کے ساتھ حارث کے لشکر میں شامل ہو چکا ہوں۔

یافان کی گردن جھک گئی، اس کے ہلتے ہوئے جبڑوں سے یوں محسوس ہونے لگا تھا کہ جیسے وہ مایوسی اور فکرمندی کا شکار ہو گیا ہو۔ اس موقع پر یوناف نے اسے مخاطب کیا۔

"تو نے کیکاؤس کو حارث کے خلاف اُکسا کر غلطی کی ہے اس طرح تو نے حق کے ساتھ باطل کو ٹکرانے کی کوشش کی ہے۔ یاد رکھ نیکی اور بدی کی اس کشمکش میں نیکی ہی غالب رہے گی۔ جس طرح تیری نیلی دھند کی طاقتیں ہمیشہ میرے سامنے سرنگوں اور پست رہی ہیں اسی طرح آنے والے کل کو ایران کا بادشاہ کیکاؤس بھی یمن کے بادشاہ حارث کے سامنے مغلوب اور سرنگوں ہو جائے گا اور یہ بھی سن رکھ، یافان! جب ایران کے بادشاہ کو شکست ہو جائے گی تو پھر اس کے لشکر میں تیری کیا حیثیت رہ جائے گی اور وہ تجھ سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے انتقامی کارروائی پر اُتر آئے گا۔ لہٰذا میں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ تو ابھی رات کی تاریکی میں اپنے جزیرے سرنا کی طرف لوٹ جا۔ تو نیکی کے مقابلے میں بدی کو لانا چاہتا تھا سو تو وہ کر چکا اب دیکھ نیکی کے ہاتھوں بدی کا کیسا بدترین انجام ہوتا ہے۔"

یافان نے ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "میں تمہارے کسی مشورے کا پابند نہیں ہوں۔ اس لئے میں تمہاری اس تجویز پر عمل نہیں کر سکتا۔ میں ایرانی لشکر ہی میں رہوں گا اور کل کے معرکے میں حصہ لے کر یہ ثابت کردوں گا کہ میں نے کیکاؤس کو غلط مشورہ نہیں دیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس معرکے میں ایران کا بادشاہ کیکاؤس ہی غالب رہے گا۔ اس لئے کہ یمن کے بادشاہ کے مقابلے میں ایران کے بادشاہ کے لشکر کی تعداد کئی گنا زیادہ ہے۔"

یوناف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور جوشیلے انداز میں بولا۔ "ایسا ہرگز نہیں ہوگا میرے اللہ کو منظور ہوا تو فتح مند حارث ہی ہوگا۔" اس کے ساتھ ہی یوناف غضبناک حالت میں یافان کے خیمے سے باہر نکل گیا۔

****

اگلے روز کیکاؤس اور حارث نے ایک دوسرے کے خلاف معرکہ آرائی کے لئے اپنے اپنے لشکر کی صفوں کو درست کیا کیکاؤس نے انفرادی جنگ کے لئے اپنے لشکر سے ایک ایرانی پہلوان کو میدان میں بھیجا۔ اس کے فوراً بعد ہی ایک یمنی جوان اپنے سرکش گھوڑے پر سوار طوفانی انداز میں اپنے لشکر سے نکل کر میدان کے وسط میں ایرانی پہلوان کے سامنے پہنچا اور بلا کسی تکلف کے کسی بھوکے اور خونخوار شاہین کی طرح اس پر حملہ کر دیا۔ یمنی جنگجو کا پہلا وار ہی ایسا ہولناک اور جان لیوا تھا کہ اس یمنی نے ایرانی پہلوان کی گردن کاٹ کر رکھ دی۔

میدان میں ایک سکوت طاری ہو گیا پھر فاتح یمنی نے اپنی تلوار فضا میں بلند کی اور ایرانی لشکر کی طرف رخ کر کے چیلنج کرنے والے انداز میں پکارا۔ "اے میری قوم کے دشمنو! میں نے تمہارے اس تیغ زن کی گردن کاٹ دی ہے۔ تم میں اگر کوئی ایسا ہو جو میرے ساتھ مقابلہ کرنا چاہے تو میدان میں اُترے تاکہ میں اس پر بھی یہ ثابت کردوں کہ یمنی اپنے دشمنوں پر کیسے بھاری ثابت ہوتے ہیں۔"

یمنی جنگجو کے اس چیلنج کے جواب میں ایرانی لشکر میں کوئی ہلچل پیدا نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی لشکر سے نکل کر یمنی کے مقابلے پر آیا۔ لہٰذا یمنی نے اپنے گھوڑے کو موڑا اور اسے ایڑ لگا کر واپس اپنے لشکر میں جا شامل ہوا۔

کیکاؤس نے جب دیکھا کہ اس انفرادی مقابلے میں ایرانی پہلوان کے مارے جانے کی وجہ سے اس کے لشکر کی سبکی ہوئی ہے تو اس نے عام حملے کا حکم دیدیا۔ اسے امید تھی کہ وہ چند لمحوں میں یمنیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ وہ اپنے لشکر کے وسط میں اپنے محافظوں میں گھرا جنگ کا نظارہ کرنے کے علاوہ جنگ کے احکامات جاری کرنے لگا۔ کیکاؤس کی حیرت اور پریشانی کی اس وقت کوئی انتہا نہ رہی جب اس نے دیکھا کہ یمنی تعداد میں کم ہونے کے باوجود اس کے لشکر کی صفوں کو درہم برہم کر رہے ہیں۔

کیکاؤس نے یہ بھی دیکھا کہ یمن کا بادشاہ حارث اپنے لشکر کے آگے آگے تھا۔ اس کی حالت اپنے لشکر میں ایسی تھی جیسے ستاروں کے ہجوم میں کہکشاں، وہ اپنے لشکر کو للکارتا، ان کے حوصلے بڑھاتا، سامنے آنے والے ایرانی لشکریوں کی گردنیں کاٹتا چلا جا رہا تھا۔ حارث کو اس انداز میں لڑتے دیکھ کر کیکاؤس کی حالت افسردہ شام جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کیکاؤس نے یہ بھی دیکھا کہ یمنی مکمل طور پر اس کے لشکر پر حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ ایرانی لشکر کی حالت نہایت ابتر اور مایوس کن ہو گئی تھی۔ یمن کے بادشاہ نے اپنے لشکر کی تعداد کم ہونے کے باوجود اسے اس طرح ایرانی لشکر کے چاروں طرف پھیلا دیا کہ ایرانی مکمل طور پر گھر چکے تھے اور یمنیوں نے ہر طرف سے ایرانیوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔

کیکاؤس جان گیا تھا کہ اب اس قتل عام سے وہ اپنے لشکر کو نہیں نکال سکتا۔ اس لئے اس نے میدان جنگ سے بھاگنا چاہا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ایک یمنی لشکری نے اس پر کمند پھینک کر اسے گرفتار کر لیا۔ کیکاؤس کے گرفتار ہوتے ہی ایرانیوں کے رہے سہے اوسان بھی جاتے

رہے اور انہوں نے مکمل طور پر راہ فرار اختیار کی۔ یمنیوں نے ایرانیوں کا تعاقب کر کے انہیں موت کے گھاٹ اُتارنا شروع کر دیا۔ بہت کم ایرانیوں کو میدان جنگ سے بھاگ کر جانیں بچانے کا موقع مل سکا تھا۔

جب میدان جنگ مکمل طور پر صاف ہو گیا تو حارث نے کیکاؤس کو اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔

جس وقت کیکاؤس کو حارث کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت وہ رسیوں میں جکڑا ہوا انتہائی بے بسی و بے چارگی کے عالم میں گردن جھکائے ہوئے تھا۔

حارث چند ثانئے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے پوچھا۔ ”اے بدی کے امین! تو نے کس بنا پر یمن پر حملہ آور ہونے کی ٹھانی ...؟ اور تو نے اپنے ان برے ارادوں کا انجام دیکھا کہ تو نے اس میدان میں ان گنت ایرانیوں کو موت کا لقمہ بنا کر رکھ دیا۔“

کیکاؤس نے حارث کے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر حارث نے دوبارہ پوچھا۔ ”کیا تو یہ نہیں بتائے گا کہ تو نے کیوں ہم پر حملہ کیا؟ جبکہ ہم تیرے سائے میں پر امن زندگی بسر کر رہے تھے۔“

حارث کے دوبارہ پوچھنے پر بھی اس کی گردن جھکی رہی اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب حارث نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے مشیروں سے کہا۔ ”اس جنگ میں جس قدر مال غنیمت ایران کی طرف سے ہمارے ہاتھ لگا ہے۔ اسے سمیٹو اور یہاں سے کوچ کرو۔ کیکاؤس کی سزا میں اپنے مرکزی شہر مآرب جا کر تجویز کروں گا۔“

اپنی روحانی خدمات حاصل کرنے کے لئے

”ماہنامہ طلسماتی دنیا“

کا مطالعہ پابندی کے ساتھ کریں

برصغیر میں سب سے زیادہ مقبول اور معتبر رسالہ

ماهنامه طلسماتی دنیا

ہر ماہ پابندی کے ساتھ شائع ہوتا ہے اور علماء صلحاء، عوام و خواص سب میں یکساں مقبول ہے۔

سالانہ زر تعاون ———— دو سو چالیس روپے

●

پتہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا محلہ ابوالمعالی دیو بند یوپی

Ph: 01336-224027 (O)
222701 (R)

مجرب تعویذات

یاد رکھئے کہ ہر معاملہ میں مؤثر حقیقی صرف خدا کی ذات ہے اور وہی جس کے لئے چاہتا ہے دواؤں، دعاؤں اور تعویذات میں اثر پیدا کر دیتا ہے۔

خاتم مقطعات : حروف مقطعات کندہ کی ہوئی چاندی کی انگوٹھی، بزرگوں کے تجربہ میں آیا ہے کہ یہ انگوٹھی خیر و برکت، رزق حلال، روزگار، سحر و جادو سے حفاظت، ترقی درجات، تسخیر حکام، مقدمات میں کامیابی، دشمنوں کے شر سے نجات اور بچیوں کے رشتے، عمل صالح کی توفیق اور دیگر ضرورتوں کے لئے بحکم خداوندی سے بہت موثر ہے، یہ انگوٹھی صرف مسلمانوں کے لئے ہے، ناپاکی کی حالت میں اور بیت الخلاء کے وقت استعمال کی اجازت نہیں۔ ہدیہ مختلف سائز اور ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک۔

لاکٹ : حروف مقطعات سے تیار شدہ یہ لاکٹ خواتین کے لئے ہے جو انگوٹھی استعمال نہ کرنا چاہیں وہ لاکٹ استعمال کر سکتی ہیں۔ ہدیہ -/80 روپے

خاتم عزیزی : مندرجہ بالا ضرورتوں کیلئے ”عزیز“ کے حروف کا نقش جسے غیر مسلم برادران وطن کیلئے تیار کیا جاتا ہے، ہدیہ مختلف سائز و ڈیزائن میں -/80 سے -/125 تک

مدنی تختی : بچوں کے گلے میں ڈالنے کے لئے چاندی کی تختی ام الصبیان، مسان نظر بد اور ہر طرح کے شیطانی اثرات سے بچوں کی حفاظت کے لئے اکابر دیو بند کے مجربات میں سے ہیں۔ ہدیہ -/40 روپے

لوح عزیزی : ہر طرح کے بے ہوشی کے دوروں کے لئے تانبے کی تختی جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ ہدیہ -/20 روپے

نوٹ : ڈاک کے ذریعے منگانے پر پیکنگ کا خرچ اور محصول ڈاک بذمہ طلب گار ایک پیکٹ میں کئی عدد منگوانے پر کفایت رہتی ہے۔

براہ کرم لفافے پر دو روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا کر تفصیلی کتابچہ (Catalouge) مفت حاصل کریں۔

۳۵ سال سے آپ حضرات کی خدمت کرنے والا ادارہ (زیر نگرانی حضرت مولانا ریاست علی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیو بند)

کاشانۂ رحمت افریقی منزل قدیم، محلہ شاہ ولایت، دیو بند، ضلع سہارنپور، یوپی

KASHANA-E-RAHMAT

AFRIQUI MANZIL, QADEEM MHO. SHAH WILAYAT
NEAR CHATTA MASJID, DEOBAND (SAHARANPUR) 247554

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ہاشمی صاحب سے اجازت ملنے کے بعد الیکشن کی تیاری پورے زور وشور کے ساتھ شروع ہوگئی اور ایک دن باقاعدہ دفتر کا افتتاح بھی ہوگیا۔ دفتر کا افتتاح مولانا گلفام شہیدی سے کرایا گیا جو اس علاقے کے مانے ہوئے پیر ہیں اور جن کے اگلے پچھلے گناہ ان کے پیر مغاں کے صدقے میں معاف ہوچکے ہیں اور جن کے بارے میں دور دور تک یہ مشہور ہے کہ اگر وہ کسی کو بددعا دینے کا ارادہ بھی کرلیں تو اس کی اگلی سات پشتوں تک میں طاعون پھیل جاتا ہے وہ ہمارے دفتر کا افتتاح کرنے کے لئے پوری آن بان کے ساتھ آئے اور انہوں نے افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ بھائیوں میں بحیثیت ایک بزرگ کے یہ عرض کررہاہوں کہ اپنا قیمتی ووٹ صرف ابوالخیال فرضی کو دیں۔ یہ ابوالخیال جو دیکھنے میں محض ایک آدمی نظر آتے ہیں یہ محض ایک آدمی نہیں ہیں بلکہ ان میں وہ خصوصیات بھی ہیں جو فرشتوں میں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ آپ یقین کریں ان کا ذکرِ خیر جنت کی حوروں میں ایک دن میں کئی کئی بار ہوتا ہے اور فرشتے ان کی شرافت اور خاندانی عظمت پر عش عش کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ سے آخرت میں کوئی باز پرس نہ ہو اور آپ کو بے حساب جنت میں داخل کردیا جائے اور منکر نکیر آپ کی قبر میں گھسنے کی جرأت نہ کریں تو آنکھیں بند کرکے اپنا ووٹ ابوالخیال فرضی کو دیدیں۔ اسی میں قوم وملت کی بھلائی ہے اور اسی میں ہمارے بھارت کا بھرم ہے۔ میں مجبوراً اپنا ووٹ کسی کو دے رہا ہوں لیکن آپ اپنا ووٹ صرف ابوالخیال فرضی کو دیں۔ آپ کو خدا کی قسم اور خدا کے رسول ﷺ کی قسم۔

اللہ کی قسم ان کی تقریر سے مزا آگیا، کتنے ہی کافر اسی وقت ایمان لانے کے لئے تیار ہوگئے، کئی مجبوردار قسم کے نوجوانوں نے تو اسی وقت اپنا قیمتی ووٹ میری جیب میں ڈال دیا۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ ابھی اپنا ووٹ سنبھال کر رکھیں اور اسی دن میرے ڈبے میں ڈالیں جس دن ووٹنگ ہوگی لیکن انہوں نے میری ایک نہیں سنی اور انہوں نے خالص مومنانہ انداز میں فرمایا کہ موت کا کیا بھروسہ کب آجائے۔ الیکشن میں ابھی دس دن باقی ہیں ہم پر مولانا گلفام کی تقریر کا اس قدر اثر ہورہا ہے کہ ہم دس دن کا انتظار نہیں کرسکتے۔ یہ ووٹ تمہاری امانت ہے اپنی امانت پکڑو ہمارے سر سے ہمارا بوجھ اتارو۔

میں خود ان کی تقریر سے اتنا متاثر ہوا کہ بے اختیار دل چاہنے لگا کہ اپنا حق ووٹ اسی وقت استعمال کرلوں لیکن کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے میں نے اس حق ووٹ کے استعمال کو چند دن کے لئے ملتوی رکھا۔

دفتر کھلنے کے بعد چند احباب جنہیں دین ودنیا کا کوئی کام نہیں تھا باقاعدہ دفتر میں ڈیرہ جماکر بیٹھ گئے۔ اہل دیوبند ان کو ٹٹ پونجیا سمجھتے تھے لیکن ان کی صلاحیتوں کا صرف مجھے اندازہ تھا میں جانتا تھا کہ یہ لوگ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہیں، یہ دن میں بھی روشنی دیتے ہیں اور رات کو بھی۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ لوگ میری خاطر ہر طرح کا جھوٹ بول لیتے ہیں ان ہی کی بدولت میں بغیر پر کے اڑا اڑا پھرتا ہوں اور اچھے خاصے سمجھدار لوگ میری کرامتوں کے قائل ہیں۔ ان میں ایک دوست کا نام خواجہ بتاشے میاں ہے ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے میری تعریف کرتے ہوئے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ سننے والے پاگل ہیں یا بے وقوف۔ انہوں نے ہمیشہ دن دہاڑے حق دوستی ادا کیا۔ دفتر کے افتتاح والے دن انہوں نے لوگوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ اگر پارلیمنٹ میں ابوالخیال فرضی جیسے لوگ پہنچ گئے تو سمجھ لینا ہندوستان کی تقدیر

سنور گئی۔ انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ فرضی صاحب میں وزیر اعظم بننے کی صلاحیت ہے لیکن ان کی نیک نیتی یہ ہے کہ یہ صرف ممبر پارلیمنٹ بننے پر قناعت کررہے ہیں یقین کرنا اگر یہ جیت گئے تو ہندوستان کے سب باشندوں کی عاقبت سنور جائے گی اور عورتیں تک جو مسلمہ ناقص العقل ہیں مغفرت کے قابل ہو جائیں گی۔ ان کی آواز میں اس قدر درد تھا کہ کئی کافر تو اسی وقت مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور ایک ہندو بھائی نے تو اسی وقت میرے پاؤں چھو کر بھگوان کی سوگندھ کھا کر یقین دلایا تھا کہ آج کے بعد اپنا ووٹ خواہ تم الیکشن میں کھڑے ہو یا نہ ہو تمہیں ہی دوں گا۔

اس طرح کے دوستوں سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میرے ایک دوست کا نام ہے صوفی مشاغل حسین، یہ بھی بہت دین دار قسم کے انسان ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ یہ جمعہ کی نماز کے لئے اسی وقت گھر سے نکلتے ہیں جب امام خطبہ ختم کرنے کے موڈ میں ہوتا ہے لیکن ان کو صف اول کے ثواب کا علم ہے اس لئے یہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے امام کی ناک کے نیچے پہنچ جاتے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلی صف کی برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں انہوں نے اپنے سامعین کو سمجھاتے ہوئے فرمایا تھا کہ ابوالخیال جیسے کنڈی ڈیٹ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر ہنستی ہے تب کہیں جا کر ایک ابوالخیال کا لوتھڑا تیار ہوتا ہے ان کو معمولی مخلوق نہ سمجھو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولادوں کو اسکول میں اچھے نمبر لانے کا موقعہ ملے اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اس دنیا میں نیک چلنی کم سے کم نام کی حد تک باقی رہے تو تمہیں قسم ہے اس ملک کی آزادی کی، اپنا ووٹ ابوالخیال کی جھولی میں ڈال دینا میں اپنا ووٹ صرف ان ہی کو دوں گا اب بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ ان کی بات سن کر تالیوں سے پورا محلہ گونج گیا اور مجھے ان کی باتیں اتنی اچھی لگیں کہ میں بھی تالیاں بجانے لگا اس طرح کے احباب کی گرم جوشیوں نے ماحول کو گرم کر دیا اور ایک دفعہ تو مجھے بھی یقین ہو گیا کہ میں جیت جاؤں گا۔

میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا اس لئے یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ میں نے اپنے دوستوں کے مشورے پر چند ٹھلوے اپنے دفتر میں باقاعدہ بٹھا دیئے تھے۔ ان کا کام یہ تھا کہ دفتر میں بیٹھ کر بیڑیاں پئیں اور سب کو پلائیں۔ وہ بے چارے یتیم ویسیر لوگ جن کی جیب میں بیڑیاں خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے تھے وہ انتہائی ایمانداری سے آکر دفتر میں بیٹھ جاتے تھے اور اس طرح خشوع خضوع کے ساتھ بیڑیاں تناول کیا کرتے تھے جیسے میری مغفرت کے لئے چنے پڑھ رہے ہوں اور جیسے خود یہ مادرزاد بخشے بخشائے ہوں۔

ان ٹھلووں سے میرے دفتر میں خوب رونق رہتی تھی۔ اب آپ سے کیا پردہ، دفتر کی رونق کو باقی رکھنے کے لئے بیڑیاں اُدھار آرہی تھیں اور دکانداروں کو اس بات کا یقین دلایا جاتا تھا کہ جیتنے کے بعد جب لفافے موصول ہوں گے پائی پائی ادا کر دی جائے گی۔ دیوبند کے بعض دکاندار اس دور میں بھی سو فی صد پکے شریف ہیں اور آج بھی وہ جھوٹے وعدوں پر خواہ مخواہ بھی ایمان لے آتے ہیں۔ چنانچہ طباق بھر بھر کے بیڑیاں موصول ہوتی رہیں، مادرزاد یتیموں کے مزے آتے رہے، جن کے باپ دادا نے کبھی بیڑی کو ہاتھ نہیں لگایا تھا انہوں نے بھی شوق فرمانا شروع کر دیا۔ اس طرح خوب دھوئیں دار ماحول بنا رہا۔ ہمارے دفتر کی دھوم پورے معاشرے میں تھی، حد تو یہ ہے کہ شور سن کر خواتین کی ایک جماعت باقاعدہ ہمارے دفتر کا دیدار کرنے کے لئے آئی اس وقت میں ہرے لباس میں وہاں موجود تھا، کسی خاتون نے تعارف کرا دیا۔ یہ ہیں ابوالخیال فرضی شکل سے اچھے خاصے شریف دکھائی دیتے ہیں پتہ نہیں بے چارے الیکشن میں کیوں کھڑے ہو گئے؟ یہ جملہ سن کر میں نے انگڑائی لی کہ لاؤ انہیں سمجھائے دوں کہ میں کیوں الیکشن میں کھڑا ہوا ہوں۔ لیکن اسی وقت میرے ایک لنگوٹیا یار نے مجھے پکڑ لیا اور بولا۔ کیا غلطی کر رہے ہو فرضی صاحب یہ ہیں خواتین، ان کے منہ لگنا ٹھیک نہیں، ان کا کوئی بھروسہ نہیں کب کس کے گلے پڑ جائیں، میں بھی ڈر گیا اور اچانک مجھے یاد آگیا کہ ایک عشق کے نتیجے ہی میں تو بانو گلے پڑی تھی اور آج تک پڑی ہوئی ہے۔ میں نے اپنے لنگوٹیا یار سے کہا۔ یار تو تم ہی انہیں سمجھاؤ کہ میں کون ہوں اور میری حیات فانیہ کا مقصد کیا ہے۔ چنانچہ وہ اٹھ کر خواتین کی طرف گئے اور انہوں نے خواتین سے عرض کیا، ماؤں اور بہنوں! ابوالخیال صاحب کو الیکشن میں کھڑے ہونے کا کوئی شوق نہیں تھا، انہیں تو ملت کے تمام ہوش مند نوجوانوں نے الیکشن کی طرف باقاعدہ دھکیلا ہے اور سو مرتبہ استخارہ کرنے کے بعد انہوں نے الیکشن کا ٹکٹ لیا ہے۔ اب اگر آپ کو ان کی اکلوتی ڈاڑھی اور ان کی پیدائشی شرافت کی لاج رکھنی ہے تو اپنا ووٹ صرف انہیں دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ اتنا کہہ کر میرے لنگوٹیا یار پھر آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے اور پوچھنے لگے، کیسی رہی؟ یار تم تو اچھی خاصی تقریر کر لیتے ہو، میں نے کہا، جلسوں میں کیوں نہیں جاتے ——— وہ بولے، تقریر کرتے کرتے

تھک چکا ہوں، اب تقریر کرنے کا موڈ ہی نہیں بنتا۔ شاید نظر لگ گئی۔

فرضی بھائی، میں نے جرمن کی ہر مسجد میں تقریر کی ہے اور تقریر ہمیشہ جب کی جب لوگ سو گئے ہوں۔ کیونکہ میں ان کے لاشعور کو مخاطب کیا کرتا تھا جو ان کے سونے کے بعد بیدار ہوتا تھا۔ اس طریقے سے میں جسموں سے زیادہ روحوں میں مقبول رہا۔ کیا مطلب؟ میں نے چونک کر کہا تھا۔ وہ بڑی معصومیت سے بولے تھے، دیکھو فرضی بھائی مطلب کی تو مجھے بھی خبر نہیں، بس اتنا سمجھو کہ میں ہوں بہت کام کا آدمی۔ اندازہ تو کیجئے کیسے کیسے نستعلیق قسم کے لوگوں سے میری دوستی ہے۔ سیدھے سادے بھولے بھالے، ایسے لوگ اگر ایک بار کسی طرح مر گئے تو دوبارہ پھر پیدا نہیں ہوں گے۔

میرے ایک دوست کسی زمانے میں حافظ قرآن تھے۔ اب تو قرآن وہ بالکل بھول گئے ہیں لیکن از راہ برکت ابھی تک اپنے نام کے ساتھ حافظ کا لفظ جوڑتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں عالم نہیں بلکہ علماء کی ایک جماعت محسوس ہوتے ہیں ان کی لمبی چوڑی داڑھی دیکھ کر بغیر انٹرویو کے سب ان کو "من حیث القوم" سمجھنے لگتے ہیں۔ جس نے بھی ان کو دیکھا ان کے تقوے پر ایمان لا کر رہا، یہ بھی میرے کاندھے سے کاندھا ملائے میرا ساتھ دے رہے تھے۔ ان کی کمی یہ ہے کہ یہ بول نہیں سکتے۔ یہ اب اپنی شکل سے عوام کو متاثر کرتے ہیں لیکن ان کی خوبی یہ ہے کہ اگر یہ کسی اسٹیج پر بیٹھے پان بھی چباتے رہیں اور وقتاً فوقتاً اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہیں تو پبلک پورے جلسے سے متاثر ہوتی رہے گی۔ سنا ہے کہ آسمان کے فرشتے تک ان ہی کی صدارت میں مجلسیں کرتے ہیں۔ میں نے ووٹ بٹورنے کے لئے جب گشت کیا تو ان ہی کو اپنے ساتھ رکھا ان کا پر نور چہرہ دیکھ کر ایک ایک آدمی نے دو دو ووٹ دینے کا وعدہ کیا۔ اور دعاءِ خیر بھی دیں۔ جب کہ نیتاؤں کو ہمارے ملک میں صرف ووٹ ملتے ہیں، دعاءِ خیر نہیں ملتی لیکن مجھے حافظ صاحب کے بہ طفیل دعاءِ خیر بھی موصول ہوتی رہی۔

اور ہاں میں یہ بتانا تو بھول ہی گیا کہ میرا چناؤ نشان تو "گدھا" تھا اس چناؤ نشان کو پا کر میں خوشی سے پھولا نہ سمایا تھا کیونکہ گدھے سے مجھے اس وقت سے انسیت ہے جب میری چھٹی کے دانت بھی نہیں ٹوٹے تھے گدھے کی معصومیت سے مجھے ہمیشہ سے عشق ہے۔ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ میں نے کسی بھی کمہار کے گدھے کو پکڑ کر اس کی بلائیں لینی شروع کر دیں بعض لوگ تو بے چارے یہ سمجھے کہ میں گدھے کو لپٹ کر کوئی سفلی عمل کر رہا ہوں لیکن جب میں نے انہیں سمجھایا کہ خدا کی پیدا کردہ اس انوکھی مخلوق سے میرا بوس و کنار صرف اخلاص کی بنیاد پر ہے اور اس اخلاص پر شک کرنا کسی بھی ذی انسانیت کے لئے مناسب نہیں ہے تو بدگمانی کرنے والے لوگ اسی وقت تائب ہو گئے اور انہوں نے مجھ سے اس طرح اظہار شرمندگی کیا کہ مجھے ایک دم رونا آ گیا اور میں مجبور ہو گیا انہیں معاف کر دینے پر۔ گدھے سے مجھے اس لئے بھی لگاؤ ہے کہ اس کا ذکر قرآن حکیم تک میں موجود ہے اور گدھے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ گدھا پڑھا لکھا ہو یا جاہل۔ محض وہ دیکھنے میں صرف گدھا ہی لگتا ہے اور گدھا امریکہ کا ہو یا افغانستان کا، وہ دیوبند کا ہو یا بریلی کا وہ دیکھنے میں ایک جیسا لگتا ہے۔ اس بے چارے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ اللہ کے بندوں کی کتنی بھی خدمت کر لے اور آدم کے بیٹوں کا کتنا بھی بوجھ اٹھا لے لیکن یہ گدھا کا گدھا ہی رہتا ہے اس بے چارے کو کوئی رتبہ بلند کسی صورت میں نصیب نہیں ہوتا۔ جب مجھے چناؤ نشان گدھا ملا تو میں نے شکرانے کی دو نفلیں پڑھنے کا وعدہ اللہ میاں سے کیا۔ میں ایسا ہی چناؤ نشان چاہتا تھا، دراصل گدھا میرے لئے ہر دور میں لکی رہا ہے۔ میں نے جب بھی خواب میں گدھے کو دیکھا ہے صبح اٹھ کر میری ملاقات کسی اچھے نیتا سے ہوئی ہے اس لئے میں گدھے کو اپنے لئے ایک نیک فال سمجھتا ہوں۔ یقین کیجئے کہ جب دیوبند کے اشرف ترین لوگوں نے رکشے میں بیٹھ کر یہ شور مچایا۔ ابوالخیال فرضی کو ووٹ دو جن کا چناؤ نشان گدھا ہے تو میری خوشی کی انتہا نہیں رہی اور میں نے اپنے مالک کا شکر ادا کیا کہ جس گدھے کو میں بچپن سے چاہتا رہا ہوں آج وہی میری قسمت کا نشان بن گیا ہے۔ میرے ایک دوست نے تو کمال ہی کر دیا میرے دفتر میں جان ڈالنے کے لئے میرے دفتر کے آگے ایک گدھا لا کر باندھ دیا۔ تاکہ نیم عقل مند قسم کے لوگوں پر مستحضر رہے کہ مہر کہاں لگانی ہے۔ بعض نیم شریف قسم کے ووٹروں کو مشورہ دیا کہ مجھے گدھے پر بٹھا کر ایک گشت ہو پھر ووٹروں کو سمجھانے کی ضرورت نہیں رہے گی لوگ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ کنڈی ڈیٹ کون ہے اور چناؤ نشان کیا ہے لیکن اسی وقت کچھ عقل مندوں کی یہ رائے ہوئی کہ گدھے پر گدھے کا بیٹھنا فقہ کے کسی جزو سے ثابت نہیں ہے۔ یہ تقریباً حرام بھی ہو سکتا ہے اس سے احتراز ہی برتیں۔ میں اس وقت تو اس علمی بحث کو سمجھ نہیں سکا تھا لیکن جب سمجھ گیا تو میری حالت عجیب سی ہو گئی۔ میں نہ ہنس سکتا تھا نہ رو سکتا تھا، بھلا بتایئے اس الیکشن کی بدولت میرا اشمار بھی معیاری قسم کے گدھوں میں ہونے لگا۔ میں نے یہ شکایت اپنے ایک دوست سے کی جو ۱۹۴۷ء سے پہلے ان کا نام کچھ اور تھا آج کل صوفی نصر من

اللہ و فتح قریب کے نام سے مشہور ہیں، بولے عزیزم! اپنا منہ مت بگاڑو الیکشن کے لئے جو بھی کھڑا ہوتا ہے وہ لگ بھگ گدھا ہی سمجھا جاتا ہے۔ تم تو پھر بھی بہت خوش نصیب۔ وانہوں نے مجھے یقین دلاتے ہوئے کہا کہ تم پر زیادہ الزام نہیں لگے۔ ورنہ اس سیاست کی شروعات تو صرف الزامات ہی سے ہوتی ہے بھول گئے لوگوں نے فدائے قوم تک کو نہیں بخشا انہیں کیسے کیسے خطابات سے نوازا گیا کہ بس توبہ ہی بھلی۔ ان کی باتیں سن کر دل کو قدرے اطمینان ہوا اور پھر گدھے جیسے خطابات بھی بھلے لگنے لگے کم سے کم ان خطابات سے یہ یقین ہو گیا کہ میرا شمار بھی ملک کے قائدین میں ہو گیا ہے۔

الیکشن کے دوران جب ہم لوگ ووٹ مانگنے جاتے تھے اس وقت بڑی درگت بنتی تھی۔ یہ اندازہ بھی نہیں ہوتا تھا کہ کون اپنا ہے اور کون پرایا۔ جس کے پاس بھی گئے اس نے یہی یقین دلایا کہ بس ووٹ تو آپ ہی کو دینا ہے۔ الیکشن کے موقعہ پر ان لوگوں کو بھی جھوٹے وعدے کرتے دیکھا جو پیدائشی متقی تھے اور جن کے تقوے اور پرہیز گاری میں شیطان تک کو کوئی شبہ نہیں تھا، مثلاً مولوی آفت خاں جو دیوبند کی ناک سمجھے جاتے ہیں اور دیوبندی مسلک کے کیڑے ہیں۔ قوم سے خان ہیں لیکن سوجی کے حلوے کی طرح میٹھے اور پھول کی پتی کی طرح نرم و نازک ہیں۔ میں نے انہیں ہمیشہ مسکراتے ہوئے دیکھا ہے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ محفل ماتم میں بھی رونے کی صلاحیت نہیں رکھتے بس مسکراتے ہی رہتے ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جھوٹ بولنا بھی چاہیں تو جھوٹ نہیں بول سکتے ایسے مادر زاد سچے لوگوں نے بھی مجھ سے جھوٹے وعدے کئے اور میرا بے وقوف بنایا۔ ایک دن میں نے اپنے دوستوں سے کہا تھا۔ یارو! یہ سب کیا ہو رہا ہے جس کے پاس بھی جاؤ وہ ہماری صورتیں دیکھتے ہی یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ بس ووٹ تو آپ ہی کو دینا ہے۔ ووٹ کم ہیں اور وعدے زیادہ ہیں۔ اس طرح تو ہماری سیٹ کلیر نظر آتی ہے۔ یہ الیکشن ہے پیارے "صوفی ہل من مزید نے کہا تھا" الیکشن لڑتے وقت صرف دیکھتے ہیں سوچا نہیں کرتے۔ سوچو گے تو اگلے پچھلے سارے گناہ یاد آنے لگیں گے پھر جم کر پبلک سے کوئی وعدہ بھی نہیں کر سکو گے، بس یہ سمجھو تم جیت چکے ہو، خود کو جیتا ہوا سمجھو گے تب ہی تو ہرے بھرے رہو گے اگر پہلے ہی سے حقیقت کھل گئی تو وقت سے پہلے ہی رونا شروع کر دو گے اور پھر بیچ اگر ہم بھی رونے لگے تو سارا ماحول آنسوؤں میں ڈوب جائے گا۔ عقل مندی اسی میں ہے کہ ہر وعدے کو سچا سمجھو اور یہ سمجھو کہ یہ قوم تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

یار حد تو یہ ہے "میں بولا تھا" کالو قصائی کا لڑکا بھی مجھے ووٹ دینے کو کہہ رہا تھا اس میں حیرت کی کیا بات ہے "صوفی قالو بلیٰ نے کہا تھا" کیا وہ ابن آدم نہیں ہے۔ نہیں، دراصل بات یہ ہے کہ اس نے ایک دن مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی۔ تم بھی یار عقل سے کورے ہی ہو۔ "منشی مروارید بولے" اماں وہ قصائی ہے اور قصائی جب محبت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح کے الفاظ میں کرتا ہے۔ تم بھول گئے ایک بار جمن قصائی نے اپنے سگے بھائی سے اظہار محبت کرتے ہوئے کہا تھا۔ تم اتنے اچھے لگتے ہو دل چاہتا ہے کہ تمہارا قیمہ بنا دوں۔

یار دوستوں کی تسلیوں نے مجھے ہر وقت مطمئن رکھا اور میں یہ سوچتا رہا کہ میں الیکشن جیت جاؤں گا۔ ایک بار ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے صوفی اذا جاء بولے تھے کہ ابوالخیال کو جتوا دو، یہ ہر کچے مکان کو پکا بنوا دیں گے، ہر گھر کے آگے ایک کار ہوگی اور ہر گھر میں دولت پانی کی طرح برسے گی۔ اس سال جتنے بچے پیدا ہوں گے سب کو سرکاری نوکریاں دلوائیں گے اور ہر گھر میں ایک اسکول کھول کر تعلیم کو گھروں کی لونڈی بنا دیں گے، یہ معمولی انسان نہیں ہیں۔ انہیں خاص وقت میں خاص طریقے سے اللہ میاں نے بنوایا ہے۔ اس طرح کی باتوں سے مزا تو بہت آتا تھا لیکن ڈر بھی لگتا تھا۔ ڈر اس لئے لگتا تھا کہ اتنے بہت سارے وعدوں میں سے اگر کوئی ایک وعدہ بھی پورا کرنا پڑ گیا تو میرے تو کپڑے اتر جائیں گے اور میں تو کسی میدان محشر میں ننگ دھڑنگ ہو کر رہ جاؤں گا۔ میرے دل سے میرا ڈر نکالنے کے لئے میرے یار دوست یہ سمجھایا کرتے تھے کہ سیاست میں کون بے وقوف وعدے پورے کرتا ہے۔ وعدے تو عشق و محبت میں بھی پورے نہیں کئے جاتے، سیاست تو پھر سیاست ہے اور اگر اس بے چاری سیاست کا تو کچھ مقام خود اہل سیاست کے دلوں میں بھی نہیں ہے اس لئے اس میدان میں دندناتے ہوئے اگر کچھ بھی بول دیں تو یہ کون پوچھنے والا ہے کہ ہمارے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ اس میدان میں معتبر ہی وہ گردانا جاتا ہے جو زیادہ جھوٹ بولتا ہے اور جس آدمی میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت نہ ہو اور جو برملا لوگوں کو بے وقوف نہ بنا سکتا ہو وہ چاروں خانے چت گر جاتا ہے اور میدان سیاست کی دوڑ میں ہار جاتا ہے یا بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔

میں دوستوں کی دعاؤں کے بہ طفیل برموقعہ اچھا خاصا جھوٹ بول لیتا ہوں اور وعدہ خلافی کرتے ہوئے بالکل نہیں شرماتا اور مجھے لوگوں کو

بے وقوف بنا لینے کی بھی اچھی خاصی مشق ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ میں الیکشن جیت جاؤں گا لیکن الیکشن میں کھڑے ہونے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ ووٹر لوگ بھی آج کل بہت جھوٹ بول رہے ہیں اور شرم نام کی چیز ان لوگوں کے پاس بھی نہیں رہی ہے۔ ہم لوگ جس ووٹر کے پاس بھی گئے اس نے قسم کھا کر ہمیں اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اپنا ووٹ صرف ہمیں دے گا اور ہمارے سوا کسی کو نہیں دے گا اور اسی طرح کے وعدے ووٹر لوگ دوسرے امیدواروں سے بھی کرتے رہے۔ اندازہ یہ ہوا کہ جس طرح کے دھوکے لیڈر لوگ عوام کو دیتے تھے اسی طرح کے دھوکے عوام لیڈروں کو دینے لگے ہیں۔ اس لئے ووٹوں کی گنتی سے پہلے یہ اندازہ نہیں ہو پاتا کہ کون کتنے پانی میں ہے۔ میں نے اپنے اسٹیج سے کئی ایسے لوگوں کی تقریر بھی کرائی جو مانے ہوئے شریف تھے اور جن کی شکلوں سے بھی یہ اندازہ ہوتا تھا کہ شرافت ان کے گھر کی لونڈی ہے اور بعض عقل مندوں کے مشورے پر میں نے کچھ ذلیل قسم کے لوگوں کو بھی دعوت تقریر دی کیونکہ ارباب تجربہ کا کہنا تھا کہ ذلیل قسم کے لوگوں کی تعداد معاشرہ میں کچھ زیادہ ہی ہے اور جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے ووٹوں کی گنتی میں اضافہ کرنے کے لئے ذلیل لوگوں کو اپنے قریب کریں۔ صرف شریف انسانوں پر بھروسہ نہ کرکے بیٹھ جائیں جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ چنانچہ معاشرے کے بدنام لوگوں کو بھی ہم نے اکٹھا کیا اور ان کی تقریریں بھی کرائیں اور اس سے ہمیں کافی فائدہ بھی ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس طرح کے لوگ جب جلسے اور جلوس میں جمع ہوئے تو دل کھول کر زندہ باد کے نعرے لگے اور اچھل کود بھی خوب ہوئی۔ کچھ دوستوں کے مشوروں پر مجھے سکوں میں تلوانے کا پروگرام بنا۔ لیکن کسی بھی چاہنے والے کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ مجھے سکوں میں تلوا دے۔ اور وزن بھی میرا اچھا خاصا تھا۔ اس لئے اور بھی تشویش ہوئی۔ پھر چند دوستوں کے مشورے پر یہ طے پایا کہ کسی پرچون کی دکان والے سے سکے اُدھار لیں گے اور وزن کے بعد اسی کو واپس کردیں گے۔ ایک دکان دار تیار تو ہو گیا لیکن اس نے اس کارروائی کے پانچ سو روپے مانگے۔ میرے دوست تیار ہو گئے پھر ایک چوراہے پر مجھے سکوں میں تولا گیا اور آدھے گھنٹے کے بعد وہ سکے بحفاظت واپس کردیئے گئے لیکن اگلے دن اخبارات میں یہ بات جلی سرخیوں میں آ گئی کہ قوم کے نونہالوں نے ابوالخیال فرضی کو سکوں میں تولا۔

ایک بار ایسا بھی ہوا کہ شہر کی تمام مسجدوں کے موذنوں کو نیز داڑھی رکھنے والے حضرات کو اسٹیج پر جمع کیا گیا اور انہیں جمع کرنے کے لئے ایک وقت کی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اس سے ہم نے یہ ثابت کیا کہ معاشرے کے تمام نیک لوگ اور علماء حضرات ہمارے ساتھ ہیں۔ جن لوگوں کی داڑھیاں یک مشت سے زیادہ تھیں انہیں اسٹیج پر بٹھایا گیا اور انہیں اس بات کی تاکید کی گئی کہ تھوڑی تھوڑی دیر میں اپنی داڑھیوں پر ہاتھ پھیرتے رہیں تاکہ پبلک کو ان کی داڑھیوں کا اندازہ رہے۔ ان داڑھیوں کی کثرت دیکھنے والے اس خوش فہمی کا شکار رہے کہ پوری ملت اسلامیہ میری گرویدہ ہے چنانچہ اگلے ہی دن اچانک مجھے "امیر الاسلام" کا خطاب عطا کردیا گیا اور آس پاس کے لوگ مجھے دیکھتے ہی سلام کرنے لگے۔ اب تو مجھے یقین ہو گیا کہ میں جیت ہی جاؤں گا الیکشن سے ایک دن پہلے مولانا جلال الدین اجمیری کی دھوئیں دار تقریر اسٹیج سے ہوئی، انہوں نے فرمایا۔

دوستوں اور بزرگوں! پہلی بار ایک شریف انسان آپ کے علاقہ سے الیکشن کے لئے کھڑا ہوا ہے اگر اس شریف انسان کے ہاتھ مضبوط نہ کئے گئے تو آئندہ کوئی شریف انسان الیکشن لڑنے کی غلطی نہیں کرے گا۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ شرافت کو مضبوط کرنے کے لئے ابوالخیال فرضی کو اپنا قیمتی ووٹ دے کر کامیاب بنائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ شرافت کا وجود اس دنیا میں باقی رہے تو آپ کا فرض ہے آپ فرضی صاحب کو کامیاب بنائیں اور انہیں میدان سیاست میں بے دست و پا نہ چھوڑیں۔ اپنی مہر لگاتے ہوئے اس گدھے کو یاد رکھیں جو اپنی زندگی کے پہلے دن سے انسانوں کا بوجھ اٹھا رہا ہے اور جس کی شکل سے معصومیت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔ اس گدھے کو نظر انداز نہ کریں۔ یہ گدھا ان گدھوں سے لاکھ درجے بہتر ہے جو انسانوں کی صورت میں پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ دوستوں اور بزرگوں ایک بات اور یاد رکھیں کہ گدھا اس دنیا کا وہ واحد جانور ہے جو دنیا بھر میں ایک ہی صورت میں دستیاب ہے اس کی یکسانیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس کا ظاہر باطن ایک جیسا ہے۔ آپ پوری دنیا کا سروے کرکے دیکھ لیں، لندن ہو یا امریکہ کینڈا ہو یا سوئزرلینڈ، دبئی ہو یا ساؤتھ افریقہ گدھا ہر جگہ آپ کو ایک ہی صورت کا نظر آئے گا۔ ابوالخیال فرضی صاحب نے اپنا چناؤ نشان گدھا اس لئے منتخب کیا ہے کہ اس میں یکسانیت بھی ہے اور موزونیت بھی۔ گدھے پر نبیوں نے بھی سواری کی ہے اور دنیا بھر کی مثالوں میں اس گدھے کا وجود پوری آن بان کے ساتھ موجود ہے۔

مثلاً دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ یا، بات ہے یا گدھے کی لات یا، خدائی خوار گدھے سوار، یا، گدھے کی طرح احمق۔ اور بھائیوں

جب ہم غصے میں بالکل سچ بولتے ہیں اس وقت اپنی اولاد کو گدھے کی اولاد ضرور کہتے ہیں، ہزاروں محاورے ہیں اور ہزاروں مثالیں ہیں جن میں ہمیں گدھے کا ذکر کرنا پڑتا ہے، ہم زندگی کے کسی بھی موڑ پر گدھے کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ان مثالوں سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ گدھے اور انسانوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے، ہم گدھے کے بغیر اور گدھا ہمارے بغیر قطعاً ادھورا ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ گدھے کو بھی اہمیت دیں اور گدھے والے کو بھی۔ آپ یقین کریں کہ اگر فرضی صاحب جیت گئے تو وہ کسی وفادار گدھے کی طرح آپ کے تمام رنج وغم ڈھوئیں گے اور آپ کا ہر بوجھ اپنے سر پر رکھ کر صبر وضبط کے ساتھ کسی سیدھے سادے گدھے کی طرح وفاداری کا اظہار پالتو کتے کی طرح اپنی دم ہلا کر کریں گے۔ اسی وقت مجمع میں سے تمام سمجھدار انسانوں نے ابوالخیال فرضی زندہ باد، گدھا زندہ باد کے نعرے لگائے اور شریف سامعین نے اس طرح اپنی موجودگی کا ثبوت دیا۔

خدا خدا کر کے وہ گھڑی آگئی جس گھڑی میں لوگوں کو اپنا ووٹ ڈالنا تھا۔ میں نیا لباس پہن کر اپنے وارڈ میں گشت کرتا رہا۔ ایک تسبیح بھی ایک دوست سے مانگ لی تھی ڈھنگ کا کوئی وظیفہ یاد نہیں تھا اس لئے بس یہ پڑھتا رہا جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ الیکشن شام تک پورا ہوا۔ اور چند دن کے بعد گنتی بھی ہوگئی۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ میں پانچوے نمبر پر آیا اور مجھے چار سو بیس سے زیادہ ووٹ نہیں ملے۔ ہارنے کے بعد ہاشمی صاحب نے تو صرف مجھے گھور کر دیکھا تھا اس طرح جیسے اپنی آنکھوں سے یہ کہہ رہے ہوں کہ میں سمجھ گیا تمہاری اوقات کیا ہے لیکن بیوی نے بہت مذاق بنایا۔ کہنے لگی ہیرو بننے چلے تھے ثابت ہوگئے زیرو۔ الیکشن میں کھڑے نہ ہوتے تو بھرم تو باقی رہتا۔ ارے مولانا اسعد مدنی جیسے بزرگوں سے سبق لو وہ ساری زندگی مجمع جمع کرتے رہے لیکن الیکشن میں کھڑے ہونے کی کبھی غلطی نہیں کی۔ انہیں خبر تھی کہ مسلمانوں کے منہ میں لگانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ ان کے صاحبزادے نے ان کی تقلید نہیں کی وہ جذبات میں آکر تمہاری طرح الیکشن میں دو مرتبہ کھڑے ہوگئے اور دونوں مرتبہ ہار گئے۔ تب انہیں اندازہ ہوا کہ راجیہ سبھا کی سیٹ کسی طرح خیرات ہی میں لے لینی چاہئے۔ الیکشن لڑنا قطعاً بے وقوفی ہے الیکشن ہارنے کے بعد اب میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر بس یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس لیڈری میں عزت سادات بھی گئی۔

لیکن خدا رکھے میرے چہیتے دوستوں کو انہوں نے تسلی دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ہارنے کے بعد صوفی زلزال نے کہا۔ الیکشن میں ہارنے سے تمہاری شرافت ثابت ہوگئی تم فی الحقیقت مادر زاد شریف ہو کیونکہ مادر زاد شریف ہمیشہ الیکشن میں ہار جاتے ہیں۔

صوفی نمکین نے کہا۔ ایسا لگتا ہے کہ کسی نے جادو کرا دیا ورنہ پورا شہر تمہارے ساتھ تھا اور میں نے تو خواب تک میں یہ دیکھ لیا تھا کہ تم پارلیمنٹ میں شیروانی پہنے بیٹھے ہو۔

خواجہ دلدل نے کہا۔ ہار جیت تو ہوتی ہی رہتی ہے انشاء اللہ اگلے الیکشن میں پھر کھڑے ہوں گے اور تمہاری نیا پار کرا کے چھوڑیں گے۔

صوفی اذاجاء نے فرمایا، ابوالخیال فرضی الیکشن والی رات ووٹروں کو شراب پلا کر سلا دیا گیا پھر بوتھوں پر قبضہ ہوگیا اور جعلی ووٹ تمہارے خلاف ڈال دیئے گئے ورنہ تم ہارنے والے نہیں تھے۔

خواجہ اتمش نے کہا۔ مجھے لگتا ہے ووٹ گننے والا بک گیا تھا اس نے گنتی میں گڑبڑ کی ہے۔ مایاوتی کی سرکار بننے دو دوبارہ گنتی کرائیں گے وغیرہ۔

دوستوں کے ان کلمات عالیہ سے کافی تسلی ہوئی اور اندازہ ہوا کہ جب مصیبت آتی ہے تو یہی دوست حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور یہی کام آتے ہیں۔ میں بجا طور پر یہ شعر پڑھنے کا حق رکھتا ہوں۔

احسان ہر خطا پہ تمہارا ہے دوستو
یہ دل تمہاری رائے کا مارا ہے دوستو

(زندہ صحبت باقی)

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی کے مضامین کا مجموعہ کتابی صورت میں چھپ گیا ہے۔ ابوالخیال فرضی کی تحریریں پڑھئے۔ ان تحریروں میں آنسوؤں کے پیچھے قہقہے اور قہقہوں کے پیچھے جو آنسو چھپے ہوئے ہیں ان پر غور کیجئے، شاید کچھ ہاتھ لگے۔

ابوالخیال فرضی سماج میں پھیلی ہوئی گندگی کا اپنے انداز میں تعارف کراتے ہیں اور شریف لوگوں کی دکھتی رگوں پر اپنے خاص انداز میں انگلی رکھتے ہیں۔ اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کا حوصلہ ہو تو ''اذان بت کدہ'' ضرور پڑھئے۔

قیمت سو روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا، دیوبند، یوپی

جفار ایم غلام عباس اعوان

جفر آسان

علم جفر کے ادق اور علمی قواعد سے ہٹ کر ایک نہایت سلیس آسان اور دلچسپ جفری قاعدہ لکھ رہا ہوں۔ اس قاعدے سے ماہرین جفر کے علاوہ نئے قارئین اور نو آزمودہ طلبہ بھی یکساں مستفید ہو سکیں گے۔ انشاءاللہ۔

تشریح وقوانین

۱۔ اپنا سوال جامع اور مختصر لکھ لیں۔

۲۔ سوال کے ہر لفظ کو الگ الگ بسط حرفی کریں۔

۳۔ ہر لفظ بسط شدہ کا پہلا اور آخری حرف لے کر الگ سطر میں محفوظ ہوں۔ اس سطر میں ۷۰ فی صد خود ناطق حروف ہوں گے جو حروف جواب بنانے میں ضد کریں انہیں نظیرہ یا ہم رتبہ حرف سے بدل دیں۔

ابجد قمری میں ہر حرف سے پندرھواں حرف نظیرہ کا ہوتا ہے۔

مثلاً الف کا نظیرہ س۔ ج کا نظیرہ ف وغیرہ وغیرہ

ہم رتبہ حروف یہ ہیں۔

ای قع غب کر جل شم دت ہن ثو سخ زع ذج ف ض ط ص ظ

مثلاً ج کا ہم رتبہ لینا ہے تو ل اور ش اس کے ہم رتبہ ہیں۔ قاعدہ چوں کہ بالکل سطحی قسم کا ہے اس لئے علمی قسم کے سوالات کے جوابات بنانے میں قانون ترفع وتنزل بھی استعمال ہوتا ہے۔ ترفع کے معنی ابجد میں ایک حرف آگے کا لینا اور تنزل کے معنی ایک حرف پیچھے کا لینا کہلاتا ہے۔ مزید تفہیم کے لئے مثالوں پر غور فرمائیں۔

مثال نمبر (۱) : یا علیم علیؑ کی عظمت کا مقام ہے

ع ل ی ک ی ع ظ م ت ک ا م ق ا م ک ی ا ہ ی

پہلا اور آخری حرف: ع ی ک ع ت ک ا م م ک ا ہ ی

سطر مستحصلہ: ع ی ک ی ع ت ک ا م م ک ا ہ ی

ترفع ہم رتبہ ہم نظیرہ نظیرہ رتبہ

ع ل ی ق ب ح ر ا م م ک ا ہ ی

علی — برحق — امام کبے (بلاشبہ)

مثال نمبر (۲) یا علیم : کیا مظہر عباس بن شریف ان کا بڑا انعام نکلے گا؟

پہلا اور آخری حرف: ک ی ا م ظ ہ ر ع ب ا س ب ن ش ر ی ف ا ن

ک ا م ر ع س ب ن ش ن

ک ا ب ر ا ان ع ا م ن ک ل ی ک ا

ک ا ب ا ا م ن ی ک ا

سطر مستحصلہ:

ک ا م ر ع س ب ن ش ن ک ا ب ا ا م ن ی ک ا

ہم رتبہ — ہم رتبہ نظیرہ — ×

ک ا م ر ع س ب ن ش ہ ک ی ع ا ا م ن ک ا

کام — عسر تنگی — بن — شہ بڑا — کے — انعام — کا

یعنی بڑے انعام والا کام نہ ہو سکے گا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

نوٹ : علم جفر کو با قاعدہ سیکھنے کے خواہش مند طلبہ میری کتب آفتاب جفر اور فیوض جفر کا مطالعہ فرمائیں جو کہ افتخار بک ڈپو چین بازار اسلام پورہ لاہور سے دستیاب ہیں۔ بذریعہ ڈاک علم جفر کی تدریس کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

سعد ونحس ایام ہفتہ بنا بر احادیث معصومین علیہم السلام

ایام	قطع لباس	نیا لباس	سفر	شادی بیاہ	دوسرے تمام کاموں کے لئے
ہفتہ	نحس	نیک	نیک	میانہ	نیک
اتوار	نحس	میانہ	میانہ	نیک	میانہ لیکن تعمیر کے لئے نیک
پیر	نیک	نحس	نحس	نحس	نحس
منگل	نحس	نیک	نیک	میانہ	میانہ
بدھ	نیک	نحس	نحس	نحس	بد لیکن تعمیر کے لئے نیک
جمعرات	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک
جمعہ	نیک	نیک	نیک	نیک	نیک

2.17.21.28.36.39

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

گاڑیوں پر لال اور نیلی بتیاں لگانے والوں کی خیر نہیں

میرٹھ، ۲۹/اکتوبر (ایس این بی) اپنی گاڑیوں پر لال اور نیلی بتیاں لگا کر لوگوں کو متاثر کرنے والوں کی اب خیر نہیں۔ کیونکہ اگلے مہینے کے شروع ہفتے میں صوبائی حکومت کی ہدایت پر ایسا کرنے والوں کے خلاف باقاعدہ ایک تحریک چلائی جائے گی۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ٹرانسپورٹ افسران کی اس معاملے میں لاپروائی برتنے پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

اسی کے مدنظر صوبے کے تمام اضلاع میں یہ تحریک چلائی جانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ایسے معاملات بھی سامنے آئے ہیں جنھیں پابندی کے باوجود بڑے پیمانے پر کاروں وغیرہ میں اپنے عہدے کی پلیٹ لگائی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ چار پہیہ والی گاڑیوں پر ناجائز طریقے سے لال، نیلی لائٹ اپنے عہدے کی پلیٹ اور ہوٹر و سائرن کا ایک معاملہ ہائی کورٹ میں زیر تجویز ہے۔ ہائی کورٹ نے ایسا کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس پر عمل نہ کئے جانے پر ہائی کورٹ نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اسی کے مدنظر یوپی کے ٹرانسپورٹ کمشنر نے ۴/نومبر سے ۱۱/نومبر تک ایک ہفتے کی تحریک پورے صوبے میں ضلعی سطح پر چلانے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے تحت خلاف ورزی کرنے والوں کی گاڑیاں سیز کرنے کے ساتھ ہی ان کے خلاف سخت کارروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

شبانہ اعظمی کے بیان پر مسلم عوام کی ناراضگی

باغپت، ۲۹/اکتوبر (ایس این بی) معروف اداکارہ شبانہ اعظمی نے پردے کو غیر ضروری اور برقعے کو بے فائدہ قرار دیتے ہوئے جو بیان دیا ہے اس کی شہر اور ضلع کے مسلم عوام نے شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ شبانہ اعظمی اپنی فلمی دنیا کی رنگینیوں تک ہی محدود رہیں انہیں اسلامی عقائد یا اس کے قوانین کی ترجمانی کا حق اس لئے نہیں ہے کیونکہ شبانہ اعظمی کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے انہیں مذہب کے بارے میں احکامات بیان کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے۔ بڑوت شہر قاضی مولانا عارف الحق اور باغپت شہر کے نائب قاضی مولانا محمد شاہد مظاہری نے شبانہ اعظمی کے بیان پر افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نئے نئے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے آپ کو سیکولر اور روشن خیال ظاہر کرنے کی منشا سے شبانہ اعظمی نے اس طرح کا بیان جاری کیا ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

مسجد کو بم سے اڑانے کی سازش ناکام

دھامپور ۲۹/اکتوبر (ایس این بی) چاندپور کی مسجد کو بم سے اڑا کر شہر کی فضا کو خراب کرنے کی سازش کو مسلمانوں نے سوجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے ناکام کر دیا۔ بم دھماکے میں مسجد کی دیوار کو نقصان پہنچا ہے۔ ہاشمی والی مسجد کی دیوار کے قریب گزشتہ 2.20 بجے زبردست بم دھماکے سے چاندپور تھرا اٹھا۔ یہ بم مسجد کے اندر دھماکہ کرنے کی سازش کے تحت پھینکا گیا تھا مگر بم وزنی ہونے کی وجہ سے مسجد کی باہری دیوار کے قریب پھٹ گیا جس کے ٹکڑے سے مسجد کی دیوار کو نقصان پہنچا ہے۔ دھماکے کی آواز پر نیند سے جاگے لوگ مسجد پر کافی تعداد میں یکجا ہو گئے۔ غلط بیان بازی کرنے پر مشتعل بھیڑ نے ایک شخص کے ساتھ مار پیٹ بھی کی۔ مسجد کے حافظ محمد اویس نے بتایا کہ اس واقعہ کے پیچھے شرارتی عناصر کا چاندپور کی فضا خراب کرنے کا منصوبہ تھا جس کو چاندپور کے ہوش مند مسلمانوں نے اپنی سوجھ بوجھ سے ناکام کر دیا۔

TILISMATI DUNIYA
(URDU MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

ماہنامہ طلسماتی دُنیا کے خصوصی نمبرات

روحانی ڈاک نمبر

Rs.40/=

استخارہ نمبر

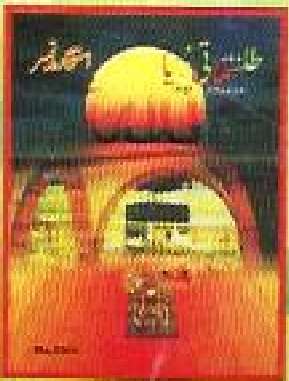

Rs.50/=

امراض جسمانی نمبر

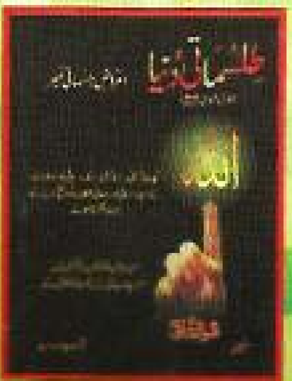

Rs.50/=

ہمزاد نمبر

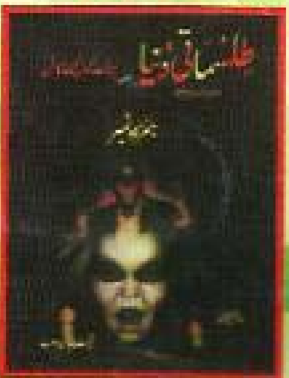

Rs.50/=

شیطان نمبر

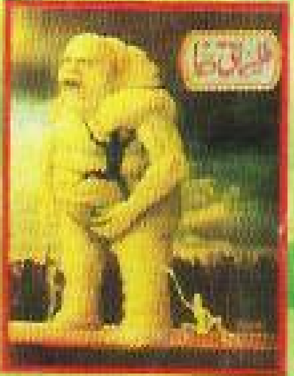

Rs.40/=

حاضرات نمبر

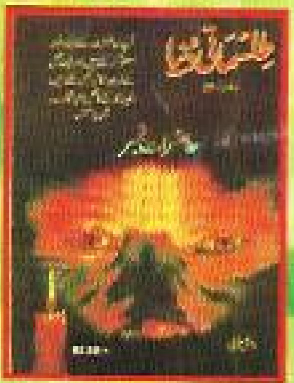

Rs.50/=

جنات نمبر

Rs.40/=

روحانی مسائل نمبر

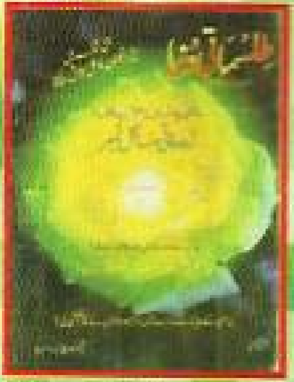

Rs.50/=

عملیات محبت نمبر

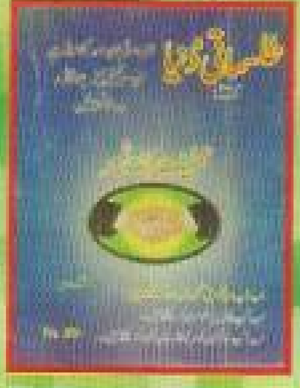

Rs.80/=

خاص نمبر

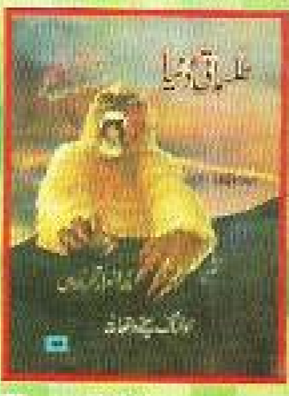

Rs.50/=

موکلات نمبر

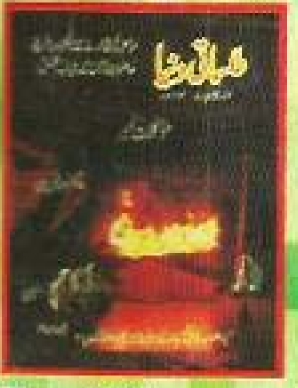

Rs.50/=

جادو ٹونا نمبر

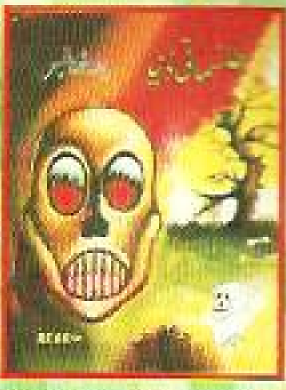

Rs.60/=

DESIGNED BY DANISH AAMRI MOB. 9359230354